سائن کرو یہاں پر۔۔۔!! سردار کایان

شاہ کی روعب دار آواز پر کمرے میں

گونجتی سسکیاں ایک دم سے رکی تھی--

سامنے فرش پر بیٹھے فضل بخش نے بھیگی نم آنکھوں سے اپنے سردار کو دیکھا جو اس سے اس کی بیٹی نہیں اس کی جان کا سودا کر رہا تھا--

سردار ایسا ظلم مت کریں خدارا کل
میری بچی کی بارات ہے میں کیسے ایک
باپ ہو کر اسے بیچ دوں--!!"
وہ گھٹنوں کے بل ڈھے سا گیا تھا--
چوکھٹ سے کان لگائے کھڑی آئزہ شاہ
نے بے ساختہ ہی نفرت سے لب

بھینچے آنکھوں کے سامنے وہ نیلی آنکھوں

والی حور لہرائی تھی جس کے دو آتشہ

حسن کو دیکھتے ہی ان کا دل ڈگمگایا تھا

اور یہاں ان کے شوہر کا ایمان اور

نیت دونوں ڈگمگا چکے تھے۔۔

"تم جانتے ہو فضل بخش جو چیز ہمیں اچھی لگے وہ ہم خرید لیتے ہیں اور اگر ہمیں وہ چیز ناں ملے تو ہم چھین لیتے ہیں۔۔!!"

مقابل کی چٹانوں کی مانند سرد آواز اور
آنکھوں کی سیاہی میں گھلتی سرخی کو
دیکھ فضل بخش نے تھوک نگلا تھا۔۔
اور پھر چند لمحوں میں وہ دو کروڑ کے
عوض اپنی بیٹی سردار کایان شاہ کو بیچ
چکا تھا۔۔ اس بات سے انجان کہ

قسمت نجانے کون سا کھیل کھیلنے والی تھی--

★★★★★★★★★

ارے بختو کچھ سنا تم نے--- پوری

حویلی میں کر طرف دبی دبی سی

سرگوشیاں گونج رہی تھی-- ملازموں میں

یہ بات کسی پٹرول کے سبب پھیلی

اگ کی مانند گردش کر رہی تھی--

"ارے ہاں کبری-- مگر ہمارا سردار

بھی کیا کرے-- جب ان کی بیوی ان

کو اولاد کی خوشخبری نہیں دے پا رہی تو

وہ دوسری شادی ہی کرے گے

ناں---!!"

بختو نے اس کی بات پر سر اثبات میں
ہلایا تھا کہ تو تو ٹھیک رہی ہے مگر ایسی
بھی کیا مجبوری رہی ہو گی سردار کی جو
ایک نوکر کی بیٹی کو خرید لیا۔۔ "

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔!!" اس
سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتی معا

ماہ جبین شاہ کی گرج دار آواز پر وہ

دونوں ہی گھبرا کر مڑی سر جھکے ہوئے

اور چہرے پسینے سے شرابور تھا۔۔

""کچھ بھی نہیں بب بس ہم ایسے
ہی بات کر رہی تھی بیگم

سائیں۔۔۔!!" وہ ہاتھ باندھے مودبانہ

سے انداز میں بولی۔۔

تمہیں یہاں ہاتھ چلانے کے لئے رکھا

ہے زبانیں چلانے کو نہیں۔۔۔ جاو فورا

رات کی محفل کی تیاری کرو۔۔"

ان کے سرد و سپاٹ لہجے پر وہ دونوں

سر جھکائے باروچی خانے کی سمت

بھاگی ---

★★★★★★★★★

"یہ کیا سن رہے ہیں ہم کایان

شاہ--- تم کب سے اتنے بڑے ہو

گئے کہ اپنی مرضی کے فیصلے کرنے

لگ گئے-- تم نکاح کرنا چاہتے ہو وہ

بھی ایک ایک ملازم کی بیٹی کے

ساتھ--- !!"

وہ مصروف کے انداز میں شطرنج کے

پیادے دیکھ رہا تھا-- گھنی مونچھوں تلے

موجود عنابی لب سختی سے ایک

دوسرے میں پیوست تھے جبکہ سبز

آنکھوں میں سرخی سمیٹے وہ بلکل

پرسکون سے انداز میں اپنی خاص پسندیدہ

جگہ پر بیٹھا اپنی پسندیدہ گیم کھیل رہا

تھا---

ساری حویلی اس بات سے واقف تھی

کہ ایسے وقت میں اس کے سامنے جانا

بے وقوفی تھی مگر سامنے موجود شخص

اسکا باپ تھا---

اور محض اسی ایک رشتے کا اس کے

دل میں لحاظ موجود تھا--

"آپ کی بھتیجی میں اب مجھے برداشت

کرنے کی ہمت نہیں رہی بابا سائیں

اس لئے سردار ہونے کے ناطے میں

اپنے معیار کی حسین عورت اپنے بستر پر

چاہتا ہوں تو اس میں خرج ہی کیا

ہے۔۔!!"۔

وہ بلکل سرد لہجے میں بولتا ان کا چہرہ

اپنے بے باک لفظوں سے سرخ کر گیا

تھا۔۔ جبکہ اس کے الفاظ سن آئزہ بیگم

کا چہرہ بے بسی سے سرخ پڑتا چلا گیا۔۔

"تو تم ہم سے کہو جس بھی لڑکی پر ہاتھ رکھو گے ہم وہ لا کر تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دیں گے ۔۔۔!!"۔

وہ گرجے نہیں وہ دھاڑے تھے۔۔ اور ان کی دھاڑ پر وہ ایک دم سے اپنی چال چلتا ٹانگ پر ٹانگ جمائے انہیں حیرت

سے دیکھنے لگا۔۔۔ اسکی آنکھیں بولتی تھی۔۔

اور ہر بار اس کی بولتی نگاہیں اسکے باپ کو خاموش کر دیتی تھی جیسے کہ

اب۔۔۔۔

"ویسے کتنے وثوق کی بات ہے بابا

سائیں آپ ایک طوائف کے خون کو

اتنی بڑی آفر دے رہے ہیں ماننا پڑے

گا آپ کو۔۔۔!!"

وہ آج بھی ویسا ہی تھا ظالم جابر اپنے

لفظوں سے کلیجہ چھلنی کرنے والا ایک

بہادر مرد---

"تم ----!!"

خیر چھوڑیں ان سب پرانی باتوں

کو---- مجھے جو لڑکی پسند تھی میں اسے

خرید چکا ہوں۔۔۔ آپ کی بھتیجی تو مجھے

خوش تک نہیں رکھ سکی اتنے سالوں

میں بیٹے کا سکھ کیا دے گی۔۔۔ مگر

اب میری نئی بیوی مجھے خوش بھی رکھے

گی اور اولاد کا سکھ بھی دے

گی۔۔۔!!"

رات کو محفل رکھی ہے اپنے نکاح کی خوشی میں---- شامل ہونگے تو اچھا لگے گا---!!"

مردانہ شال اپنے چوڑے شانوں پر لادھتے وہ ان کے قریب سے گزرتا چلا گیا---

جبکہ مختار سکندر شاہ نے اسکی چھوڑی
بازی اور وہاں پر اڑتے سگریٹ کے
دھوئیں کو حالی حالی نظروں سے دیکھا --
اسکے کلون کی مہک اب ان کا سانس
بند کرنے لگی تھی جبھی وہ نم آنکھوں

سمیت واپس پلٹے اور لب بھینچتے ہوئے

زینے عبور کر گئے--

★★★★★★★★★

"پورے گاؤں میں صفِ ماتم بچھا پڑا تھا۔۔ ہر کوئی فضل بخش کے گھر سے آتی سسکیوں کی آواز نے ہر کسی کا دل افسردہ کر دیا تھا۔۔

ایسے میں رومی نے بھیگی آنکھوں سمیت

اسے دیکھا جس کی گہری نیلی آنکھیں

بلکل خاموش تھی۔۔

خوبصورت گلابی ہونٹوں ہلکے سے وا

تھے۔۔آس پاس جمع لڑکیوں کا ہجوم

اسے حسرت سے دیکھ رہا تھا۔۔

ہائے وہ سردار کایان سکندر شاہ کی

ہونے والی تھی-- اس سردار کی جس

کے حسن سے زیادہ اسکی مغرویت کے

چرچے دور دراز تک پھیلے تھے--

"تم میں غرور جھلکتا ہے لڑکی اور سردرا

کایان سکندر شاہ اپنے سوا کسی کا غرور

برداشت نہیں کرتا۔۔۔ نظریں

جھکاو۔۔۔!!"

اسکی سرد آواز نور کے کانوں میں گونج

رہی تھی۔۔۔

"آپ سردار ہیں خدا نہیں--- اور عطر
اپنے خدا کے سوا کسی کے سامنے
نظریں نہیں جھکاتی---"
وہ اب اسکی سبز آنکھوں میں دیکھ رہی
تھی جو شرارے انڈھیل رہی تھی--

وہ خوبصورت تھا مگر وہ حسین ترین تھی

-- غرور جچتا تھا اس پر---

"تم سے وعدہ رہا لٹل گرل تمہارا یہ غرور

سردار کایان سکندر شاہ اپنے بستر پر

توڑے گا وہ بھی پورے حق سے---

دیکھتے ہیں تم خود کو کیسے بچاتی ہو

میرے قہر سے---!!"

وہ اسکا گلابی گال تھپکتے اس کی بے

بسی پر مسکراتا سر جھٹکتے ہوئے وہاں

سے چلا گیا تھا--

عطر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔۔۔

آنسوں جانے کیسے اس کے خوبصورت

جھیل جیسے نین کٹوروں سے بہہ نکلے

تھے۔۔

وہ بھاگتی ہوئی باہر نکلی۔۔

جہاں اسکا باپ چپ سادھے وہ کاغذ پکڑے بیٹھا تھا اور اسکی ماں زور زور سے رو رہی تھی--

ہادی آنسوں میں روتا اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا--

جو تیز تیز قدموں سے چلتی اب چھت پر چڑھ چکی تھی--

"چاہے کچھ بھی ہو جائے سردار سکندر شاہ تم پریشے نور کے غرور کو توڑ نہیں سکتے---"

★★★★★★★★★

"سفید شلوار قمیض میں ملبوس اپنی مضبوط چوڑی کلائی پر اپنی فیورٹ گھڑی باندھتے اس نے سامنے پڑا اپنا پسندیدہ پرفیوم اٹھایا۔۔ جس کی مہک کمرے میں وہ پہلے سے محسوس کر سکتا تھا۔۔

اسے یہ سمجھنے میں دو سیکنڈ لگے تھے

کہ اسکا پرفیوم کون استعمال کر چکا ہے

وہ بھی اسکی اجازت کے بغیر---

"بالوں کو جیل سے سیٹ کرتے اسنے

سامنے موجود آئینے میں خود کو دیکھا--

چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا مگر آج

وہاں کسی اور کا عکس بھی ابھرا تھا --

بے حد حسین عکس--- اور وہ نیلی

مغرور آنکھیں انہیں وہ کیسے بھول سکتا

تھا--

اسنے لب سختی سے بھینچے اور ایک دم

سے مڑا۔۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ وہ گہری سانس

بھرتے پشت پر ہاتھ باندھے سامنے

دیکھنے لگا۔۔۔

"یہ سب کیا میری خوبصورت

بیگم---!!" اسنے سامنے کھڑی پینتیس

سالہ آئزہ شاہ کو دیکھتے

طنز کے تیر چلائے--

وہ اس وقت خوبصورت بلیک نائٹی میں

اپنے بدن کے جلوے بکھیر رہی تھی--

اور انہیں دیکھتے بے ساختہ ہی اٹھائیس

سالہ سردار کایان سکندر شاہ کے لبوں

پر مسکراہٹ بکھری۔۔

"آپ کہہ رہے تھے ناں کہ مجھ میں

اب وہ بات نہیں رہی کہ آپ کو خوش

رکھ سکوں۔۔ تو میں آپ کو بتانا چاہتی

ہوں شاہ کہ مجھ میں آج بھی بہت
ہمت ہے---!!"
ان کی بات پر کایان سکندر شاہ نے
حامی بھرنے والے انداز میں سر کو
اثبات میں ہلایا اور اپنے کرسی پر بیٹھتے
انہیں دیکھا--

"ہممم ہمت تو واقعی آپ کی نظر آ رہی

ہے- میری بلکل چھوٹی سی بیوی---

مگر آپ کا ڈھیلا پڑا بدن مجھے برداشت

کرنے سے انکاری ہے-- اور کم سے کم

میرا دل نہیں چاہتا کہ اس عمر میں

آپ کو ہاسپٹل کی سیر کرنی پڑے--

کیونکہ آپ تو میری چھوٹی سی جان ہیں۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کہتا ان کے گال کو چھو گیا تھا اور یہ اتنے سالوں میں کایان سکندر شاہ کا پہلا لمس تھا اسکے ہاتھ کی انگلیوں نے پہلی مرتبہ ان کے گال کو مس کیا تھا۔۔۔

ان کی آنکھیں بے ساختہ ہی بھیگی---

آج وہ ان کتنی بے بس تھی یہ کوئی

بھی نہیں جان سکتا تھا اپنی انا اپنی

عزت سب کچھ ایک طرف رکھتے وہ اپنا

آپ کسی بازاری عورت کی مانند اسکے

سامنے پیش کر چکی تھی-- جسے وہ

بہت ہی بے دردی سے اپنے لفظوں کے نشتر سے چھلنی کر رہا تھا۔۔

یہاں آئیے۔۔۔!!" آئزہ شاہ کے شانوں کو جکڑتے وہ انہیں بیڈ پر بٹھا گیا تھا جو دھندلائی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ یہاں آرام کریں میں ذرا محفل

سے ہو کر آیا۔۔۔!!" وہ ہمیشہ کی طرح

انہیں باتوں میں الجھاتا وہاں سے جانے

چکا تھا اور وہ بس فرش پر بچھی دبیز

قالین کو حالی حالی نگاہوں سے دیکھتی رہ

گئی۔۔

★★★★★★★★★

"اوہ یہ لیجیے ہمارے سردار صاحب تشریف فرما ہیں۔۔۔!!" رضوان کی

گنگناتی ہوئی آواز پر اسکے ساتھ کھڑے

بازل شاہ نے مڑتے اسے دیکھا تھا۔۔

جو اپنی جاندار پرسنالٹی کے ساتھ سب کی

توجہ اپنی جانب مبذول کروا چکا تھا۔۔

بازل شاہ نے کوفت بھری گھری سانس

فضا کے سپرد کی۔۔

جتنا وہ اسے جانتا تھا اسکے چہرے پر

پھیلی مصنوعی مسکراہٹ وہ بخوبی دیکھ پا

رہا تھا۔

"ویلکم سردار جی۔۔۔!!" ڈھول کی تیز

دھاپ پر وہ بمشکل سے لوگوں میں سے

راستہ بناتے ان دونوں تک پہنچا۔۔

اور وہاں پہنچتے ہی اسے قریبی گاؤں کے

تین چار معززین نے گھیرا۔۔ سب اسے

مبارکباد دے رہے تھے۔۔

جسے وہ مسکراہٹ سمیت خوشدلی سے

قبول کرتا جا رہا تھا۔۔

"بہت زیادہ خوش لگ رہے ہیں سردار صاحب۔۔۔۔!!" وہ رخ موڑتے جیسے پلٹا بازل شاہ اور رضوان شاہ اسکے سامنے تھے۔

"بلکل بھی نہیں ۔۔ یہ مسکراہٹ بس اس دنیا کو دکھانے کیلئے ہے۔۔ ورنہ

میرا دل خون کے آنسوں رو رہا ہے---

اپنی خوبصورت جوان بیوی کے ہوتے

ہوئے دوسری شادی کرنا میرے لیے

انتہائی غم کی بات ہے--!!"

اسنے کہتے ہوئے گہری سرد آہ بھری

تھی اور اسکی آہ کے ساتھ ہی چہرے پر

بکھرتی مسکینیت دیکھ حارث شاہ نے

بمشکل سے مسکراہٹ دبائی-- بے

ساختہ ہی اسے آئزہ بیگم کا سراپا یاد آیا جو

کافی پھیل چکا تھا اور ڈھلتی عمر نے مانو

ان کی خوبصورتی پر داغ لگانا شروع کر

دیا تھا--

"کم سے کم ہمارے سامنے تو یہ ایکٹنگ کرنا بند کر دو تم سکندر۔۔۔ میں اچھے سے جانتا ہوں تم یہ شادی صرف اور صرف ہمایوں شاہ اور اس کے بیٹے خضر شاہ کی کہی باتوں کی وجہ سے کر رہے ہو۔۔!!"

بازل کے تذکرے پر اسکے چہرے پر

سرخی ایک دم سے معدوم ہوئی۔۔ اسنے

بے ساختہ ہی انگلیوں میں دبا سگریٹ

لبوں سے لگاتے گہرہ گش لگایا۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ وہ دونوں باپ بیٹا

کایان سکندر شاہ کیلئے اتنے اہم ہونگے

کہ وہ ان دونوں پر اپنی مردانگی ثابت

کرنے کیلئے شادی رچائے۔۔۔!!"

اسنے تمسخرانہ انداز میں کہتے سر جھٹکا

آنکھوں کے پردے پر ایک مغرور چہرہ

مغرور نیلی آنکھیں لہرائی تھی گویا اس کی

کہی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنسی ہو۔۔۔

"چلو جو بھی ہے مگر تم شادی کر رہے ہو یہ بہت بڑی بات ہے-- مگر جس سے کر رہے ہو اسکا خیال رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے-- اس حویلی میں اسکے لیے صرف اور صرف دشمن اور موت ہے--"

بازل شاہ اسے کسی بڑے کی طرح

سمجھا رہا تھا۔۔

جس نے سر جھٹکتے اسکے شانے پر ہاتھ

رکھا۔۔

"مجھے معلوم ہے مجھے کیا کرنا ہے بازل
شاہ تم پہلے اپنی بیوی کے حقوق و
فرائض پورے کرو پھر مجھے سمجھانا۔۔!!
اسنے بازل شاہ کی گویا دکھتی رگ پر پاوں
رکھا تھا۔۔ بازل کا چہرہ دھواں دھواں
ہوا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا اسکا

وفادار ملازم ایکدم سے رونما ہوا تھا۔۔

جس کی سرگوشی کے بعد کایان سکندر

شاہ کے چہرے پر پتھر جیسی سختی

چھائی۔۔

کایان کہاں جا رہے ہو۔ تم---!!"

ابھی محفل کا آغاز تھا ابھی گاؤں کی

رسم کے حساب سے اس کو سامنے بٹھا

کر رقص کیا جانا تھا جس کے بعد اس پر

سے اپنی خوشی کے مطابق اس کے

دوست اور باقی عزیز و اقارب پیسے

پھینکتے--

مگر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

"یہ کایان شاہ اتنی عجلت میں کہاں جا رہا ہے۔۔!!" ہمایوں شاہ اسے جاتا دیکھ بڑبڑائے۔۔

"رانا جاو اور جا کر خضر شاہ کو بلاو ضرور

کچھ بڑا ہوا ہے ورنہ کایان شاہ ایسے

کبھی بھی محفل سے بھاگتا ناں--

ہمایوں شاہ کے حکم پر ان کا ملازم رانا

تیزی سے سر اثبات میں ہلاتے وہاں

سے نکلا--

★★★★★★★★★

"دروازہ کھولتے ہی اس نے کمرے میں
بکھری خوشبو کو سانسوں کے رستے خود
میں اتارا۔۔

اسکی توقع کے برعکس پورا کمرہ گلاب

کے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔

جگہ جگہ جا بجا بکھرے گلاب کے

پھولوں سے ہوتی اس کی نگاہ جہازی

سائز بیڈ پر نیم برہنہ حالت میں لیٹی آئزہ

بیگم پر پڑی۔۔

جس کا سفید وجود دیکھ مقابل کے

چہرے پر کمینگی بھری مسکراہٹ

امڈی--

سیاہ نائٹی اسکے بدن کو ڈھکنے کی بجائے

عیاں کر رہی تھی اور آج کی رات یقینا

ایک یادگار رات ہونے والی تھی--

اسنے چادر اتارتے ایک طرف پھینکی--

"افففف جان بہار آج تو آپ قیامت

ڈھانے کے موڈ میں ہیں-- کیوں مجھے

گھائل کرنا چاہتی ہیں آپ---"

بستر پر جاتے اسنے اپنا مضبوط ہاتھ آئزہ

بیگم کی کمر کے گرد حائل کرتے انہیں

ایک دم سے اپنے کشادہ سینے پر منتقل

کیا--

آئزہ بیگم کی آنکھوں سے بہتے آنسوں خضر

شاہ کے چہرے پر گرے تھے--

"اففف کس کی اتنی جرات جس نے

میری جان کو رلایا---"

اسنے پیار سے کہتے ان کے آنسوں لبوں

سے چنے تھے ۔۔ جس پر وہ سسک کر

اس کے سینے سے لپٹی۔۔ خضر شاہ

نے نرمی سے ان کے وجود کو خود میں

بھینچتے ہاتھ بڑھاتے لائٹس آف کیں۔۔

"خضر کیا میں واقعی خوبصورت

ہوں۔۔۔!!" وہ اپنی کمر پر اسکے ہونٹ

محسوس کرتے پوچھ رہی تھی۔

جبکہ آنکھوں میں اب تک کایان سکندر

شاہ کا عکس تھا ۔

"کیا اتنے سالوں میں کبھی میری محبت

میں کمی نظر آئی آپ کو---؟"

وہ ان کا چہرہ تھوڑی سے پکڑتے روبرو

کرتے مخمور لہجے میں پوچھنے لگا--

جس پر وہ ہونٹ کچل کر رہ گئی--

"مجھے نہیں رہنا کایان سکندر شاہ کے ساتھ--- بس بہت ہو گیا یہ ناٹک ---- اب تو وہ شادی بھی کر رہا ہے-- میں چاہتی ہوں ہم دونوں پوری طرح سے ایک ہو جائیں خضر---!!"

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے بھیگی نم آنکھوں سے بول رہی تھی--

درحقیقت کایان سکندر شاہ کی شادی کی بات نے انھیں اندر سے زخمی کر دیا تھا--

چاہے نام کا ہی سہی مگر رشتہ تو تھا ان

کے درمیان۔۔ !!"

"ہم پوری طرح سے ایک ہیں میری

جان۔۔۔۔ اور پورا ہفتہ تڑپنے کے بعد تو

یہ قربت کے لمحات نصیب ہوتے ہیں

مجھے۔۔۔ اور آپ اس گھٹیا انسان کا ذکر

کر کے میرا موڈ خراب کر رہی

ہیں۔۔۔!!"

اس نے جیسے تنبیہ کی تھی۔ جس پر

آئزہ بیگم کے چہرے پر پھیکی سی

مسکراہٹ امڈی۔۔

خضر انہیں بستر پر ڈالتے اپنی قمیض

اتارتے ان کے چہرے پر جھکا تھا--

اس کا لمس اپنے ہونٹوں پر محسوس

کرتے آئزہ بیگم نے اسکا بھرپور ساتھ دیا

تھا وہ کایان سکندر شاہ کو بھول جانا

چاہتی تھی--

جو انہیں کمرے میں دھتکار کر گیا تھا
وہ اپنی محبت خضر شاہ کے لمس میں
تلاشنے لگی۔۔
کمرے پر ہوتی دستک سن ایک پل کو
خضر شاہ نے سرخ آنکھوں سمیت
دروازے کو دیکھا ۔

وہ خود پر مزید کنٹرول نہیں کر سکتا تھا---

اور ناں ہی آئزہ بیگم اسے جانے دینا چاہتی تھی--

جبھی وہ اسے پوری طرح سے خود میں الجھاتی آنکھیں سختی سے بند کر گئیں

★★★★★★★★★

شاہ سائیں۔۔۔۔ خضر شاہ دروازہ نہیں

کھول رہے۔۔!!" رانا کافی کوشش کے

بعد خالی ہاتھ واپس لوٹا تھا اور ہمایوں

شاہ کو یہ سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں

لگا تھا کہ وہ دروازہ کیوں نہیں کھول

رہا۔۔۔

وہ لب بھینچتے آنکھیں سختی سے موند

گئے--

"تم گاڑی نکالو رانا ہم خود چلیں گے

تمہارے ساتھ---!!"

اسے حکم دیتے وہ تیزی سے واپسی کو

مڑے--

★★★★★★★★★

"اندھی ہو گیا نظر نہیں آ رہا کب سے رو رہا ہے ہارون ----!!"

دودھ کی دیگچی اچانک سے ترچھی ہوئی تھی اور ابلتا ہوا دودھ اس کے ہاتھ پر گرا تھا۔۔ باورچی خانے میں پریشے نور کی دلدوز سی چیخیں گونج اٹھی۔۔

بس یہ ہی کام ہیں تمہارے پھوہڑ لڑکی۔۔۔ کسی کام کاج کی نہیں ہو

تم۔۔ ماں باپ نے یونہی اٹھا کر رخصت کر دیا۔۔۔ کوئی سلیقہ کوئی تمیز نہیں سکھائی۔۔۔!!"

ساجدہ بیگم کی کرخت آواز پر اس کی آنکھیں مزید بھیگی تھی۔۔

وہ بے بسی سے لب بھینچے اپنی نم
آنکھیں موند گئی--

دھندلائی نگاہوں سے اسنے اپنے ہاتھ کو
دیکھا جہاں جلد سفیدی سے اب سرخی
میں تبدیل ہو چکی تھی--

"جلدی کرو میر رو رہا ہے---!!" وہ

اسکے جلے ہاتھ کو اگنور کرتے سنجیدگی

سے کہتی وہاں سے جا چکی تھی--

اور وہی دوسری طرف وہ جلدی سے

دودھ کو ٹھنڈا کرنے لگی-- پانچ منٹ

کی کوشش کے بعد دودھ پینے کے قابل

ہو چکا تھا۔۔

جسے فیڈر میں انڈیلتے وہ تیزی سے اندر کی

سمت بھاگی۔۔

" یہی ہوتا ہے۔۔ بڑی حویلیوں میں۔۔۔

زمانہ بدل گیا مگر آج تک یہاں کے

دستور نہیں بدلے--- بازل شاہ نے
حوریہ بی بی کی بہن سے شادی تو کر
لی مگر ان کو وہ مقام و رتبہ ناں تو خود دیا
ہے ناں ہی ان کے خاندان والوں نے
دیا--"

مومنہ تاسف آمیز گہرہ سانس بھرتے

اپنی بہن کو بتا رہی تھی-- جس نے

کل ہی حویلی میں مومنہ کے ساتھ کام

کرنا شروع کیا تھا--

"مگر حوریہ بی بی کہاں ہے آپاں اور

بازل سائیں نے پریشے بی بی سے

شادی کیوں کی---؟"

وہ الجھن بھری نگاہوں سے بہن کو

دیکھتے پوچھا رہی تھی--

پریشے نور اسے اپنی ہی ہم عمر لگی تھی۔ خوبصورت نین نقوش کی حامل وہ سادہ سی لڑکی جس کی بڑی بڑی کالی آنکھیں ہر دیکھنے والے کو اپنا گردیدہ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی مگر اسکا شوہر اسے دیکھنا تو دور کبھی اسکے آس پاس بھی نہیں پایا گیا تھا۔۔

"بس کیا بتاؤں مدیحہ--- حوریہ بی بی سے محبت کی شادی تھی بازل سائیں کی--- کار ایکسیڈنٹ میں ان کا انتقال ہو گیا تب میر ہارون شاہ کی ولادت ہوئی تھی۔ اور ہمارے سردار کایان سائیں کے اصرار پر بازل شاہ نے پریشے بی بی سے نکاح کیا تھا--!!"

ہو گئی تم دونوں کی چغلیاں۔۔۔ چلو
جاو اور جا کر گیسٹ روم صاف کرو۔۔
بازل سائیں آج ہفتے بعد حویلی لوٹ
رہے ہیں۔۔۔ شکایت کا موقع ناں ملے
مجھے۔۔ !!"

روہاب شاہ کی تیز آواز پر وہ دونوں ہی

گھبرا کر مڑتے سر جھکا گئی---

مومنہ جلدی سے سر اثبات میں ہلاتے

بہن کا ہاتھ پکڑتے وہاں سے نکلی

تھی--

جبکہ روہاب مسکراتے ہوئے اپنے

کمرے کی جانب بڑھی--

آج بڑے شاہ سائیں بازل سائیں سے

اسکے اور روہاب کے نکاح کی بات

کرنے والے تھے اور اسے یقین تھا

بازل شاہ انکار نہیں کرے گا---

★★★★★★★★★

"چٹاخ۔۔۔۔!!" تمہاری اتنی جرات کہ تم نے میری ہونے والی بیوی پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔!!"

رات کے آخری پہر وہ ویرانے میں بنے

ڈیرے پر زرخیز زمین پر اپنے سامنے

گرے فرقان پر دھاڑا تھا۔۔

اسکی سبز غضب ڈھاتی نظروں کی تاب

ناں لاتے برقان نے جلدی سے نظریں

جھکائی ۔۔

چہرے پر پڑنے والا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ

اسکا دماغ تک سن ہو چکا تھا۔۔

کایان سکندر شاہ ایک دم سے پلٹا تھا۔۔

اس نے ایک کٹیلی نگاہ سامنے موجود قد

آور درخت سے بندھے تجمل حسین پر

ڈالی ۔۔ جو اسے سرد نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

شال کندھوں پر درست کرتے وہ چند ہی قدموں میں اس کے قریب پہنچا۔۔ اسکے مضبوط بھاری ہاتھ کا مکہ تجمل کے جبڑے تک ہلا چکا تھا ۔

"چھوڑو اسے گھٹیا انسان---!!"

عطر کی چیختی تیز آواز پر کایان سکندر

کے ماتھے پر بل سمٹے--- وہ مغرور انا

پرست مرد جس سے آج تک اس کے

باپ تک نے اونچی آواز میں بات نہیں

کی تھی۔ اسے وہ لڑکی گھٹیا بول رہی

تھی وہ بھی اسکے ہی ملازموں کے

سامنے--

"کایان سکندر شاہ کے چہرے پر کئی

رنگ ایک ساتھ آئے تھے ----

" دل تو چاہ رہا ہے تمہارا یہ خوبصورت

چہرہ ایک سیکنڈ میں تباہ کر دوں مگر

نہیں--- کایان سکندر شاہ جوٹھی

چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتا--- اس لئے

تم سے حساب کل رات ہو گا -- جب

تم پوری طرح سے اس سردار کی ملکیت

میں آو گی پھر تمہیں بتاوں گا رات کے

اندھیرے میں کسی غیر مرد کے ساتھ

گھر سے بھاگی عورتوں کا کیا خشر ہوتا

ہے--!!"

"وہ اسکے چہرے پر جھکا ایک ایک لفظ

سرد و سپاٹ لہجے میں بولا تھا اور اسکے

لہجے کی سرد مہری عطر کو اپنے وجود میں

اترتی محسوس ہوئی تھی--

"اگر اتنے ہی غیرت مند ہو تو کسی کی جوٹھی عورت سے نکاح پڑھنے کا شوق کیسے پال لیا آپ نے سردار صاحب---

"

اسکی پھنکار پر کایان سکندر شاہ کا چہرہ سرخ پڑا تھا--

"تمہاری یہ اکڑ بہت جلد ٹوٹنے والی ہے-- لڑکی بس دعا کرو تمہاری یہ بدتمیزی تمہیں میرے قہر سے مروا ناں ڈالے---!!"

حاکم گاڑی میں ڈالو اسے ---!!" اسکی غراہٹ پر اسکا خاص آدمی تیزی سے آگے بڑھا تھا--

عطر کے منہ پر کپڑا باندھتے اسے سردار کایان سکندر شاہ کی گاڑی میں پھینک دیا گیا تھا--

وہ بے بس سے بہت ہمت اور جتن

کرتے گاڑی سے نکلنے کی ناکام سی

کوشش کرنے لگی۔۔

گاڑی کے دروازے سے جدوجہد کرتے

اس کی نگاہ اچانک ہی پچھلے شیشے پر

پڑی تھی۔۔

وہ خوفناک منظر دیکھ اسکی سمندر کے گھرے نیلے پانی جیسی خوبصورت آنکھوں سے موتیوں کی مانند آنسوں بہتے چلے گئے تھے۔۔

آواز جیسے حلق میں دب سی گئی تھی--

اسکی آنکھوں کے سامنے اسکی محبت

بے بس سی پڑی تھی--

وقت کا فرعون کایان سکندر شاہ اپنی

طاقت کی دھونس اس غریب پر دکھا رہا

تھا اس کے آدمی مار مار کر اسے ادھ مرا

کر چکے تھے۔۔

عطر بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی

تھی اچانک اسکے سر میں شدید درد کی لہر

اٹھی تھی۔۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ حواس کھوتے پیچھے کو گری تھی--

اس کے یوں ساکت ہو کر گرنے پر وہ بری طرح سے کسی لوہے کے راڈ سے ٹکرائی--

لبوں سے ایک سسکاری سی برآمد ہوئی تھی۔۔ اور خون کی ایک لکیر اسکے ماتھے سے بہتی چلی گئی۔۔۔

★★★★★★★★★

"گھر چھوڑ دو اسے اگلی بار دکھے تو ٹانگیں

کاٹ کر کتوں کو ڈال دینا۔۔!!"

اسنے ایک سپاٹ نگاہ تجمل کے وجود پر

ڈالتے انتہائی اکھڑ لہجے میں کہا۔۔

اور خود مضبوط قدم اٹھاتے اپنی گاڑی

کی جانب بڑھا ۔

"اہنہہ میں خود ڈرائیو کروں گا۔۔!!"

اس نے ہاتھ کے اشارے سے حاکم کو

گاڑی میں بیٹھنے سے منع کیا اور خود

ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی ایک مدہوش کن

مہک اسکے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔ آنکھوں

کی لالی بڑھی تھی۔۔ عنابی خوبصورت لب بھینچتے اسنے گاڑی ایک دم سے آگے بڑھائی۔۔

★★★★★★★★★

شاور لیتی وہ پرسکون سی کمرے میں
لوٹی۔۔
بھیگے بال ان کی پشت پر لہرا رہے
تھے۔۔ آنکھوں میں رت جگے کی سرخی
تھی۔۔

تھوڑی دیر پہلے جن آنکھوں میں کایان

سکندر شاہ کے ٹھکرانے سے نمی تھی

اب وہاں پر خضر شاہ کی محبت سے

دیپ جل رہے تھے۔۔

انگ انگ اس کی دیوانہ وار محبت پر

جیسے خود پر رشک کر رہا تھا۔۔

شیشے میں ابھرتے اپنی عکس کو دیکھ وہ

پھیکا سا ہنسی--

اچانک گاڑی حویلی میں داخل ہوئی تھی

اور اس آواز کو وہ کئیوں میں پہچان لیتی

تھی--

گزشتہ چند برسوں میں جیسے وہ ناچاہتے
ہوئے بھی کایان سکندر شاہ کی
شخصیت کے غرور اور انا پر مر مٹی
تھیں مگر وہ یہ بات چاہ کر بھی خضر
شاہ کے سامنے قبول نہیں کر سکتی
تھی--

خضر شاہ ان کی جسمانی ضرورتوں کو پورا

کرنے کا واحد رستہ تھا ۔

اور وہ اپنی طلب سے ہاتھ نہیں دھو

سکتی تھی--

وہ دیوانوں کی طرح سرخ پتھریلی روش کو

دیکھ رہی تھی---

جہاں سے وہ سیاہ لباس میں ملبوس گاڑی سے اترا تھا -- سیاہ لباس اسکے مضبوط مردانہ وجود پر کتنا غضب ڈھاتا تھا یہ کوئی آئزہ شاہ سے پوچھتا--

وہ نہیں جانتی تھی اس نے لباس کب

بدلا کیونکہ وہ کب کیا کرتا تھا اس بات

سے ہر کوئی لاعلم ہی تھا--

کایان سکندر دروازہ بند کرتے گاڑی کی

پچھلی سیٹ کی جانب بڑھا--

"دروازہ کھولتے اسنے بنا اندر دیکھے گہری

سرد سانس بھری--

"باہر نکلو لڑکی---!!"

اسکی سرد آواز گونجی -- آئزہ بیگم حیرت

سے دیکھ رہی تھی-- اسے سنائی نہیں

دے رہا تھا مگر وہ یہ نہیں سمجھ پائی کہ

آخر اس کی گاڑی میں کون تھا۔۔

کیونکہ آج تک حویلی میں سے کسی کی

اتنی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ وہ کایان

سکندر شاہ کی گاڑی میں بیٹھتا کجا کے

سفر کرنا۔۔۔

"کایان اسے ٹس سے مس ناں ہوتا

دیکھ ایک دم سے پلٹا۔۔ تو اسے اوندھے

منہ نیچے گرا دیکھ اسکی آنکھوں میں

حیرت امڈی۔۔۔

وہ متفکر سا گاڑی کے اندر جھکا اسے

شانے سے جکڑتے اسنے جھنجھوڑا تھا۔۔

"لڑکی---!!" وہ اسے عجیب طریقے سے

مخاطب کرتے اچانک چونکا تھا--

کیونکہ اسکے چھوتے ہی وہ لڑکھڑا کر ایک

سمت گری---

کایان کی نگاہیں اسکے ماتھے سے بہتے

خون سے ہوتی گاڑی میں پڑے راڈ پر

گئی-- چہرے پر سختی پھیلی تھی--

اسنے بنا تاخیر کیے اندر داخل ہوتے

اسے تیزی سے باہوں میں بھرا--

اور کھڑکی میں کھڑی کب سے یہ منظر دیکھتی آئزہ بیگم اسکی باہوں میں موجود عطر کو دیکھ جیسے پتھر ہو گئی تھی--

وہ اسے باہوں میں بھرتے تیز تیز قدم اٹھاتا اندر کو بھاگا تھا--

کمرے میں جاتے سردار مختار سکندر شاہ قدموں کی دھمک پر مڑے تھے۔۔ مگر سامنے کا بے یقین سا منظر دیکھ وہ لب بھینچ کر رہ گئے تھے۔۔۔

وہی ملازمین سے بھری حویلی میں ہر
کسی کو ششدر چھوڑتا وہ زینے عبور کرتا
چلا گیا۔۔

★★★★★★★★★

"بابا کی جان--- بابا نے بہت مس کیا

اپنی جان کو---!!" چھ ماہ کے میر

ہارون شاہ کو گود میں بھرتے وہ اسے

دیوانوں کی طرح لاڈ کرتے مسرت سے

بولا تھا--

ہمایوں شاہ اور خضر شاہ نے اسے دیکھتے

ہی پہلوں بدلا تھا۔۔ جبکہ وہی آباد شاہ

لب بھینچے بڑی غور سے اپنے بیٹے کو

دیکھ رہے تھے۔۔

جو مہینوں اپنی شکل نہیں دکھاتا

تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی گلا شکوہ

کرتے اچانک میر ہارون شاہ باپ کی گود

میں بے زاری سے رو دیا تھا۔۔

اور بازل شاہ اسے روتا دیکھ جھٹ سے

جگہ سے اٹھا اسکی گہری سرمئی آنکھوں

میں گھبراہٹ تھی۔۔

دراز قد اور مضبوط مردانہ وجود کا حامل وہ شخص کئی لڑکیوں کے دلوں پر راج کرتا تھا--

روہاب شاہ پلر کی اوٹ سے اسے کئی دفعہ دیکھ چکی تھی--

ارے میرا چاند کیوں تنگ کرتے ہو

میری جان کو۔۔۔۔ لاؤ اسے روہاب کو

دو دیکھنا وہ کیسے اسے چپ کرواتی

ہے۔۔۔!!"

ساجدہ بیگم نے آگے بڑھتے پوتے کو

بازل شاہ سے لیا۔۔

فل حال حویلی میں خاموشی تھی کیونکہ

سب ہی فرد کھانا کھانے کیلئے نیچے

ڈائننگ روم میں اکٹھے ہوئے پڑے

تھے۔۔۔

روہاب تو جیسو اسی وقت کی منتظر

تھی۔۔ اس نے بڑی لگاوٹ سے میر

ہارون شاہ کو بازل شاہ سے لیا۔۔ جس

کا رونا مسلسل شدید ہوتا جا رہا تھا۔

"اماں سائیں یہ چپ کیوں نہیں ہو

رہا۔۔۔؟" وہ اب درحقیقت بے چین

تھا اپنے غم میں وہ اتنا لاپرواہ ہو گیا تھا

کہ اپنی ہی اولاد تک کا اسے ہوش نہیں

رہا تھا۔۔

"رہنے دو ساجدہ بہو کو بلاو۔۔۔!!" آباد

شاہ نے تحکم آمیز انداز میں ملازمہ سے

کہا۔۔۔

جس پر بازل شاہ کے چہرے پر بے

چینی پھیلی--

"تھوڑی ہی دیر میں قدموں کی تیز

دھمک سنائی دی تھی---

اور پریشے نور سیڑھیوں سے پاگلوں کی

طرح اترتی آئی تھی--

وہاں تک پہنچنے میں اس کا دوپٹہ سر

سے اترتا شانوں پر آیا تھا۔۔ گھرے گلے

کے سبب اس کی گردن اور وجود اس

قدر واضح ہو رہا تھا کہ بازل شاہ نے بے

ساختہ ہی مٹھیاں بھینچی۔۔

وہ اپنی ہی دھن میں مگن دوپٹہ اوڑھتے میر ہارون شاہ کو تھامتے سینے سے لگا گئی--

اور اچانک ہی اس کے رونے کی آواز بند ہوئی تھی-- اب وہ ماں کی گود میں جاتے ہی پرسکون ہوا تھا--

روہاب کا چہرہ اچانک سرخ پڑا--

بازل شاہ مجھے تم سے ایک ضروری بات

کرنی ہے--!!"

ساجدہ بیگم بیٹے کی نظریں پریشے نور کی

پشت پر جمی پاتے سنجیدگی سے بولی --

انہیں تو حوریہ بھی نہیں پسند تھی یہ تو

وہ بیٹے کی چاہت میں اسے قبول کر

چکی تھی مگر پریشے نور کو وہ ہرگز قبول

نہیں کر سکتی تھی --

"میں آیا اماں سائیں---!!"

اسکی بے تاثر آواز پر سب نے ہی سر

اٹھائے اسے دیکھا تھا--

جو ایکدم سے آگے بڑھتے پریشے کی کلائی

جکڑ گیا۔۔

پوری حویلی اس کی حرکت پر شاکڈ سی رہ

گئی۔۔ ہر کوئی بے یقینی سے اسے دیکھ

رہا تھا جبکہ پریشے آنکھیں پھیلائے اسے

ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔۔

جس نے نکاح کے بعد سے اب تک

اسے پہلی مرتبہ چھوا تھا وہ بھی سب

کے سامنے---

وہ اسکی کلائی جکڑتا مضبوط قدموں سے

چلتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا پریشے

اسکے پیچھے کھینچتی چلی گئی--

جبکہ روہاب شاہ کو ایک بار پھر سے اپنا دل ڈوبتا ہوا سا محسوس ہونے لگا۔۔

★★★★★★★★★

''کایان شاہ یہ کون ہے---؟'' وہ کافی

دیر سے اسے پتھرائی نگاہوں سے دیکھ

رہی تھی--

جسے وہ بڑے استحقاق سے اپنے بستر پر

لٹاتا اس پر کمفرٹر برابر کرتے ڈاکٹر کو

کال ملا چکا تھا--

"آئزہ بیگم کا سکتہ کافی دیر بعد ٹوٹا

تھا--

پلیز آپ جائیں اور گرم پانی

لائیں---!!"

وہ جھنجھلاہٹ میں بولا تھا اور آئزہ بیگم

ایک نظر عطر پر ڈالتے زہر کے گھونٹ

بھرتے کمرے سے نکلی۔۔۔

"تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس کمرے

میں گئیں۔۔

پانی ملازمہ کے ہاتھ میں تھا۔۔

آئزہ میں نے آپ سے پانی منگوایا تھا۔۔

اس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ آئزہ

بیگم کے۔ حلق میں نمی سی گھلی وہ پانی

کا باول ملازمہ کے ہاتھوں سے لیتی

آگے بڑھی۔۔

ان کی آنکھوں میں جلن تھی۔

کیونکہ ان کے سامنے ہی وہ کمفرٹر پاؤں سے ہٹاتے عطر کے زخمی پاؤں نیم گرم پانی میں کپڑا ڈبو کر صاف کرنے لگا تھا۔۔

اسکے ہر انداز میں بے قراری ہی بے قراری تھی۔ چہرے پر پریشانی اور محبت

آباد تھی جو انہیں اپنے لیے کبھی نہیں
دکھی--

انہوں نے نفرت سے عطر کو دیکھا--

جس کا بے تحاشہ حسن انہیں کانٹوں
کی مانند چبھا تھا--

پاؤں دھوتے وہ جیسے ہی فارغ ہوا --

دروازے پر دستک ہوئی تھی--

ڈاکٹر اندر داخل ہوئی--

''گھبرانے کی ضرورت نہیں سردار

سائیں--- سر پر چوٹ زیادہ گہری

نہیں-- ہاں مگر کوشش کریں کچھ

دن احتیاط سے کام لیں---!!" وہ

اسے مطمئن کرتی وہاں سے جا چکی

تھی--

جبکہ کایان سکندر شاہ سبز بے قرار

نگاہوں سے اسے دیکھتا اسکے ہاتھ بار بار

لبوں سے لگا رہا تھا--

ڈارلنگ آپ پلیز ایسا کریں دوسرے

کمرے میں سو جائیں میں آج عطر کے

پاس سو جاتا ہوں-- طبعیت نہیں

ٹھیک میرے بچے کی---!!"

وہ اس قدر لگاوٹ سے بولا تھا کہ آئزہ

بیگم کی آنکھوں سے آنسوں بے ساختہ

ہی بہہ نکلے--

وہ دم گھٹنے پر کمرے سے نکلی--- تو

ان کے جاتے ہی کایان سکندر شاہ نے

ایک جھٹکے سے عطر کا ہاتھ چھوڑا-- اور

پھر سپاٹ اور نفرت بھرے تاثرات سے

اسے گھورا۔۔۔

دروازہ اندر سے بند کرتے وہ سٹڈی روم

میں بند ہوا تھا۔۔

★★★★★★★★★

''کیا بیہودگی ہے یہ ---!!'' کمرے میں
جاتے ہی اسنے جھٹکے سے اسکی چھوڑی
اور پھر ایک دم سے مڑتے اس کے
چہرے پر دھاڑا۔

اس کی دھاڑ پر جہاں پریشے ڈر کر پیچھے

ہوئی تھی وہی اسکی گود میں موجود میر

ہارون شاہ بری طرح سے رویا تھا۔۔

گزشتہ چھ ماہ سے پریشے کے پاس رہنے

کے بعد وہ اس قدر نرم لہجے کا عادی ہو

چکا تھا کہ کسی کی ذرا سی اونچی آواز

تک برداشت نہیں کرتا تھا۔۔

اور اب باپ کے یوں دھاڑنے پر وہ

ایک بار پھر سے رونے لگ پڑا تھا۔۔

پریشے نور کی توجہ بازل شاہ سے ہٹ کر

اپنے بیٹے پر گئی۔۔

سپید پڑتا چہرہ ایک دم سے میر ہارون شاہ
کی فکر میں مرجھایا۔۔ وہ پیار سے اسکی
پشت تھپکتے کمرے میں چکر کاٹنے
لگی
۔۔

ساتھ ہی ساتھ اس کے سر پر بوسہ

دیتی وہ پوری طرح سے بازل شاہ سے

انجان ہو چکی تھی--

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی

اگنورینس بازل شاہ کے فشار خون میں

آگ کا دہکتا ہوا لاوا جلا رہی تھی--

وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے اسے

کرخت نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

جس کے زیب تن کیے کپڑے اس

کے گھٹنوں سے ذرا اوپر تھے ۔

دو منٹ لگے تھے اسے ان کپڑوں کو

پہچاننے میں-- وہ حوریہ کے لباس میں

ملبوس تھی--

حوریہ جسامت اور قد کاٹھ میں اپنی

چھوٹی بہن پریشے نور سے مختلف تھی ۔

اسکی صحت اچھی تھی-- یہی وجہ تھی

کہ پریشے نور پر اس کے کپڑے بہت
زیادہ کھلے اور ڈھیلے تھے۔۔
بے ساختہ ہی بازل شاہ کو اپنی شادی
کی رات یاد آئی وہ گہری سانس بھرتے
کمرے سے واپس نکلتا چلا گیا۔۔

★★★★★★★★★

"باہر کیا کر رہا ہے تو۔۔۔؟" سخت بے زاری میں اس نے کال پک کی تھی اور اسکی توقع کے عین مطابق کایان سکندر شاہ کا جملہ اسکے کانوں میں گونج اٹھا۔

"مجھے یہ بتاؤ بابا سائیں سے کیا کہا ہے

تم نے---؟" وہ سخت جھنجھلایا ہوا

تھا-- دسمبر کے اولین دن تھے جبھی

سردی کا زور بڑھتا جا رہا تھا--

"میں نے ان سے وہ ہی کہا جو کہنا

چاہیے تھا-- فل حال تم کمرے میں

عزت سے چلے جاو ---!!"

سگریٹ کا کش لگاتے اسنے سبز آنکھیں

چھوٹی کرتے سنجیدگی سے کہا--

جس پر بازل نے گردن موڑتے آگے

پیچھے دیکھا۔۔ مگر ہمیشہ کی طرح وہ اسے

ڈھونڈ نہیں پایا۔۔

"مجھے ڈھونڈنے میں ٹائم مت ضائع کرو

بازل شاہ۔۔ تمہاری نظروں کی رسائی

جہاں ختم ہوتی ہے کایان سکندر شاہ کی

پہنچ وہاں سے شروع ہوتی ہے--

کمرے میں عزت سے جاو گے یا بابا

سائیں کو بھیجوں---؟"

اس نے گویا اسے وارن کیا تھا--- تم

یہ سب کر کے میرے دل میں اس

لڑکی کی جگہ نہیں بنا سکتے کایان----

تم چاہے دنیا بدل دو مگر میر بازل شاہ

کا دل نہیں بدل سکتے۔۔!!"

وہ ایک دم کسی زخمی شیر کی مانند دھاڑا

تھا اور پھر کایان سکندر شاہ کو کال

ڈسکینکٹ ہوتی سنائی دی ۔ اس نے

خوبصورت ہونٹ گہری رازدارنہ ہنسی میں

ڈھلے جبکہ گہری سبز آنکھیں ایک بند تھی۔

★★★★★★★★★

وہ کسی بھپرے ہوئے زخمی شیر کی

مانند کمرے میں داخل ہوا تھا۔ انداز

ایسا تھا کہ ابھی پریشے نور کو ایک ہی

نوالہ بنا کر کھائے جائے گا۔۔

مگر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا اسکے قدم

جیسے زمین نے جکڑے تھے۔۔

خوبصورت نفیس کمرہ جو اپنی خوبصورتی کا

منہ بولتا ثبوت تھا۔۔

اسکی نگاہ بیڈ سے ہوتے نیچے بچھے قالین

پر گئی۔۔

جس پر وہ محترمہ خواب خرگوش کے

مزے لوٹ رہی تھی-- وہ جبڑے سختی

سے بھینچے آگے بڑھا--

تو اسکی سرمئی آنکھیں منجمد ہوئی تھی--

اسکا بیٹا اس لڑکی کی باہوں میں سکون

کی نیند سو رہا تھا- میر ہارون شاہ کا ننھا

سا ہاتھ پریشے نور کے نرم و ملائم گال پر

تھا۔۔

اور اسی کی طرح پریشے نور بھی گہری نیند

میں گم تھی۔

بازل نے گردن موڑتے حالی کاٹ کو

دیکھا۔۔

اور پھر جھکتے اسنے پریشے کا بازو ہلایا--

شاید اسکا خوف تھا- جو اسکے چھوتے ہی

وہ گہری سیاہ بڑی آنکھیں کھولتے

اسے معصومیت سے دیکھنے لگی--

اسکی آنکھیں مدہوش کن تھی بازل شاہ

نے جھرجھری لیتے گہری سانس بھری

اور ساتھ ہی اسے کھڑا ہونے کا اشارہ

دیا--

پریشے فرمانبرداری سے اٹھی-- دوپٹہ سر

پر جمایا تھا- وہ انیس سال کی لڑکی اپنی
حرکتوں سے ہرگز اتنی چھوٹی نہیں لگتی

تھی -

"تم میرے بیٹے کو بیمار کرنا چاہتی ہو
--؟" اسکا سوال مشکوک تھا-- اور
نظریں اس سے بھی زیادہ مشکوک--
پریشے نے نم آنکھیں جھپکی اور سر کو
زور زور سے نفی میں ہلایا--

تو پھر اسے کاٹ میں کیوں نہیں

سلایا۔۔۔!!"

وہ چاہتے ہوئے بھی آواز دھیمی نہیں رکھ

پا رہا تھا ۔

بابا سائیں اور کایان کا غصہ اس

معصوم پر نکال رہا تھا وہ۔۔۔

"اجج جی وہ مم میر کاٹ میں نہیں

سوتا۔۔۔!!" اسنے کہتے ساتھ ہی نظریں

جھکائی ۔۔

تو بستر پر سوتی۔۔۔ ایسے نیچے کیوں سلا

رہی ہو اسے۔۔۔!!"

وہ دبی دبی آواز میں بولا تو پریشے کا پورا

وجود کپکپایا تھا۔۔

""وو وہ آپپ نے مم منع ککیا

تھاا۔۔!!" اس نے ڈرتے ڈرتے اسے

بتایا تھا۔۔۔ اور بازل شاہ کا دماغ بھک

سے اڑا ۔۔۔

چھ ماہ پہلے بولی اپنی بات یاد آئی تھی

جب وہ دولہن بنی اس کے بیڈ پر بیٹھی

تھی--

تب بازل شاہ نے اسے وارن کیا تھا کہ

آج کے بعد وہ اسکے بستر پر نہیں بیٹھ

سکتی--!!"

بازل نے لب بھینچ کر اسے دیکھا جس

کا بدن ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا--

"تو کیا تم اتنے ٹائم سے نیچے سوتی آئی

ہو---؟" اس نے آئبرو اچکاتے

پوچھا--

جس پر پریشے نے سر کو اثبات میں

ہلایا۔

بازل نے تاسف سے اس لڑکی کو

گھورا۔۔

"اوکے میر کو دو مجھے۔۔۔!!"

وہ ڈر رہا تھا اسے اٹھانے سے۔۔۔۔ اس لئے اسے تائید کی۔۔

"پریشے اچھے بچوں کی طرح واپس مڑی اور احتیاط سے سوئے ہوئے میر ہارون شاہ کو اسکے باپ کو دیا۔۔۔

بازل اسکی پیشانی پر لب رکھتے اسے

سکون سے دیکھنے لگا۔۔ جو کسی اور کا

لمس محسوس کرتے ہی کسمسایا تھا۔۔۔

بازل کے چہرے کی خوشی تفکر میں

بدلی۔۔

"اسے سلاو اور اسکے پاس ہی سو

جانا۔۔۔!!" وہ ہارون اسے تھماتا سنجیدگی

سے بولا۔۔

جس پر پریشے نے نرمی اور احتیاط سے

میر ہارون شاہ کو تھاما ۔ اور پھر بیڈ کی

جانب بڑھی۔۔

بازل شاہ اسے ایک نگاہ دیکھتے بالکنی کی

جانب بڑھ گیا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کمرے میں لوٹا

رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔ اسنے

رشک سے بیڈ پر لیٹی مخلوق کو دیکھا۔ وہ

دونوں بہت سکون سے ایک دوسرے

سے لگے سو رہے تھے۔۔ وہ گہری

سانس بھرتے بستر پر گیا۔۔

کافی دیر بیٹھے ہارون کو دور سے دیکھتے

ناجانے کب اسکی آنکھ لگی وہ وہی بستر

پر ہارون کی انگلی تھامے نیند کی وادیوں

میں اترتا چلا گیا۔۔

★★★★★★★★★

"کمرے میں داخل ہوتے اس نے ایک ترچھی نگاہ اپنے بستر پر سوتی عطر پر ڈالی---

جو دنیا و مافیا سے بیگانہ بہت مزے

سے اسی کے بستر پر سو رہی تھی--

کایان سکندر شاہ نے لب بھینچتے ایک

نگاہ اس کے سر پر آئی چوٹ پر ڈالی اور

پھر گہری سانس بھرتے پاس پڑا جگ

اٹھایا۔۔ اور ایک دم سے سارا پانی اسکے

بدن پر انڈیلا۔۔

"عطر گھبرا کر ایک دم سے آنکھیں

کھول گئی۔۔ نیلی خوبصورت آنکھوں میں

سرخی کی ڈوریاں سمیٹے اسنے جیسے ہی

گردن موڑی نظریں سامنے موجود کرسی پر

بیٹھے کایان سکندر شاہ پر گئیں--

وہ کافی ذہین تھی --چوٹ کے سبب

وہ حواس میں نہیں تھی مگر وہ اتنی ایکٹو

ضرور تھی کہ اسے کل رات کا سارا

واقعہ زبانی یاد تھا--

گڈ مارننگ میری ہونے والی بھگوڑی

وائف۔۔۔!!" مقابل کی گڈ مارننگ میں

اسے زہریلے نشتر ملے تھے مگر وہ اسے

سرے سے اگنور کرتے اپنے بھیگے

لباس کو دیکھنے لگی۔

وہ اب تک کل والے سیاہ جوڑے میں
تھی--
تیکھی ناک چڑھائے اس نے کایان
سکندر شاہ کو اگنور کیا اور پھر بیڈ پر ایک
جانب پڑی اس کی سفید شال اٹھاتے

اسنے جلدی سے اپنے لباس پر لگا پانی صاف کیا۔۔

کایان کے چہرے پر اچانک سے سختی چھائی۔۔ اس نے لب بھینچے اس لڑکی کو گھورا۔

"ہاو ڈئیر یو۔۔۔۔!!" ہمت کیسے ہوئی

تمہاری میری چیزوں کو چھونے

کی۔۔!!"

وہ کرسی سے اٹھتے دھاڑا تھا۔۔

عطر نے منہ کے زاویے بگاڑتے اسے

گھورا۔۔

"بلکل ویسے ہی جیسے آپ کی ہمت ہوئی مجھ پر پانی پھینکنے کی۔۔!!" اسکا جواب کایان سکندر شاہ کے پورے وجود میں ہلچل سی برپا کر گیا۔

"بھولو مت میں سردار ہوں۔۔!!"

اپنی شال اسکے ہاتھ سے لیتے اس نے

غرور سے کہا۔۔

'''اور آپ بھی مت بھولیں میں عطر

ہوں۔۔۔ آپ کی سرداری کو آپ کے

منہ پر مارنے والی پہلی اور آخری

لڑکی۔۔۔!!''

عطر نے گویا اسکے زخموں پر پانی

چڑھکا--- تجمل کی حالت وہ اب تک

بھولی نہیں تھی--

"مجھے علم ہے یہ غصہ یہ بے بسی

صرف اور صرف اس لڑکے کی وجہ سے

دکھا رہی ہو تم----!!"

"اور یقین مانو اگر تم نے یونہی اپنی خوبصورت زبان کے گوہر جاری رکھے تو اس کی خاطر تواضع اور بھی اچھے سے ہوتی رہے گی ۔ !!"

اسکے چہرے سے چھیڑ خانی کرتی ایک

سنہری لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے اس

نے انتہائی سفاکی سے کہا۔۔

"میں تمہارا منہ نوچ لوں گی سردار کایان

شاہ۔!!"

وہ ایک دم سے اٹھ کر اس پر جھپٹی۔

اور اسی لمحے اسکے ہاتھوں کو قابو کرتے

اس کی پشت سے لگاتے وہ اسے سینے

میں بھینچتے نزدیک کر گیا۔۔

ایک کی آنکھوں میں نفرت تھی تو

دوسرے کی آنکھوں میں ایک عجب سا

نشہ اترا تھا۔۔ اتنا نڈر اور بے باک روپ

کایان سکندر شاہ کو مزہ دے رہا تھا۔۔

وہ اچانک اس کی گردن پر جھکا تھا ۔

جبھی دروازہ ایک دم سے کھلا۔۔

سامنے کا منظر دیکھ آئزہ بیگم نے جلدی

سے رخ پلٹا۔۔ جبکہ وہی عطر کا چہرہ

غصے اور اہانت کے زیر اثر سرخ پڑا۔۔۔

"اوہ میری جان۔۔۔ آپ کو ناک کر

کے آنا چاہیئے تھا۔۔۔ اب اس کمرے

میں آپ کی جگہ ایک خوبصورت چڑیا نے

لے لی ہے اور ابھی تو ہم نے بس

شروعات ہی کی تھی۔۔ چلیں

خیر۔۔۔!!"

وہ اسے گھماتا سینے سے لگاتے آئزہ بیگم

سے بولا۔۔۔

جو پہلے ہی یہ منظر دیکھتے اندر سے ٹوٹ چکی تھی--

"سوری مجھے اندازہ نہیں تھا آئندہ احتیاط کروں گی--!!"

وہ کہتے واپس مڑی---

'چلیں اب آپ آ ہی گئی ہیں تو عطر کو
ہلدی کی رسم کیلئے تیار کریئے۔۔۔ نکاح
شام کو ہے۔۔ اور ہمارا کمرہ سجانے کی
زمہ داری پر آپ پر ہے میری چھوٹی سی
جان۔۔۔!!"

وہ ان کا گال تھپکتے سنجیدگی سے کہتے
مڑا۔۔ اپنی شال اٹھاتے وہ کمرے سے
نکلتا چلا گیا۔۔

★★★★★★★★★

"مجھے ان سے شادی نہیں کرنی پلیز

آپ میری مدد کریں۔۔۔!!"

آئزہ بیگم اسے دیکھتی رہ گئی۔۔ پہلی بار

اسکی آواز سنی تھی۔۔ ان کی نظریں عطر

کی گردن پر ٹھہری تھی۔۔

جہاں تھوڑی دیر پہلے کایان سکندر شاہ کا لمس تھا۔ وہ جگہ اب سرخ ہو چکی تھی--

"وہ گہری سانس بھرتے پھیکا سا ہنسی--

"مجھے تو کیا ساری حویلی کو علم ہے کہ

اب آپ کا یہاں سے جانا ناممکن

ہے۔۔!!"

ان کا دماغ کچھ کھیل کھیل رہا تھا۔۔

"پلیز مجھے نفرت سے اس آدمی سے۔۔

آپ میری مدد کر دیں میں ایک بار یہاں

میں سے بھاگنا چاہتی میرا وعدہ ہے

بہت دور چلی جاوں گی۔۔!!"

آئزہ بیگم نے رشک سے اس کی سرخ

نیلی آنکھوں کو دیکھا۔۔

اسے دیکھ کر کوئی بھی آدم و جن اپنا

ایمان کھو سکتا تھا۔۔۔ وہ اتنی ہی

خوبصورت تھی اور جس کو ملنے والی تھی

اسکی خوبصورتی اور مردانگی کی دیوانی وہ

خود تھیں--

"فل حال جو ہو رہا ہے ہونے دو---

نکاح سے پہلے میں خود کچھ کرتی

ہوں---!!"

وہ اسکا شانہ تھپکتے اسے امید دلاتی واپسی

کو مڑی--

مگر ان کے چہرے پر ایک شاطرانہ

مسکان تھی-- لمحوں کا کھیل تھا اور

سردار کایان سکندر شاہ پوری طرح سے

ان کا ہونے والا تھا---

★★★★★★★★★

"بہت بہت مبارک ہو سردار

صاحب۔۔۔!! بالآخر ایک طویل انتظار

کے بعد آپ نے بھی شادی کرنے کا

اتنا بڑا فیصلہ لے ہی لیا۔۔۔!!"

سیاہ رنگ کے مردانہ لباس میں ملبوس

شانوں پر اپنی خاص کریم کلر کی شال

اوڑھے کلائی پر اپنی فیورٹ برینڈڈ واچ

پہنے جو کہ پاکستان تو کیا دنیا بھر کے

مہنگے ترین برینڈ سے تھی اور اپنی ایک

مخصوص مہک اور جاندار شخصیت سے

زنان خانے میں داخل ہوا تھا۔۔

"جہاں سب سے پہلے جہانزیب خانزادہ

نے اسکا استقبال کرتے اسے شادی

کی مبارکباد پیش کی۔۔

"بس کیا کریں خانزادہ صاحب ہماری
لاڈلی بیگم کی خواہش پر ہمیں یہ زہر کا
گھونٹ بھرنا پڑ رہا ہے--
'کمینہ---!!" خضر شاہ ایک کونے میں
کھڑا اسکی بات سنتے بے ساختہ ہی اسکے
لبوں سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے مگر آج

تک وہ کایان سکندر شاہ کے ارادوں کو

بھانپنے سے قاصر رہا تھا۔۔

اسکی سرخ آنکھوں میں سرخی کی جھلک

تھی۔۔ اور چہرے پر بے تحاشہ

نفرت۔۔۔

"یہ تو آپ کی محبت ہے کایان سکندر

شاہ۔۔!! ورنہ اتنے سالوں ایک ایسی

عورت سے وفا کرنا جو اپنے سردار کو اولاد

تک ناں دے سکے یہ یقیناً بڑے ظرف

کی بات ہے۔۔۔!!"

ان کا کندھا تھپکتے اس نے وثوق سے کہا۔۔

"آپ کے الفاظ میرا دل چھلنی کر رہے ہیں خانزادہ صاحب میں اپنی بیگم کے لئے یہ الفاظ قطعی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔!!"

سبز آنکھوں میں ایک چمک تھی وہ کہی

سے بھی ناراض یا خفا نہیں لگ رہا تھا

جہانزیب خانزادہ کے الفاظ سے---

"کتنی محبت کرتا ہے یہ اپنی بیوی سے

واہ---!!" خضر کے پاس بیٹھا اسکے

دوست اعجاز شاہ بڑی خوشگوار حیرت سے

بولا--

"یہ کتنی محبت کرتا ہے مجھ سے بہتر

کوئی نہیں جانتا یہ بات اعجاز شاہ--- سو

کمینے مرے ہونگے-- جس دن یہ کمینہ

پیدا ہوا تھا---!!"

دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے خضر شاہ نے اسکے بھورے شیو زدہ گال کے درمیان ابھرتے گھڑے کو زہر خند نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی جلن دیکھ اعجاز شاہ نے گہری سانس بھرتے سر جھٹکا۔۔

"ارے آئیے برخوردار۔۔۔!!" آخر کار

میرے شیر نے بھی شادی کا سوچ ہی

لیا۔۔۔!!"

آباد شاہ سے اس نے یہ بات چھپائی

تھی۔۔ وہ ویسے تو اسکے چچا تھے مگر بازل

شاہ سے بھی زیادہ انہیں کایان سکندر

شاہ عزیز تھا--

"کیا کریں چچا جان - بازل شاہ بہت

ضد کر رہا تھا کہ ہارون شاہ اکیلا کیسے

کھیلے گا اس کے لئے بھی ایک عدد

بھائی بہن ہونے چاہیے بس اسکی بے

بسی دیکھ کر مجھے یہ قدم اٹھانا

پڑا۔۔۔!!"

کایان سکندر شاہ نے چہرے پر ڈھیروں

معصومیت سجائے کہا۔۔ تو پاس

کھڑے مختار شاہ نے ضبط سے لب

بھینچتے بیٹے کو دیکھا۔۔

جو ایک ہی محفل میں ایک ہی وقت میں ہر کسی سے جھوٹ پر جھوٹ بولتا جا رہا تھا --

"شرم تو نہیں آ رہی ہو گی تمہیں کایان سکندر شاہ---!!"

مختار سکندر شاہ نے بیٹے کو زیرگ نگاہوں

سے گھورتے ہوئے کہا--

"الحمداللہ بابا سائیں وہ مجھ میں شروع

سے ناپید ہے -"

اسنے جیسے ان کی بات کو ہوا میں اڑایا

تھا- کل سے وہ اسکی باتوں اور بے

باکی پر اس سے خفا تھے مگر دل ہی دل

میں وہ خدا کا شکر ادا کر رہے تھے کہ

کم از کم اسنے وہ کلمات زنان خانے

میں ادا نہیں کیے کسی کے سامنے ورنہ

وہ برداشت نہیں کر پاتے۔۔۔!!"

"معا اسے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔ جس پر اسکی سبز آنکھیں گہری ہوئی۔۔ چہرے پر ایک دم سے سرد مہری چھائی تھی۔۔ وہ آنے والے کو اسکی آہٹ سے پہچان چکا تھا۔۔۔

جبھی پشت پر ہاتھ باندھے ایک دم سے

مڑا--

آس پاس اکا دکا ہی افراد تھے اس لئے

کوئی بھی ان کی جانب متوجہ نہیں

تھا--

اسنے سپاٹ چہرے سمیت ہمایوں شاہ

کو دیکھا۔۔ جو اسکے پھوپھا تھے مگر سریہ

بیگم سے شادی کے بعد سے وہ انھی دو

حویلیوں میں ڈیرہ جمائے قیام پزیر تھے ۔

"مبارک ہو میرے لاڈلے بھتیجے۔۔۔!!"

وہ چہرے پر ڈھیروں محبت سجائے

بولے۔۔ مگر ان کی مبارکباد کا کایان
سکندر شاہ نے کوئی جواب ناں دیا۔۔
اس کے ڈھیٹ پن پر آباد شاہ اور مختار
شاہ پہلوں بدل کر رہ گئے۔۔۔

"!!مجھے جب علم ہوا تو مجھے تو یقین ہی
نہیں آیا۔۔ کہ کایان سچ میں نکاح کر
رہا ہے وہ بھی دوسرا ۔۔۔!!"
'کیا کریں پھوپھا جان آپ کی بھتیجی
میں اب وہ دم خم نہیں رہا کہ وہ ایک
سردار کو برداشت کر سکے۔۔ اولاد کا

سکھ تو نہیں دیا اسنے میں صبر کرتا رہا مگر

اب مجھے بھی ایک چھوٹی سی بیوی کی

ضرورت ہے جو میری ضروریات پوری کر

سکے۔۔۔!!"

آئزہ شاہ ان کی لاڈلی بھتیجی تھی جنہیں

وہ شاہ خاندان کو تباہ کرنے کے

پروپیگنڈہ سے وہاں لائے تھے۔۔ اور ان

کی کس نس پر کب اور کیسا وار کرنا

ہے یہ بات کایان سکندر شاہ سے بہتر

کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

وہ بڑے پیار سے ان کی شال درست

کرتے بولا تو اپنی بھتیجی کیلئے یہ سب

سنتے وہ غصے سے لال بھبھوکا ہوئے

اس سے دور ہٹے گردن کی رگیں ابھری

تھی--

جبکہ وہی آباد شاہ اور مختار سکندر شاہ نے

سرخ چہروں سے اس بے شرم انسان

کو دیکھا--

جسے جگہ موقع اور وقت کا بلکل بھی لحاظ نہیں تھا۔۔

"لاحولا ولا قوۃ۔۔۔!!" ذرا سی شرم نہیں بچی اس لڑکے میں آباد شاہ یہ ہمیں دنیا میں رسوا کروائے گا۔۔!!"

وہ طیش اور جذب کے عالم میں

دھاڑے مگر لہجہ دھیما تھا۔

"ہنہہ آپ نے بھی تو میری ماں سے

اسی لیے دوسری شادی کی تھی مختار

سکندر شاہ۔۔۔ کیونکہ آپ کی ضروریات

ایک بیوی سے پوری نہیں ہو رہی تھی---!!"

وہ انہیں آنکھیں دکھاتا سنجیدگی سے بولا---

مختار سکندر شاہ اسے دیکھتے رہ گئے اسکی

سبز آنکھیں اسکی ماں کی تھی۔ جو ہمہ

وقت بولتی تھی۔

وہ سرخ نظروں سے اسے دیکھتے آخر میں

خفا ہوتے وہاں سے نکلے --

جس پر کایان سکندر شاہ نے گہری سرد

سانس بھری۔ ۔

"کایان تم نے انہیں خفا کر دیا

۔۔۔!!" ۔آباد شاہ نے جیسے اسے شرم

دلانا چاہی تھی کچھ بھی تھا وہ اپنے

بھائی کا سرخ غمگین چہرہ نہیں دیکھ

سکتے تھے۔۔

"اوہ شکر ہے خفا تو ہوئے کب سے

کوشش کر رہا ہوں مگر وہ خفا نہیں ہو

رہے تھے۔۔۔!!"

اسنے بڑی سنجیدگی اور افسوس سے بتایا۔

تو آباد شاہ اسے دیکھتے گہری سانس بھر

کر رہ گئے۔۔

"ہلدی کیوں نہیں کر رہے تم

اپنی۔۔۔!!"

گاؤں کی رسم کے مطابق نکاح سے پہلے

دولہا دولہن کی ہلدی ہوتی تھی مگر یہاں

دولہا ہلدی کی بجائے کچھ اور سوچے

بیٹھا تھا۔۔

"نہیں بڈی۔۔۔ ہلدی بعد میں پہلے

نکاح کی رسم ہو گی۔۔۔ بس بازل شاہ

کو بلا دیں۔۔ ورنہ مجھے شرم آئے گی

اکیلے نکاح پڑھتے وہ بھی اس کے

بغیر۔۔۔!!"

اسکی بات پر وہ سر تاسف سے ہلاتے

بازل کو لینے نکلے۔۔ کایان سکندر شاہ

ان سب کے لیے ایک پہیلی سے کم

ہرگز نہیں تھا کبھی وہ اتنا ظالم و جابر

ہوتا تھا۔۔

کہ موت بھی اس سے پناہ مانگے۔۔ تو

کبھی وہ اتنا بے باک ہوتا تھا کہ شرم

بھی اس سے شرما جائے۔۔۔۔

مگر وہ جیسا بھی تھا سب اسی کے

اشاروں پر ناچ رہے تھے اور اسی امید

میں کہ ایک ناں ایک دن اس کی

سرداری اور یہ شان خاک میں ملے

گی۔۔ جس کے لئے کئی لوگ کوششوں

میں مگن تھے۔۔

♦♦♦♣♣♣♦♦♦

"پیلے رنگ کی خوبصورت فراک میں

ملبوس وہ ایک وقت پھولوں کے بنے

مصنوعی زیورات سے لدھی سوگوار نیلی

آنکھوں والی کوئی پری ہی لگ رہی

تھی--

آئزہ بیگم اسکی خوبصورتی سے جلنے کی

بجائے بس اسی خوشی میں تھی کہ جو وہ

سوچ بیٹھی ہیں وہ ہو جائے گا---

ماہ جبین شاہ نے ساری تیاریاں خود کی تھیں--- وہ اپنے بھتیجے کی خوشیوں میں کوئی قصر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی--

دس کنواری لڑکیاں باری باری عطر حیات کو ہلدی لگاتے اسکے سامنے بیٹھی تھی--

سارا خاندان دیدے پھاڑے اس لڑکی کو

دیکھ رہا تھا ۔۔ جو انسان کم کوئی

مصنوعی گڑیا زیادہ لگ رہی تھی۔۔

لالا کی تو لاٹری لگ گئی ہے۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔!!" ستارہ شاہ اور اسکے

سہیلیوں نے سرگوشی نما آواز میں کہا

تھا۔

وہ سب خاص طور پر اپنے خاندان کے

سب سے خوبصورت اور دلکش سردار کی

بیوی کو دیکھنے آئی تھی۔ جس کی

خوبصورتی کایان سکندر شاہ کی ٹکر کی
تھی--

"عطر چپ چاپ بیٹھی تھی بس اسی
امید میں کہ آئزہ بیگم اسے یہاں سے
نکال دیں گی--

اس سے پہلے کہ کوئی مزید اسے ہلدی

لگاتا۔۔۔معا مردان خانے کا پردہ ہٹا تھا

۔۔

فنکشن چونکہ صحن میں تھا جبھی زنان

خانہ سامنے ہونے کے سبب وہاں سے

آنے والا ہر فرد دکھائی دے رہا تھا۔۔

کایان سکندر شاہ کو اپنی جاندار پرسنالٹی

کے ساتھ وہاں آتا دیکھ کئی لڑکیوں نے

دل تھامے تھے۔۔

اسکی سبز خوبصورت آنکھیں اور مغرور ناک

پر دھرا غصہ دیکھ کوئی بھی اسکا دیوانہ ہو

سکتا تھا۔۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا باآواز بلند سلام

کرتے آگے بڑھا--

اور جھولے پر بیٹھی عطر کو دیکھ اس

کے چہرے مغرورانہ مسکراہٹ پھیلی--

مسکراہٹ کے سبب گال کا گڑھا
نمایاں ہوا تھا جسے آئزہ بیگم نے بڑی غور
سے دیکھا تھا۔۔

کایان سکندر شاہ سب کو مشترکہ سلام
کرتے آگے بڑھا اور جھک کر ہلدی کے

پیالے میں انگلی ڈبوئے اس نے عطر

کی سرخ ہوتی چھوٹی سی ناک پر لگائی۔۔

عطر نے غصے سے اسے کھا جانے والی

نظروں سے گھورا تھا۔۔ جس کا بنا کوئی

اثر لیے اس نے اپنی شال اتارتے اسکے

نازک شانوں پر اوڑھائی۔۔

یہ منظر دیکھ سبھی عورتیں دھنگ

تھی-- جبکہ وہی آئزہ بیگم کی آنکھیں

بے یقینی سے پھیلتی چلی گئی--

اس کا مطلب سمجھتے اگلے ہی پل سب

عورتیں وہاں سے اٹھی اور ایک جانب

لگے پردے کی اوٹ میں چلی گئیں--

عطر نے نم سرخ آنکھوں سے اسے

گھورا اور پھر نا سمجھی سے آگے پیچھے دیکھا

-

جہاں آئزہ شاہ بے جان قدموں سمیت

پردے کی سمت بڑھ رہی تھی--

کایان سکندر نے مبہم انداز میں اسکے

چہرے کو دیکھ ماہ جبین شاہ کو اشارہ

دیا--

جو سر اثبات میں ہلاتے اس تک آئی--

"یہ کوئی عام شال نہیں لڑکی یہ

ہمارے سردار کی کی نشانی ہے-- یہ

سردارانہ شال صرف اسی عورت کے
شانے پر دی جاتی ہے جس سے کوئی
سردار خود اپنے رضا سے نکاح کر کے
اسے اپنی عورت بناتا ہے۔۔ تم خوش
قسمت ہو۔۔ کایان سکندر شاہ آتے
ہونگے مولوی کے ساتھ۔۔۔!!"

عطر حیرت اور صدمے سے انہیں سن

رہی تھی۔۔ ایک دم سے جیسے اس پر

کوئی پہاڑ آن گرا ہو۔۔

"مم مگر نکاح تتو شام کو۔۔!!"

"تھا مگر سردار کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا

ہے اس لئے نکاح ابھی ہو گا۔۔۔!!"

اسکے سر کو اسی کی شال سے ڈھانپتے

ماہ جبین شاہ بھی پردے کی سمت

بڑھی--

جبکہ عطر حیات اپنے وجود میں گھلتی

اس شال سے اٹھتی مہک کو محسوس

کرتے نفرت سے اٹھی-- اور تیز تیز

ڈھگ بھرتے اندر کی سمت بڑھی--

مگر دو قدم اٹھاتے ہی اسکی کلائی کسی

کی مضبوط گرفت میں قید ہوئی تھی --

★★★★★★★★★

"وہ پچھلے پانچ منٹ سے اسے دیکھ رہا تھا ہاتھ ہنوز سینے پر بندھے ہوئے تھے سرمئی آنکھوں میں سرد مہری سمیٹے وہ پریشے کی نازک کمر کو گھور رہا تھا۔۔

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو محترمہ

آدھی اسکے بیٹے سے اور آدھی اس سے

چپکی سو رہی تھی۔

چہرے بخار کی حدت سے تپ رہا

تھا۔۔۔

وہ بمشکل سے وہاں سے اٹھتے باہر نکلا

تھا۔۔ ملازمہ کے ہاتھوں اس نے میر

ہارون شاہ کو تیار کرنے کا حکم بھجوایا

تھا۔۔

جسے وہ آدھے گھنٹے سے تیار کر رہی

تھی۔

بیڈ پر چار عدد جوڑے پڑے تھے جنہیں
وہ ریجیکٹ کرتی اب ایک سیاہ رنگ کا
شلوار قمیض اسے پہنا کر اس چھ ماہ
کے بچے کے چھوٹے چھوٹے بالوں کو
دس منٹ سے سنوار رہی تھی --

بازل کا صبر جواب دے گیا تھا جبھی

وہ۔ جبڑے بھینچتے آگے بڑھا -- اور

جھٹکے سے اس کی کلائی جکڑی---

تو پریشے کی سسکی سی برآمد ہوئی--

بازل نے اسے گھورا--- مگر اچانک نظر

اسکے ہاتھ پر گئی--

جہاں زخم کافی خراب ہو گیا تھا۔۔

"یہ کیا ہے بے وقوف لڑکی۔۔۔ غصے

کے سبب وہ اسکے ہاتھ کو کل سے

دیکھ ہی نہیں سکا تھا۔۔

پریشے نے جلدی سے ہاتھ کھینچا۔۔

"وہ بب بس ایسے ہی۔۔!!" وہ تھوک نگلتے ہکلائی۔۔

بازل نے متفکرانہ انداز میں اس کی پیشانی کو ہاتھ کی پشت سے چھوا ۔۔ جو بخار سے تپ رہی تھی۔۔

"یہاں آرام کرو میں آتا ہوں تھوڑی دیر

میں پھر ڈاکٹر کی طرف چلتے

ہیں۔۔!!"۔

وہ ہارون شاہ کو اٹھاتے سینے سے لگاتا

اسے سنجیدگی سے کہتا باہر نکلا۔۔ جبکہ

پریشے نور پھیلی آنکھوں سے اس

کی۔پشت کو دیکھتی رہ گئی۔۔

اسے یہ سب وہم لگا تھا۔۔ شاید بخار

کے سبب اسے غلط سنائی دیا تھا۔۔

یہی سوچتے وہ ہارون کے گندے

کپڑے اٹھاتے انہیں دھونے کی غرض

سے باہر نکل گئی--

★★★★★★★★★

اگر ایک بھی قدم آگے بڑھایا تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا عطر حیات۔۔!!" اب تم محلے کی وہ گنوار لڑکی نہیں ایک سردار کی ہونے والی عزت ہو۔۔ اس لئے ان فضول کے تماشوں کی بجائے چپ چاپ خاموشی سے اپنی جگہ پر واپس بیٹھو۔۔۔

وہ اسے کلائی سے جکڑتے نزدیک کرتا

دبی دبی آواز میں غرایا تھا۔۔ اسکا

خوبصورت سفید چہرہ غصے کے سبب

سرخ اور سپاٹ تھا۔۔

عطر کچھ دیر اسے دیکھتی کپکپاتے لب

ایک دوسرے میں پیوست کر گئی۔۔

"ہمت ہے تو بٹھا لو مجھے پھر----

کیونکہ گنوار لوگ کسی کی نہیں سنتے تو

پھر سردار کی کیا اوقات ہے میرے

سامنے--- نکاح تو میں تجمل----

اھھہ --!!"

اسکا جبڑا اچانک کایان سکندر شاہ کے

ہاتھوں میں تھا وہ دونوں اس وقت پلر

کی اوٹ میں تھے اس لئے عورتیں

تجسس سے انہیں دیکھ رہی تھی کیونکہ

کچھ بھی دکھائی اور سنائی نہیں دے رہا

تھا۔۔

اسکی خوبصورت گہری نیلی آنکھوں میں

دیکھتے کایان سکندر شاہ نے سرد چہرے

سمیت اپنا موبائل اسکے سامنے لہرایا --

عطر کی نظریں اس سے ہٹتے اسکرین پر

گئی تو اسکا گلابی چہرہ ایک دم سے سپید

پڑا--- وہ تھرتھراتے لبوں سے تجمل کو

دیکھتی موبائل فون جکڑنے لگی۔۔ جیسے

وہ پیچھے کر گیا۔۔

'ٹھیک کہا تھا کسی نے عورت کبھی

بھی پیار کی زبان نہیں سمجھتی۔۔۔

موحب اسے اتنا مارو کہ اس کی بچی کچی

سانسیں تھم جائیں۔۔۔!!"

اسکے حکم پر تجمل کی پشت پر بیلٹ

سے زور دار وار ہونا شروع ہوئے تھے۔۔

کایان سکندر شاہ سرد بے تاثر نگاہوں

سے عطر کو دیکھ رہا تھا ۔ جو کسی

دوسرے کو ملتی چوٹ پر مرنے والی ہو

رہی تھی ۔۔۔

"نن نہیں پلیز اسے کچھ مت کرو---

مم میں کروں گی نکاح----!!" وہ

بہت جلدی مانی تھی-- کایان متاثر

ہوئے بنا ناں رہ سکا---

اسکی آنکھیں بہت شارپ تھی۔ عطر حیات کو پڑھنا اسکے لئے بچوں کا کھیل تھا۔۔

ڈیٹس لائک آ گڈ گرل۔۔۔!!" وہ طنزیہ کہتے پورے حق سے اسکی کلائی جکڑتے اسے کرسی پر بٹھا گیا۔

اگلے پانچ منٹ میں اسکے ساتھ ہی

گواہان اور مولوی صاحب تشریف لائے

تھے۔۔

بازل مصروف سے وہاں آیا۔۔ تو عطر کا

چہرہ کایان سکندر شاہ کی شال سے کور

تھا۔۔

نکاح وہ قبول کر چکی تھی اور اب وہ

نکاح نامے پر دستخط کرتے کانپ رہی

تھی--

بازل کو کچھ شک گزرا اسنے مشکوک

نگاہوں سے کایان کو دیکھا--

جتنا وہ اسے جانتا تھا ضرور دال میں کچھ

کالا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے

بڑھتا۔۔ کایان سکندر شاہ اسے اشارے

سے روک چکا تھا۔۔ بازل نے دانت

پیستے اسے گھورا۔۔

اور عطر حیات نے دستخط کرتے ہی

مولوی صاحب اور آباد شاہ نے اسے

ڈھیروں دعائیں دیتے سر پر ہاتھ رکھا۔

عطر کسی پتھر کی مورت کی مانند سرد

سی بیٹھی تھی۔۔ اسکی آنکھیں بہہ رہی

تھی مگر چہرہ ہر قسم کے جذبات سے

عاری تھا--

بازل کا ہاتھ پکڑتے وہ اسے لیے زنان

خانے کی سمت بڑھا --

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تم کچھ

چھپا رہے ہو مجھ سے--؟" بازل نے

اس کے خوبرو چہرے کو دیکھا۔۔۔ کایان

اسے اگنور کرتا برہان شاہ کو اس سے

لیتے اس کے گال چوم گیا۔۔۔

جو باپ سے زیادہ اسکی گود میں خوش

تھا۔۔

"ہاں سوری یار میں بتانا بھول گیا تجھے

میری۔ خوبصورت وائف آج رات تیری

حویلی رکے گی۔۔!!"

اسنے آئزہ بیگم کی بابت بتایا۔۔ کیوں وہ

وہاں کیوں رہنے لگی۔۔ اور تم بات

گھماؤ مت۔۔۔ میں عطر بھابھی کی بات

کر رہا ہوں۔۔۔!!"

اچھی بات ہے تم بات کرو میں ذرا

نکاح پڑھ کر اسے تمہاری پرمانینٹ

بھابھی بنا کر آیا۔۔۔!!"

وہ اس کا گال کھینچا میر ہارون شاہ

واپس اس کی گود میں دیتا ایک سمت

بڑھا ۔

جہاں مولوی صاحب اسکے منتظر تھے۔۔

"کایان سکندر شاہ ولد مختار سکندر شاہ

آپ کا نکاح عطر حیات ولد غلام بخش

کے ساتھ بعوض پانچ کروڑ سکہ رائج

الوقت کے ان تمام گواہان کی موجودگی

میں طے پایا ہے۔کیا آپ کو یہ نکاح

قبول ہے۔۔!!" مولوی صاحب کے

سوال پر ایک دم سے عطر کا چہرہ اور

اس سے ہوئی ہر ملاقات اس کی آنکھوں

کے پردے پر لہرائی۔۔

اس نے جبڑے بھینچتے اسے دل سے

اپنے نکاح میں قبولا۔۔

نکاح مکمل ہوا تو سب سے پہلے بازل

شاہ اس کے گلے لگا۔۔ اس کے بعد

مختار سکندر شاہ نے ناراضگی بھلائے

اسے دعائیں دیتے گلے لگا۔۔ اسکے بعد

آباد شاہ ملے تھے اور آخر میں رضوان

شاہ۔۔۔

رضوان کا دل جل اٹھا تھا۔۔

اس کی ایک شادی نہیں ہو رہی تھی

اور یہاں وہ دوسری کر بیٹھا تھا۔۔

"یار کوئی ایک تھوڑی سی پیاری بیوی مجھے بھی دلوا دو۔۔ کب تک کنوارہ رہوں گا میں۔۔۔!!"

اس نے معصومیت سے بازل شاہ اور کایان شاہ کو دیکھتے التجا کی۔۔

جو اسکے بھیک مانگنے والے انداز پر ناک

چڑھا گئے۔۔

"بیوی چاہئے تو پہلے اپنی شکل بدل کر آ

پھر ہو سکتا ہے کوئی لڑکی تیرے لیے

ہاں کر دے۔۔!!"

کایان سکندر شاہ نے بڑی سنجیدگی سے

غیر سنجیدہ بات کی تھی--

"ہنہہ الحمداللہ اللہ نے بہت حسین بنایا

ہے مجھے بس تم دونوں کی آنکھوں کو

فالج پڑا ہے--

وہ بڑبڑا کر وہاں سے نکلا۔۔ اسکے دوست کسی کام کے نہیں تھے ۔

یقینا وہ اپنی التجا اب کسی بڑے کے پاس لے جانے والا تھا۔۔ کم سے کم ایک عدد بچی تو وہ بھی ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔

★★★★★★★★★

دن کے دو بج رہے تھے -- نکاح خوش اسلوبی سے طے پایا گیا تھا اور اب رخصتی رات کے سات بجے مغرب کے بعد ہونا طے پایا گیا تھا--

مہمان سب حویلی میں قیام پزیر تھے--

اور عطر اس وقت خان بی کے کمرے

میں ان کے پاس بیٹھی تھی--

کل سے اب تک وہ تھوڑی سکون میں

ہوئی تھی--

خان بی ایک خانزادہ خاندان سی

تھیں۔۔ جن کی۔شادی افتخار شاہ سے

ہوئی تھی۔ وہ کایان سکندر شاہ کی

دادی تھی

۔۔

عطر ان کی گود میں سر رکھے چپ چاپ

لیٹی تھی

۔۔

ملازمہ اسے دس بار کایان سکندر شاہ کا

پیغام دے کر جا چکی تھی مگر وہ ٹس

سے مس ناں ہوئی--

''میرا خوبصورت بچہ چلا جاو وہ اب تمہارا

مرد ہے غصہ کرے گا تم پر---!!''

خان بی کو اپنا سارا دکھ سنا چکی تھی--

عطر نے نم آنکھوں سے انہیں

دیکھا۔۔۔ آپ مجھے اس ظالم انسان کے

پاس بھیج رہی ہیں۔۔ وہ ایسے بولی تھی

جیسے جانے وہ کتنا حق رکھتی ہو ان

پر۔۔۔۔

خان بی نے مسکرا کر اسکا شفاف ماتھا

چوما۔۔۔

"تم جانتا ہے امارا اور شاہ کا شادی بھی

ایسا ہی ہوا تھا۔۔ عطر کی آنکھیں

پھیلی۔۔

ان کا لمس محبت سے بھرا تھا وہ کافی

دنوں کے بعد پرسکون ہوئی تھی--

"شاہ نے اممم کو ایک تقریب میں دیکھا

تھا-- پھر امارا حویلی رشتہ بھیجا--- تب

امارا رشتہ امارا پھپھو زار کا گھر طے ہوا

تھا---

شاہ کے اصرار پر اممم کو اس سے نفرت

ہونا لگا۔۔ اور پھر ایک دن وہ امارا سکول

چلا آیا اور زبردستی اٹھا کر نکاح کر

لیا۔۔پورا دو سال اممم اس سے خفا

رہا۔۔۔ مگر وہ اچھا تھا یہ بات اممم کو بعد

میں سمجھ آیا۔۔

نکاح کا بعد امارا دل اس کا لیے بدلنے

لگا۔۔ اس نے۔دو سال معافیاں مانگی

اور پھر امممم کو اسے معاف کرنا

پڑا۔۔۔!!"

وہ مسکرا کر کھوئے ہوئے لہجے میں

بولی۔۔

مگر آپ کا پوتا معافی ہرگز نہیں مانگے گا۔ مجھ سے۔۔۔!!" کایان سکندر شاہ کی سبز غرور سے بھری نظریں یاد آئی تھی۔۔۔

"ہممم وہ بہت سلجھا ہوا بچہ تھا مگر وقت نے اسے ظالم بنا دیا۔۔ وہ ہر چیز

برداشت کر لیتا ہے۔مگر بدتمیزی اور

زبان درازی اسکو پسند نہیں۔۔۔!!"

ان کے بتانے پر عطر کو اپنی اور کایان

کی پہلی ملاقات یاد آئی۔۔

اسے شدید دکھ محسوس ہوا تھا کہ اس

نے کیوں اس گھٹیا انسان کے ساتھ

بحث کی--

وہ گہری سانس بھرتے آنکھیں موند گئی

جب اچانک سے دروازہ زور دار آواز سے

کھلا--

عطر نے سرخ ڈوروں سے لبریز آنکھوں

سے اسے دیکھتے اگنور کیا۔۔ جو اس کے

سر پر آن کھڑا ہوا۔ تھا

وہ اب تک ہلدی والے لباس میں

تھی۔۔ چہرے پر ہلدی کی تھی شانے

سے کایان سکندر شاہ کی مردانہ شال

بیڈ پر جھول رہی تھی--

وہ گھور کر اسکے گلے کو دیکھنے لگا--

اسکئ نظروں کی حدت محسوس کرتے

عطر نے اپنی شہ رگ کے نزدیک بنے

دو سیاہ تلوں کو دیکھا اور جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔

ساتھ ہی اسی کی شال سے گردن کور کی۔۔

اس کی حرکت پر وہ ناک چڑھا گیا۔۔

اور جھک کر خان بی کی پیشانی چومتے

عطر کا ہاتھ پکڑا ۔

"اٹھو چلو میرے ساتھ۔۔۔!!"

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

"مجھے نہیں جانا کہی بھی ۔۔۔!!"

عطر نے تڑخ کر کہتے ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔

نکاح کی مبارکباد دینی تھی۔۔ اگر تم

خان بی کے سامنے لینا چاہتی ہو تو کوئی

مسئلہ نہیں۔۔۔!!"

وہ بدتمیز سے زیادہ بے شرم اور بے باک

تھا۔۔ اسکا اندازہ عطر کو جلد ہوا ۔۔

وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے کھا

جانے والی نظروں سے گھورتی وارن

کرنے لگی۔۔

"ہمممم گڈ کمرے میں آو فورا۔۔۔!!"

خان بی آنکھیں موندے پڑی تھی۔۔ وہ

اسے حکم دیتا باہر نکلا۔۔۔ عطر نے

غصے سے پھولتی سانسوں کے درمیان

آگے پیچھے نظر دوڑائی اور پھر تیزی سے

میز پر پڑی باسکٹ سے چھری اٹھاتے

وہ شال کے نیچے چھپاتے بھاری قدم

اٹھاتی کمرے سے نکلی--

★★★★★★★★★

''کہو کیا کہنا ہے--؟'' وہ کمرے میں داخل ہوتے اسکی چوڑی پشت کو دیکھ سنجیدگی سے پوچھنے لگی--

کایان ماتھے پر بل ڈالے مڑا - عطر کا لب و لہجہ اسے زہر کی طرح چبھ رہا تھا

مگر فل حال وہ اسے نرمی سے ہینڈل

کرنے کے موڈ میں تھا۔۔

"آئندہ اس لہجے میں مجھ سے بات

کرنے کی جرات مت کرنا۔۔۔!! اور

میری دسترس سے بھاگنے کی غلطی

کرنے کا سوچا بھی تو تمہاری کھال ادھیڑ

دونگا میں۔۔۔۔!!"

وہ اس کا بازو جکڑتے اسکے چہرے پر

پھنکارا۔۔۔ کچھ لمحات کیلئے عطر کے

چہرے کا رنگ اڑا تھا۔۔

نیلی خوبصورت آنکھوں میں حیرت امڈی

تھی--

وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن اس

کے حسین چہرے کو دیکھتی رہ گئی--

"کک کیا کہہ رہے ہیں چھوڑیں میرا بازو۔۔۔!!" وہ تڑخ کر لبوں پر زبان پھیرتے بولی تھی۔۔

اس کی آنکھوں کی سرخ رنگت دیکھ عطر حیات ایک دم سے لائن پر آئی تھی۔۔

"مم میں نہیں ڈرتی آپ سے۔۔۔!!"

وہ تنک کر کہتی پوری قوت لگانے لگی۔۔ اور ایک دم سے کایان سکندر شاہ نے اسے چھوڑا تھا۔

اسکے یکدم سے چھوڑنے پر عطر جو پوری
قوت لگا رہی تھی وہ دھڑام سے نیچے پیچھے
کی جانب گری--

ایک دم سے اسکے لبوں سے چیخ برآمد
ہوئی--- کایان سکندر شاہ اسے سرخ
نظروں سے گھورتے جھکا--

"رات تک اس کمرے سے باہر مت نکلنا اگر کوئی حماقت کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا۔۔۔!!"

شہادت کی انگلی اٹھائے وہ اسے سرد لہجے میں وارن کرتا کمرے سے نکلا۔۔

جبکہ عطر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ

اسے شوٹ کر دیتی۔۔ وہ غصے سے اٹھ

کر دروازے کی جانب بڑھی مگر دروازہ

باہر سے لاکڈ تھا۔۔ وہ کایان کو کوستی

بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔۔

★★★★★★★★★

وہ واپس لوٹا تو سیدھا کمرے میں پہنچتے اسنے پریشے کو ڈھونڈا مگر وہ کمرے میں ہوتی تو اسے ملتی--

پریشے---!!" پہلی بار اس کا نام بازل

شاہ کے لبوں سے ادا ہوا تھا اور اسے

کوئی بھی اجنبیت محسوس نہیں

ہوئی--- خوبرو چہرے پر بل سمیٹے اسنے

گہری سانس بھرتے میر ہارون شاہ کو

بستر پر ڈالتے اس کے اطراف میں تکیے

سیٹ کرتے اسے چادر اوڑھائی--

وہ کایان کے پاس ہی سو گیا تھا۔۔

رات کو نکاح تھا اس لئے وہ پریشے کو

ہاسپٹل لے جانے کے خیال سے لوٹا

تھا۔۔ یہ خیال بھی اپنے بیٹے کی وجہ

سے آیا تھا۔۔

ہارون نے جس قدر آج اسے تنگ کیا

تھا وہ پریشے کی ہمت پر دھنگ تھا جو

اسکے چھوٹے سے بچے کو دیدہ دلیری

سے سنبھال رہی تھی۔۔

ہارون کا ماتھا چومتے وہ گہری سانس

بھرتے باہر نکلا۔۔

روم تو وہ سارا دیکھ چکا تھا۔۔ وہ نیچے

آیا۔۔۔ کچن، ہال، بیٹھک وہ کہی بھی

نہیں تھی۔۔

موورے پریشے نہیں مل رہی۔۔ کہاں

ہے وہ۔۔۔؟" بازل کی سرمئی آنکھوں

میں گھبراہٹ تھی۔۔

ساجدہ بیگم بیٹے کو سنجیدگی سے دیکھتی تسبیح پڑھنے لگی--

"امم نہیں جانتا ہو گا یہی کہی --- تم کیا کرے گا اسکا--!!"

وہ اسے گھورتے ہوئے مستفسر ہوئی--

بازل نے گہری سانس بھرتے ملازمہ کو پکارا اسے پریشے نور کو ڈھونڈنے کا کہہ وہ آگے بڑھتے ان کے پاس بیٹھا ۔

"آ گیا ماں کا یاد ۔۔!!" وہ نروٹھے پن سے بولی۔۔

جبکہ سامنے موجود صوفے پر بیٹھی روہاب

شاہ نے حسرت سے اس خوبرو کو

دیکھا۔۔

ایسا تو مت کہیں آپ مورے ہیں

میری۔۔۔!!" وہ ان کا ہاتھ چومتا لبوں

سے لگا گیا-- ساجدہ بیگم کا مان بڑھا تھا

--

جبھی ملازمہ ہانپتی ہوئی آئی---

خان بابا وہ وہ پریشے بھابھی وہاں بیہوش

پڑا ہے--!!"

اس کی بات سنتے وہ کرنٹ کھاتے اٹھا تھا۔۔ ساجدہ بیگم اپنے ہاتھ کو حالی حالی نظروں سے دیکھتی رہ گئی۔۔

جبکہ بازل شاہ بھاگتا ہوا باہر نکلا۔۔

صحن کے پچھلے حصے میں وہ مشین لگائے ہارون اور بازل کے کپڑے دھو

رہی تھی۔۔ بازل کو آج علم ہوا تھا کہ

اس کی بیوی ملازموں کی طرح اس کے

کپڑے خود دھوتی ہے۔

وہ جھک کر پانی میں گری اس معصوم

کو سیدھا کرتا اسکا سر گھٹنوں پر رکھ

گیا۔۔

پریشے کا پورا چہرہ برف کی مانند ٹھنڈا

تھا۔۔ وہ بری طرح سردی سے نیلی پڑ

چکی تھی۔ بھیگے لباس میں اسکا مومی

سفید وجود کسی چاند کے ٹکڑے کی مانند

چمک رہا تھا۔۔

وہ جلدی سے اسے اپنی شال میں لپیٹتے

کمرے کی جانب بڑھا۔۔ روباب شاہ اور

ساجدہ بیگم نے تیکھی نفرت آمیز نگاہوں

سے اسے دیکھا۔۔

کمرے میں جاتے اسے بیڈ پر ڈالتے

اسنے نرمی سے سوئے ہوئے ہارون کو

کاٹ میں ڈالا۔۔

اور پھر گہری سانس بھرتے کبرڈ کی

سمت بڑھا۔۔

کبرڈ حوریہ کے کپڑوں سے بھرا ہوا

تھا۔مگر ایک بھی لباس ایسا نہیں تھا جو

پریشے کے سائز کا ہوتا۔۔۔اسے سچ میں

خود پر غصہ آیا۔۔

مگر جبڑے بھینچتے وہ ایک سوٹ نکالتے

واپس مڑا۔۔ ڈاکٹر کو کال کرتے اسنے

لائٹس آف کرتے گیلا لباس اس کے

وجود سے اتارتے لباس اسے پہنایا۔۔

ہیٹر آن کرتے اسنے دو کمفرٹر اس کے

بدن پر برابر کیے۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں

فیملی ڈاکٹر وہاں موجود تھی۔۔

سب سے پہلے تو وہ اس خوبصورت

معصوم سی لڑکی کو دیکھ کر ٹھنڈی

سانس بھرتے آگے بڑھی--

اسکے بازو کی حالت دیکھ انہوں نے

افسوس سے بازل کو دیکھا--

پھر اسکے بازو پر پٹی کرتے اسکی حالت
دیکھی--

بازل شاہ مجھے آپ سے ایسی امید نہیں
تھی-- میں یہاں پہلے بھی ایک دو بار آ
چکی ہوں ان کو-دیکھنے ---

مگر آج ان کی حالت پہلے سے کہی زیادہ

ابتر ہے--

زخم خراب ہو چکا ہے تقریبا--- اور

جسم--- ایم سوری جس طرح ان کا

بدن اکڑا پڑا ہے مجھے نہیں لگتا یہ صبح

تک بچ پائیں گی--

ڈاکٹر نے صاف ہاتھ کھڑے کیے۔۔

پلیز ڈاکٹر کوئی تو حل ہو گا۔ پلیز آپ

اسے کوئی میڈیسن دیں کوئی انجیکشن

لگائیں اسے۔۔!!"

بازل نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال

نوچتے کہا۔۔

اسے خود پر غصہ آ رہا تھا وہ کیسے اتنا خود غرض ہوتا چلا گیا تھا۔۔

ایک شوہر سے بڑی دوا اور کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔۔۔ آپ اپنی باڈی سے ان کو ہیٹ اپ کریں اگر باڈی میں فرق پڑا تو یہ بچ سکتی ہیں۔۔۔!!"

وہ سنجیدگی سے اسے سمجھاتی ایک دو
انجیکشن پریشے کے بازو میں انجیکٹ کرتی
وہاں سے جا چکی تھی۔۔ جبکہ بازل شاہ
سرخ چہرے سمیت مٹھیاں بھینچے اب
تک وہی کھڑا تھا۔۔

کافی دیر بعد وہ گہری سانس بھرتے

دروازے کی سمت بڑھا--

دروازہ اندر سے لاکڈ کرتے اسنے پریشے کو

دیکھا-- پورا چہرہ سردی سے سفید پڑا ہوا

تھا ہونٹوں کی نیلاہٹ ہنوز قائم تھی--

بازل بے بسی سے گہری سانس بھرتے اسکے پاوں اور ہاتھوں کی مساج کرتے جسم کو ہیٹ اپ کرنے لگا۔ کمرے کا ٹمپریچر آہستہ آہستہ گرم ہو رہا تھا مگر پریشے نور پر کسی بھی چیز کا کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔۔

جانے کتنے گھنٹوں سے وہ اس قدر

سردی اور دھند کے موسم میں باہر پڑی

رہی تھی--

بازل کی سرمئ آنکھیں سرخ ہوتی جا

رہی تھی--ہر ناکام ہوتی کوشش کے

بعد وہ لب دانتوں تلے کچلتے اس کے

نازک ہچکولے کھاتے وجود کو دیکھنے

لگا۔۔۔

حوریہ اسکی زندگی تھی اس کے جانے

کے بعد اس نے کبھی نہیں سوچا تھا

کہ زندگی اسے ایسے۔موڑ پر لے آئے

گی۔۔

قمیض اتارتے اسنے دور فرش پر اچھالی

تھی اور پھر گہری سانس بھرتے کمرے

میں جلتی مدہم روشنی میں پریشے کے

چہرے کو دیکھا۔۔

کمفرٹر کھینچ کر اتارتے وہ اسکے نزدیک

لیٹا۔۔ اس کے نازک بدن کو ایکدم سے

کمر سے جکڑتے وہ باہنوں میں بھرتا اپنے

بدن پر گرا گیا تھا--

پریشے کے وجود کی ٹھنڈک اسکے وجود کو

سن کر رہی تھی--

اسکی کمر پر بندھی زپ کو کھسکاتے وہ

آہستگی سے اسکے بدن کو ہر پردے سے

آزاد کر گیا۔۔

کافی دیر تک اسکے بدن کو حرارت

پہنچاتے وہ اسے بستر پر گراتا اس پر

سایہ فگن ہوتا چلا گیا۔۔

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ پریشے کا

بدن بازل شاہ کے بدن کی حرارت سے

نارمل ہونے لگا تھا --

بازل اسے واپس نارمل ہوتا محسوس کرتا

گہری سانس بھرتے ایک طرف گرتے

آنکھیں موند گیا--

★★★★★★★★★

کایان اسے کافی دفعہ کالز کر چکا تھا

مگر اسکا موبائل فون سائلنٹ پر تھا

شاید۔۔۔۔ تھک ہار کر کایان سکندر شاہ

لب بھینچتے مردانے سے نکلنے لگا۔۔

مگر پھر سے وہاں آتے کچھ قریبی لوگوں

کو دیکھ اسے رکنا پڑا تھا۔۔

وہ ان سب سے سلام دعا کرتا گہری

سانس بھرتے رہ گیا۔۔

قریبا شام کے ساڑھے سات بجے مغرب
کی نماز سے فارغ ہوتے وہ زنان خانے
کی سمت بڑھا تھا۔۔

سفید شلوار قمیض کے اوپر سیاہ شال
رکھے وہ اپنے بھاری قدم اٹھاتا جیسے ہی
زنان خانے میں داخل ہوا۔۔

پھولوں کی ایک دبیز چادر نے اس کا
استقبال کیا--
گہری سانس بھرتے وہ مبہم سی مسکان
کے ساتھ آگے بڑھا تھا--
کئی آنکھیں رشک سے اسے دیکھ رہی
تھی-- اور کئی آنکھوں میں نفرت آباد

تھی۔۔ ماہ جبین شاہ نے آگے بڑھ کر اس کی نظر اتاری اور اسکی پیشانی چومی تھی۔۔

وہ سب سے ملتا دعائیں لیتے زنان خانے کی بیٹھک میں پہنچا۔

جہاں سرخ عروسی لباس میں ملبوس

گھونگھٹ نکالے بیٹھی عطر حیات کو

دیکھ اسکی سبز آنکھوں کا رنگ گہرہ ہوا

تھا۔۔

آئزہ بیگم اسے نم آنکھوں سے دیکھ رہی

تھی۔۔

جو خواتین کی محفل میں آگے بڑھ کر

اسکا ہاتھ تھامتے اسے اٹھا گیا تھا--

کئی عورتیں دبی دبی ہنسی ہنسے تھیں--

عطر کا ہاتھ تھامے وہ اسے ساتھ لیے

پچھلے حصے کی سمت بڑھا تھا--

عطر اپنے پیروں کے نیچے پھولوں کی
چادر محسوس کر رہی تھی-

اپنے ہاتھ میں کایان سکندر شاہ کی
گرفت محسوس کرتے وہ لب بھینچے آگے
بڑھتی جا رہی تھی--

کایان اسے سٹیج پر بٹھاتے اسکے ساتھ

بیٹھا تھا--

جب اچانک رضوان شاہ نے زور دار

طریقے سے فائرنگ کی ---

عطر گھبرا کر اسکا ہاتھ مضبوطی سے

تھام گئی-- جس پر کایان کے چہرے

کی مسکراہٹ گہری ہوئی--

'کیوں نکل گئی ساری ہوا---؟" وہ طنز

کے تیر چلاتا اسے سٹیج پر پڑے پیار سے

بٹھا گیا تھا--

ایسے لگ رہا تھا جیسے سامنے بیٹھی پری

پیکر اسکی زندگی کی رونق ہو۔۔۔

ہر کوئی رشک سے ان دونوں کو دیکھ رہا

تھا تھوڑی ہی دیر میں دور دراز سے

آئے عزیز و اقارب واپس لوٹ چکے

تھے-- خضر شاہ کسی کام کے سلسلے

میں باہر تھا--

کایان سکندر شاہ نے نرمی سے عطر کا

گھونگھٹ پلٹا--

کئی لمحے وہ سٹل سا اسے دیکھتا مبہوت
ہوا تھا جانے کیوں مگر دل نے ایک
بیٹ مس کی تھی--
اسکی اٹھتی نیلی آنکھوں میں لگا گہرہ
کاجل کایان سکندر شاہ کے پورے وجود
میں سنسنی دوڑا گیا تھا---

ہر کوئی ماشاءاللہ کہتا انہیں دعائیں

دے رہا تھا--

قریب گیارہ بجے تک سارا فنکشن ختم ہوا

تھا--

عطر خالی خالی نظروں سے فرش کو گھور

رہی تھی---

جب کایان کے حکم پر اسے اس کے

کمرے میں لے جایا گیا تھا۔

وہ کمرے میں آتے ہی تھکن سے چور

بستر پر لیٹی۔۔

جبکہ کایان سکندر شاہ اپنے دوستوں کے درمیان بیٹھا خوش گپیوں میں مگن تھا۔۔۔

اسکے دوست اسے چھیڑ رہے تھے ۔ اور وہ بنا شرمندہ ہوئے قہقہے پر قہقہ لگا رہا تھا۔۔

★★★★★★★★★

اپنے سینے پر کسی کی مدہم سانسیں

کرتے اس نے ایکدم سے آنکھیں

کھولی۔۔ پہلے پہل تو اسنے غائب دماغی

سے چھت کو دیکھا اور پھر سر گھمائے

اپنے سینے کو دیکھا--

پریشے نور بکھری حالت میں اسکے وجود

سے لپٹی گہری نیند میں سو رہی تھی--

بازل شاہ اسکے وجود سے اٹھتی اپنی مہک

محسوس کرتے لب بھینچتے اسے نرمی

سے خود سے الگ کر گیا۔۔

تیکھی نگاہوں سے اسکے معصوم چہرے

کو دیکھتے اسنے لب سختی سے بھینچے اور

کمفرٹر اچھے سے اس پر برابر کرتے وہ

اٹھ کر واشروم کی سمت بڑھا۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے۔۔ شاور لیتے

وہ باتھ روب گاؤن میں باہر نکلا۔۔ لب

بھینچے وہ کپڑے پہنتے موبائل فون اور

کار کی چابیاں اٹھاتا باہر نکلتا چلا گیا۔۔

ایک عجیب سی گھٹن ہو رہی تھی

اسے --- پریشے ہوش میں نہیں تھی

ناں ہی وہ اس رشتے کو بڑھانا چاہتا تھا

مگر جو وہ کر چکا تھا اسکے بعد اسکا دل اور

دماغ دونوں ہی شدید تکلیف میں تھے --

سوچوں میں گم وہ گاڑی میں بیٹھتے

گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔۔

★★★★★★★★★

وہ خالی نظروں سے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔۔گزرا وقت اس کے سامنے جھلک رہا تھا۔۔

حیدر شاہ کی موت کے بعد اسکی شادی کایان سکندر شاہ سے کر دی گئی تھی۔۔

اور اس شادی میں اعجاز شاہ کی مرضی

شامل تھی وگرنہ وہ خضر شاہ کو دل و

جان سے چاہتی تھی--

کایان اس سے چھوٹا تھا-- اور آئزہ بیگم

کئی دفعہ اسکے نزدیک جا چکی تھی مگر وہ

دفعہ وہ-حالی ہاتھ لوٹی-- کیونکہ کایان

سکندر شاہ اس قابل نہیں تھا کہ وہ

اسے پیار دے پاتا۔ وہ نا سمجھ تھا یا شاید

خوف اس قدر حاوی تھا ۔

کہ وہ کچھ کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔

اپنے کندھے پر کسی کے گرم ہونٹوں کا لمس محسوس کرتے وہ چونک کر حقیقت کی دنیا میں لوٹی ۔

"کسے یاد کر رہی ہو میری جان---!!"

گاؤن ایک جھٹکے سے اتارتے وہ اسکے

پیٹ کے گرد ہاتھ باندھتے مدہوشی میں

بولا۔۔۔

آئزہ بیگم دوسرے کمرے میں شفٹ ہو

چکی تھی۔۔ اور خضر کو اس وقت وہاں

دیکھتے وہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی۔۔

"خخ خضر کوئی آجائے گا---!!" وہ

اسے اپنے گردن پر لپٹا محسوس کرتے

لڑکھڑائی آواز میں بولی--

اسکے ہاتھ حدود سے تجاوز کر رہے

تھے-- جس کے سبب ان کی سانسیں

بھاری پڑتی جا رہی تھی--

"تمہارا نام نہاد شوہر اپنی دوسری بیوی

کے ساتھ مصروف ہے--"

آج ہمیں کوئی روک نہیں سکتا بے

بی---!!"

خضر شاہ کیلئے وہ محض ایک ضرورت

پوری کرنے کا سامان تھی-- بڑھتی عمر

کے باوجود بھی وہ اسکی شدتوں کو بڑی
دیدہ دلیری سے سہتی تھی ۔
یہی وجہ تھی کہ وہ ہر بار دیوانہ ہوا ان
سے لپٹنے کو بے قرار ہوتا تھا۔۔

ایک ایک کرتے وہ انہیں ہر پردے

سے آزاد کرتا بستر پر گراتا خود میں گم کرتا

چلا گیا۔۔

★★★★★★★★★

رات کے جانے کس پہر وہ کمرے

میں داخل ہوا تھا۔۔ چہرے پر گہری

سنجیدگی سمیٹے وہ لب بھینچ کر اندر داخل

ہوتے دروازہ اندر سے لاکڈ کر گیا۔

پورا کمرہ سرخ گلاب کے پھولوں سے

سجا ہوا تھا۔۔

گلاب کی بھینی بھینی مہک پورے

کمرے میں پھیلی ہوئی تھی-- وہ سرد

نظروں سے بیڈ پر پھیل کر لیٹی عطر کو

گھورتے آگے بڑھا--

شال اتارتے ایک جانب پھینکتا وہ بیڈ

کی سمت بڑھا تھا--

اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھ کایان سکندر

شاہ کے لبوں پر شاطرانہ مسکراہٹ

پھیلی--

وہ ایک ایک کرتے قمیض کے بٹن

کھولتا قمیض اتارتے دور اچھالتا بیڈ پر

اسکے اوپر جھکا--

اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اسنے نرمی

سے اسکے گال پر بوسہ دیا--

اور اسکے برابر لیٹتے ایک ایک کرتے عطر

کے وجود پر موجود زیورات اتارنے لگا۔

عطر کا چہرہ اسکے ہاتھوں کی گردش پر

سرخ ہو رہا تھا۔ مگر وہ کمزور عورت

نہیں تھی اسے مقابلہ کرنا آتا تھا۔۔

خشک حلق کو تر کرتے وہ خود میں

ہمت پیدا کرنے لگی۔۔

"بے بی ویک اپ---- اتنی خوبصورت

رات کو کون سوتا ہے ---؟" وہ لب

دبائے انگلی اس کی گردن تک ٹریس

کرتا کھینچ کر دوپٹہ اتار گیا۔

اسنے جھک کر اسکی گردن پر گہری

سانس بھری تھی۔ جب اچانک اسکی

کمر پر شدید درد اٹھا ۔ لبوں سے ہلکی سی آہ نکلی تھی--

وہ سرخ پڑتی سبز آنکھوں سے اسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔ جو نفرت بھری نیلی آنکھوں سے گھورتے پیچھے دھکیلتے اٹھی--

"میں نے کہا تھا کایان سکندر شاہ مجھے
چھونے کی غلطی مت کرنا۔۔۔!!"
وہ بکھرے حلیے میں کھڑی اسکی کمر
سے بہتے خون کو دیکھتے غرائی تھی۔۔

عطر نے گہری سانس بھرتے ہاتھ میں

پکڑا چاقو دور اچھالا تھا۔ ۔ اور ایک دم

سے باہر کی سمت بھاگئ۔۔۔

"عطرررر۔۔۔" وہ دھاڑتے ہوا بند ہوتی

سرخ دہشت آمیز نگاہوں سے دروازے

سے بھاگتی عطر کو دیکھتا اٹھا تھا ۔

تکلیف کے سبب لب بھینچتے وہ قمیض

اٹھا کر پہنتے باہر کی سمت بھاگا تھا۔۔

قمیض خون سے رنگتی جا رہی تھی اور وہ

لب بھینچے عطر حیات کے پیچھے کمرے

سے باہر نکلا تھا۔۔

پوری حویلی میں ایک خاموشی سی برپا تھی-- کایان سکندر شاہ سپاٹ چہرے سمیت باہر نکلتا آ رہا تھا-- عطر گیٹ پر کھڑی اسے اپنی جانب آتا دیکھ سر نفی میں جھٹکتے دوسری سمت بھاگی تھی--

مگر وہ نہیں جانتی تھی یہ کایان سکندر

شاہ کی سلطنت تھی -- جہاں سے اس

کی مرضی کے بغیر ایک پرندہ تک باہر

نہیں جا سکتا تھا وہ تو پھر بھی اس کی

بیوی تھی--

★★★★★★★★★

"کوئی دیکھ لے گا خضر۔۔۔!!" وہ کھڑکی

سے پھلانگنے لگا جب بے ساختہ آئزہ

بیگم نے اسکا بازو جکڑا۔۔

خضر شاہ نے مبہم مسکراہٹ سے اسے

دیکھتے چہرہ نرمی سے تھپکا۔۔

تمہارا شوہر اپنی نئی بیوی کی بانہوں میں

کھویا ہو گا ڈارلنگ اس کے پاس اتنا

وقت کہاں کہ وہ ہمیں دیکھے۔۔۔!!"

آئزہ بیگم کی آنکھوں میں اترتی نمی کو

دیکھتے وہ گہری مسکراہٹ سے بولا۔

جن کا چہرہ ایک پل میں زرد پڑا تھا۔۔

خضر کھڑکی پھلانگتا لمحوں میں حویلی کے

پچھلے حصے کی سمت بڑھتے اندھیرے

میں غائب ہوتا چلا گیا۔۔

آئزہ بیگم گہری سانس بھرتے کھڑکی بند

کرتی اندر چلی گئی۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی

سمت بڑھا تھا جب اچانک کو تیزی سے

بھاگتا اس کے ساتھ ٹکرایا۔۔

خضر ایکدم سے گھبرایا تھا۔۔۔

اسنے جلدی سے خود کو سنبھالتے سامنے

دیکھا مگر اندھیرے کے سبب اسے کچھ

بھی نہیں دکھ پا رہا تھا--

اسنے جلدی سے موبائل فون نکالتے

لائٹ آن کرتے سامنے ماری--

موبائل فون کی تیز سفید روشنی ان بڑی

بڑی نیلی بھیگی سرخ آنکھوں پر پڑی

خضر شاہ سٹل سا ان خوبصورت تلسماتی

آنکھوں کو دیکھتا رہ گیا۔۔

سفید سرخ رنگت نازک باریک خوبصورت

ہونٹ سنہری بکھرے بال اسکے گال اور

گردن سے چپکے ہوئے تھے-- وہ کھلے

سر کے ساتھ اسکے روبرو کھڑی کوئی

جنت کی حور لگ رہی تھی--

خضر شاہ کو اپنے اطراف میں آکسیجن کم

ہوتا محسوس ہوا-- حسن پرست تھا وہ --

مگر سامنے محض حسن نہیں حسن کی منہ

بولتی تصویر تھی گویا۔۔۔

"آپ کک کون ہیں۔۔۔ پپ پلیز مجھے

بچا لیں۔۔۔!!" اسکی خوف سے لرزتی

بھیگی آواز پر خضر جیسے ہوش کی دنیا

میں لوٹا تھا ۔۔ دولہن کے سراپے میں

یہ شاہ خضر تھی کون لڑکی وہ کھڑی

نہیں جانتا تھا جبھی گہری سانس

بھرتے وہ آگے ہوا۔۔۔

اس میں چاہ کی تھامنے ہاتھ مومی اسکا

کسی اچانک جب ۔۔تھا بڑھایا ہاتھ نے

نے اسے زور دار طریقے سے ٹھوکر

ماری--

خضر لڑکھڑاتے ہوئے کئی قدم دور منہ

کے بل گرا تھا--

عطر منہ پر ہاتھ رکھتے خوف سے نکلتی

چیخیں دبا گئی--

"جرات کیسے ہوئی تمہاری میری بیوی کو

ہاتھ لگانے کا سوچنے کی خضر

شاہ۔۔۔۔!!"

وہ خون اگلتی سرخ آنکھوں سے اسے

گھورتا کسی شیر کی مانند دھاڑا تھا۔۔۔

قمیض پوری طرح سے خون سے رنگ

چکی تھی -- اسکی حالت اور یہاں

موجودگی دیکھ عطر دروازے کی سمت

بھاگی --

جس پر دانت پیستے وہ خضر کو چھوڑتے

اسکے پیچھے بھاگا تھا --

وہ انا فانا وہاں سے نکلتی باہر کچی سڑک

پر بھاگی تھی--

عطرررر-----!!" وہ چاروں اطراف

اندھیرے میں دیکھتا اسے پکارنے لگا

تھا---

جو جھاڑیوں کے پیچھے منہ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی اپنی چیخیں گھونٹ رہی تھی--

پاوں بری طرح سے زخمی ہو چکے تھے--

سر درد سے پھٹ رہا تھا مگر وہ آج ٹھان چکی تھی کہ وہ اس ظالم شخص کے

ساتھ واپس ہرگز نہیں جائے

گی۔۔۔!!"

کایان اسکی نظروں کے سامنے ہی آگے

بڑھ گیا تھا عطر گہری سانس لیتے خود کو

حوصلہ دیتے مڑی۔۔۔ معا اسے کسی

چیز کی دھاڑ سنائی دی۔۔

اندھیرے میں چمکتی ان دو سرخ آنکھوں

کو دیکھ وہ دہشت سے چیخی تھی--

وہ کوئی پالتو کتا تھا--

جو حویلی کے باہر کسی کی موجودگی

محسوس کرتے ہی اس چیز کو لمحوں میں

چیر پھاڑ کر رکھ دیتا تھا--

عطر منہ کے بل گرتے پیچھے کو رینگنے لگی--

اس کتے کی خونخوار دھاڑ عطر حیات کو مکمل طور پر خوفزدہ کر چکی تھی---

عطر جلدی سے اپنا لہنگا اتارتے دور اچھالتے اٹھی تھی-- اس کتے کی

غراہٹ بڑھتی جا رہی تھی-- وہ جیسے ہی

اس کی جانب جھپٹا عطر نے آگے کو

دوڑ لگا دی--

''کایان----!!'' وہ زور زور سے چیختی

اسے پکار رہی تھی--

کتا ایکدم سے اسکے اوپر جھپٹا تھا۔۔ وہ بری طرح سے چیختی کسی کے سینے سے لگتی آنکھیں دہشت سے بند کر گئی۔۔

"کایان سکندر شاہ ٹائیگر کو گھورتے عطر کو خود سے لپٹا دیکھ دانت پیسنے لگا۔۔

"ٹائیگر واپس جاو۔۔۔!!"

اسنے سیٹی بجاتے ٹائیگر کو پرسکون کرتے واپس بھیجا جو فورا اسکے حکم پر واپس پلٹ گیا تھا--

کایان نے دانت پیستے ہوئے اسے گھورا جو اس قدر مضبوطی سے اسکے ساتھ چپکی تھی--

جیسے ابھی وہ ہلا تو کتا اسے ایک ہی نوالہ

بنا کر کھا جائے گا--

'دوڑ ہٹو مجھ سے عطر حیات---- وہ

اسے پیچھے جھٹکتے دبی دبی آواز میں

غرایا-- مگر عطر یونہی کھڑی رہی--

جس پر اس کے کندھے کو جکڑتے

کایان نے اسے خود سے دور کیا-- جو

ہوش و خرد سے بیگانہ پیچھے کو گرنے

لگی -

کایان نے جلدی سے اس کی کمر میں

ہاتھ ڈالتے اسے دوبارہ سے سینے سے

لگایا۔۔

بیہوش ہونے کے سبب اسکا سر پیچھے

کو ڈھلک رہا تھا۔۔

اس قدر غصے کے باوجود بھی اس کی
حالت دیکھ کایان سکندر شاہ کے لبوں
پر دھیمی سی مسکان ابھری۔۔ جو لمحوں
میں غائب ہوئی تھی۔۔

وہ بلاؤز اور جینز میں تھی۔۔ اسکا بکھرا
حلیہ شعلے بھڑکا رہا تھا۔۔

کایان نے جلدی سے اپنی شال اتارتے

اسکے وجود کو کور کرتے باہوں میں

بھرا۔۔

کمر پر شدید درد کی لہر اٹھی تھی۔ دل تو

چاہا تھا ابھی اسے حویلی کی اوپری منزل

سے نیچے پھینک دے مگر وہ فل حال

صبر کے کڑوے گھونٹ بھرتے لمبے لمبے قدم اٹھاتا اندر کی سمت بڑھتا چلا گیا۔۔

★★★★★★★★★

اہھہ----!!" چہرے پر پانی کی تیز

بونچھاڑ پر وہ چیختے ہوئے اٹھی--

گہرے سانس بھرتے اس نے نیلی

بھیگی آنکھوں سے آگے پیچھے دیکھا--

کچھ لمحوں کے لئے اس کا دماغ بلکل

سن پڑ چکا تھا--

وہ غائب دماغی سے اس محل نما کشادہ

کمرے کو دیکھ رہی تھی--

اور پھر اسے ایک ایک کرتے اپنے

کارنامے یاد آئے--

عطر نے جھٹکے سے سر اٹھایا--

کایان سکندر شاہ اسکے چہرے کے

تاثرات سمجھتے ایک دم سے جھپٹا اسکا

ہاتھ پکڑتے اس نے تیزی سے اسے

بستر سے اتارا --

"دل تو چاہ رہا ہے کھال ادھیڑ کر رکھ

دوں میں تمہاری--- جو حرکت تم نے

آج کی ہے وہ معافی کے قابل نہیں

ہے لڑکی!!" وہ اس کے ننگے سر باہر

بھاگنے کی بات کر رہا تھا۔جبکہ عطر

اسکے کندھے کو دیکھ رہی تھی۔۔

"اس حویلی کی عورتیں ننگے سر ایک قدم

بھی باہر نہیں نکالتی اور تم میری بیوی

ہوتے ہوئے بغیر دوپٹے ایک غیر محرم

کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔!!"

وہ تاسف آمیز نگاہوں سے اسے نفرت

سے گھورتے پھنکارا تھا۔۔

"مم میں تمہاری عورت نہیں ہوں چھوڑو

مجھے۔۔۔!!"

عطر سہمی نگاہوں سے اسے دیکھتے خود

میں ہمت پیدا کرتے غصے سے بولی--

"بہت چلتی ہے ناں تمہاری یہ

زبان----بے فکر رہو اگر یہ دوبارہ کھلنے

کے قابل رہی تو میرا نام بھی کایان

سکندر شاہ نہیں----!!"

وہ اسے گھورتے سر کو خفیف سی

جنبش دیتے مڑا تھا۔۔

قمیض اتارتے اسنے دور اچھالی ۔۔ اور

ایک ہاتھ کی مدد سے اپنا زخم صاف

کرنے لگا جو کہ ممکن نہیں تھا۔

کچھ سوچتے وہ موبائل فون اٹھاتے کسی کا نمبر ڈائل کر گیا۔۔

★★★★★★★★★

دروازے پر دستک دیتے وہ ہانپتی
گھبراتی ہوئی سی اندر داخل ہوئی--

عطر سینے پر ہاتھ باندھے سپاٹ چہرے
سمیت ایک کونے میں کھڑی تھی--

جبکہ کایان سکندر شاہ ائینے کے سامنے

شرٹ لیس کھڑا اپنا زخم صاف کرنے

کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا۔۔

'یہ کیا ہوا ہے آپ کو سردار۔۔۔!!"

آئزہ بیگم گھبرائی ہوئی سی آواز میں

بولی۔۔

کایان نے آئینے سے ہی انہیں دیکھا--

"بے بی پلیز میرا زخم صاف کر

دیں---!!" وہ والہانہ نگاہوں سے

انہیں دیکھتے نہایت نرمی سے بولا---

آئزہ بیگم سر اثبات میں ہلاتے مسکراتی

ہوئی اس کے نزدیک ہوئی اب بہت

احتیاط سے اسکا زخم صاف کرنے لگی--

قریب دس سے پندرہ منٹ بعد وہ فارغ

ہوئی -- اس کے شانے پر ایک سفید

پٹی باندھی تھی انہوں نے--

"تھینک یو سو مچ میری جان۔۔۔!!" وہ

لاڈ سے ان کا گال کھینچتے انہیں

شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

آئزہ بیگم تو اس کے لمس پر ہی کھل

اٹھی تھی وہ عطر کی جانب مڑی تو اسے

کایان سکندر شاہ کی سیاہ قمیض میں

دیکھ شاہ حویلی کی در و دیوار ایک ایک

کرتے ان پر گرتے چلے گئے تھے--

وہ پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی

تھی--

جو اپنی ہی کسی سوچ میں گم تھی--

آئزہ بیگم کی نظریں بیڈ کی جانب گئی

تھی-- جہاں سرخ خون کے دھبے دیکھ

وہ ہونٹ بے دردی سے کچل گئی--

ایسے لگا تھا جیسے کسی نے تیز دھار آری

سے پورا وجود چھلنی کر ڈالا ہو--

وہ خون کایان کے کندھے سے بہا تھا

--

مگر وہ بے بسی سے کایان کو دیکھتی

روتے ہوئے وہاں سے بھاگتی چلی

گئی--

کایان سکندر شاہ ان کی پشت کو سرد

نظروں سے دیکھتا موبائل فون پر آتی

کال دیکھ موبائل فون اٹھائے بالکنی کی

سمت بڑھ گیا۔۔

قریب آدھے گھنٹے کے بعد وہ واپس لوٹا

تھا۔۔

روم سردی کے سبب برف کی مانند

ٹھنڈا پڑا تھا۔۔

اس نے خالی بیڈ کو ایک نظر دیکھتے

دروازے کو دیکھا۔۔

جہاں وہ چپک کر دروازے سے لگی

کھڑی تھی۔۔

یقینا وہ 30 منٹوں میں تین سو بار

کوشش کر چکی تھی اس کمرے سے

بھاگنے کی----

"ابھی تک دل نہیں بھرا تمہارا بھاگنے

کی کوشش سے---!!"

وہ اس کے ساتھ نرمی برتتا مگر عطر کی

بد کلامی اسے ہر بار روک دیتی تھی--

"اپنا کام کرو کایان شاہ--- ورنہ سر

پھوڑ دونگی میں تمہارا---!!"

وہ کسی چیل کی طرح جھپٹی تھی--

جبکہ کایان سکندر شاہ موبائل فون

سائلنٹ کرتا اسے بغور دیکھ رہا تھا--

اسکی نظروں کی تپش عجیب تھی-- پہلی

بار ان نظروں کو خود پر پاتے عطر کی

ٹانگیں کانپی--

وہ رخ موڑ چکی تھی---

مگر در حقیقت اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔

کایان سکندر شاہ اسے گہری نگاہوں سے

گھورتے آگے بڑھا۔۔

''پہلے جو تم نے کیا وہ میں تمہاری پہلی

اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دیتا

ڈارلنگ۔۔ مگر کایان سکندر شاہ کی

ڈکشنری میں غلطی کی سزا ہوتی ہے

معافی نہیں ---

اس لئے آج کے بعد تم یہاں سے

بھاگنے کی چھوٹی سی کوشش چھوڑ دو

اس بات کی میں پوری کوشش کروں

گا اور تم میرا سر پھوڑنے کی پوری

کوشش کرنا ۔۔ کیونکہ ڈارلنگ بنا سر

چھوڑے یہ شیر تمہیں اپنی دسترس سے

آزاد ہرگز نہیں کرنے والا۔۔۔!!'

وہ اسکے چہرے کے نزدیک جھکا۔۔۔ سبز

آنکھیں اس کی بھوری آنکھوں میں

سرخی گاڑھے اپنے سرد ہاتھ کی پشت

اسکے گال پر رگڑتے اسے کندھے پر

لادھ گیا۔

عطر کی جان حقیقی معنوں میں اب ہوا

ہوئی تھی۔۔

وہ اسے کسی کاغذ کی گڑیا کی مانند بستر پر پھینکتے اسکے ہاتھ کنٹرول میں کرتے ہنسا --

آئی ول کل یو کایان سکندر شاہ----!!" وہ کسی شیرنی کی طرح دھاڑی--

بکھرے حلیے میں بکھری سنہری زلفیں

اس کے چہرے سے ہٹاتے کایان نے

نرمی سے اس کی پیشانی چومی--

"میں بھی یہی چاہتا ہوں میری جان آج

ہم دونوں ایک دوسرے کو بلکل بھی

ناں چھوڑیں----!!"

وہ لائٹس آف کرتے سنجیدگی سے کہتے

اسے باہنوں میں بھر گیا--

★★★★★★★★★

"اس کی آنکھ جسم میں ہو رہی شدید درد

کے سبب کھلی ۔

ہارون شاہ کاٹ میں پڑا رو رہا تھا۔۔

پریشے گھبرا کر اٹھی۔۔ وقت دیکھا تو صبح

کے گیارہ بج رہے تھے۔۔

وہ ہمت کرتی اٹھی تھی۔۔

دروازہ زور دار طریقے سے بج رہا تھا۔۔

پریشے ہارون کو گود میں بھرتے پیشانی

چومتے سینے سے لگا گئی۔۔

جو ماں کے لمس کو محسوس کرتے ہی

چپ ہو گیا تھا۔۔

پریشے نے دروازہ کھولا۔۔۔ تو سامنے ہی

ساجدہ بیگم کھڑی اسے نفرت سے گھور

رہی تھی۔۔

واہ مہارانی ابھی تک نیند نہیں پوری

ہوئی تمہاری۔۔۔۔اور یہاں آوازیں دے

دے کر میرا حلق خشک پڑ گیا۔ ۔ کیا

مجال ہے جو ذرا بھی پرواہ ہو تمہیں اس ننھی سی جان کی---!!"

وہ اسے نفرت سے گھورتے ہارون کو جھپٹ کر اس کی گود سے لے گئی--

پریشے نے چکراتے سر کو بمشکل سے سنبھالا تھا--

پورا وجود بخار سے تپ رہا تھا۔ وہ لرزتے

لبوں سے انہیں دیکھتے سر جھکا گئی۔۔

دو منٹ میں اپنا ماسیوں والا حلیہ

درست کر کے نیچے آو۔۔۔!!"

وہ کاٹ کھانے والے انداز میں کہتے

باہر نکلی۔۔ جبکہ پریشے گہری سانس

بھرتے بیڈ پر ڈھیر ہوئی -- وہ کمرے

میں کب اور کیسے آئی تھی اسے کچھ

بھی یاد نہیں تھا--

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھی حوریہ کے کپڑوں

میں سے ایک جوڑا نکالتے واشروم میں

گھسی--

★★★★★★★★★

"آئینے کے سامنے کھڑا وہ اپنے بکھرے بال سنوار رہا تھا -- چہرے پر ایک

خوبصورت مسکان تھی جبکہ سبز آنکھوں میں رت جگے کی گہری سرخی --

اپنی پشت پر کسی کی زہریلی نظروں کی تپش وہ پچھلے پانچ منٹ سے محسوس کر رہا تھا ---

"تم چاہو تو بدعا دے سکتی ہو۔۔۔ آئی

ڈونٹ مائنڈ۔۔۔!!"

عطر کے بھیگے زخمی سراپے کو آئینے

سے ہی دیکھتے اس نے بڑے کشادہ

دل سے پیشکش کی۔۔

"عطر نے لب مضبوطی سے بھینچے۔۔

اور آس پاس دیکھتے وہ کچھ بھی ناں ملنے

پر دانت پیستے ضبط سے آنکھیں موند

گئی--

"تھوڑی ہی دیر میں میک اپ آرٹسٹ

آئے گی تمہیں تیار کرنے اچھے بچوں کی

طرح شرافت سے ریڈی ہو جانا میری جنگلی سردارنی۔۔۔!!"

وہ کف لنکس لگاتے اس کے پاس بیڈ تک پہنچا۔۔

بڑے لاڈ سے اسکا سرخی چھلکاتا گلابی چہرہ دیکھتے وہ لاڈ سے بولا۔۔

"دراز سے ایک سرخ ڈبی نکالتے اس

نے ایک پینڈنٹ نکالا --- جو ہارٹ شیپ

میں تھا--- اور جھک کر وہ عطر کی

گردن کا ہار بنایا --

دودھیا گردن پر اسکا پینڈنٹ جگمگا رہا تھا۔

'بیوٹیفیل میری جنگلی سردارنی۔۔۔!!"

اسنے جھک کر پینڈنٹ پر لب رکھتے اسکی تعریف کی۔۔

جبکہ عطر نے کراہیت سے اپنی گردن ہاتھ سے صاف کرتے وہ پینڈنٹ اتارنا چاہا۔۔۔

"غلطی سے بھی ایسی غلطی مت کرنا

میری تمیز دار بیوی--- اگر یہ پینڈنٹ

ایک سیکنڈ کیلئے بھی تمہاری گردن سے

اترا اگلے ہی لمحے تمہارا پیارا بھائی تجمل

اس دنیا سے کوچ کر جائے گا--- باقی

سمجھدار تو تم بہت ہو---!!"

وہ مسکراتے ہوئے زہر لگا تھا عطر

کو--- عطر کا دل چاہ رہا تھا وہ اسکا گلا

دبا دے---

وہ اسے نفرت سے گھورتی منہ نوچنے کے

در پر تھی--

'اگلا بعد میں دبانا میرا۔۔۔ منہ نوچنے کی تو

سوچنا بھی مت ڈارلنگ۔۔۔۔ فل حال

جا کر چینج کرو تمہاری سوتن ناشتہ لے

کر آتی ہو گی۔۔۔!!"

وہ اسے سختی سے وارن کرتا سیدھا ہوا۔۔

موبائل فون اٹھاتے وہ اپنی کرسی پر جا

بیٹھا۔۔۔

عطر حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی

تھی۔۔ وہ کیسے اس کے دل کی بات

جان گیا تھا۔۔ عطر لب بھینچے اسے

نفرت سے گھورتے دل ہی دل میں

کوستی اٹھ کر ڈریسنگ روم میں بند

ہوئی--

★★★★★★★★★

وہ دروازہ ناک کرتے کمرے میں داخل

ہوئی۔۔ صبح کے دس بج رہے تھے۔۔

آئزہ بیگم خضر کے جانے کے بعد ساری

سو ناں سکی تھی۔

سوتی بھی کیسے کایان سکندر شاہ کی

پوشیدہ محبت نے جو گہرے وار لگائے

تھے وہ بھلا اتنی آسانی سے کیسے ڈھل

جاتے ۔؟

آئزہ میری جان۔۔۔۔ آپ عطر کو ناشتہ

کروا دیں رات سے بھوکی ہے وہ۔"

وہ بولا تو آئزہ بیگم نے سر کو جھٹکتے جیسے

خود کو ہوش کی دنیا میں لایا ہو۔۔

وہ اسے دیکھتے سکتے میں گئی تھی--

قدم خود بخود اس کی جانب بڑھے---

آسمانی رنگ کے سوٹ میں ملبوس وہ

شانوں پر مردانہ شال اوڑھے اپنی وجیہہ

پرسنالٹی کے ساتھ ان کے حواس بری

طرح سے جھنجھوڑ گیا تھا--

وہ مصروف سے انداز میں کہتے اپنی واچ

پہنتا موبائل فون اٹھاتے کمرے سے

نکلتا چلا گیا۔۔

آئزہ بیگم آنکھیں موندے اسکے جگہ سے

اٹھتی اس کی مہک کو آنکھیں موندے

سانسوں میں اتارنے لگی۔۔

عطر کپڑے چینج کرتے کمرے میں واپس لوٹی تو اس کی نگاہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی آئزہ بیگم پر پڑی۔

"آپ ٹھیک ہیں۔؟" اسے وہ پریشان لگی تھی ۔ ہوتی بھی کیوں ناں ان کے

شوہر نے ان کے ساتھ بے وفائی کی تھی--

آئزہ بیگم آنسوں رگڑتے مڑی-- ہاں میں ٹھیک ہوں-- تم کیسی ہو-؟"

اس سے حال احوال پوچھتے وہ پلٹی تو زبان جیسے تالو سے چپکی تھی--

وہ گلابی رنگ کے سوٹ میں کل سے

زیادہ حسین لگ رہی تھی-- کایان

سکندر شاہ کی قربت کا رنگ ٹوٹ کر

چڑھا تھا اس پر---

وہ حلق میں اٹکے آنسوں کا گولا بمشکل

سے نگلتے اس کی جانب بڑھی-

ناشتہ کر لو تم۔۔!" وہ محض اتنا ہی بول

پائی تھی۔ عطر لب بھینچتے بیڈ پر بیٹھی۔

کایان سکندر شاہ سے لڑنے کے لیے

اسے خود کو مضبوط رکھنا تھا۔

آئزہ بیگم اس کے قریب بیٹھی۔۔ اسکے

پاس بیٹھتے ہی اسکے بدن سے اٹھتی

مہک محسوس کرتے ان کی آنکھیں
شدت سے بھیگی--

آپ ٹھیک ہے کیا ہوا۔؟" وہ اٹھ کر
جانے لگی جب عطر نے پریشانی سے
انہیں دیکھتے پوچھا۔

'مجھے کچھ کام ہے تم ناشتہ کر لو میں لڑکی کو بھیجتی ہوں تمہیں تیار کر دے گی۔"

وہ سپاٹ لہجے میں کہتی باہر نکل گئی۔ جانے کیوں مگر عطر حیات کے وجود سے پہلی بار انہیں جلن ہوئی تھی سوتن

والی جلن۔۔ اور جلن سب کچھ تباہ کر دیتی ہے۔

★★★★★★★★★

"ہلکے گلابی رنگ کی گھٹنوں تک جاتی فراک کے اوپر ہم رنگ دوپٹہ سر پر جمائے وہ بال خشک کرتے انہیں جوڑے کی شکل میں قید کرتے باہر آئی--

سردی کے سبب اسنے حوریہ کی جرسی

پہن رکھی تھی۔۔ جسے اندرونی سائیڈ سے

ٹانکے لگا کر اس کی فٹنگ کی گئی

تھی۔

یہ لباس باقی سب کپڑوں سے قدرے

بہتر تھا۔ شاید یہ پریگنینسی سے پہلے کا

لباس تھا جو اس کے بدن پر اچھا لگ رہا

تھا۔

وہ سرخ متورم چہرے میں کھلا کھلا

گلاب لگ رہی تھی۔ سیڑھیاں اترتے

وہ نیچے آئی تو روباب شاہ نے اسے تیکھی

نگاہوں سے گھورا ۔۔

میک اپ سے عاجز اسکا شفاف چہرہ

کسی خوبصورت پھول کی مانند دمک رہا

تھا-- بخار کی ہلکی ہلکی حدت کے سبب

آنکھیں سرخ تھی--

"ماشاء اللہ تو یہ ہے بازل شاہ کی

بیوی-،"

زبدہ بیگم نے گہری نظروں سے پریشے نور

کو گھورتے ہوئے پوچھا--

ساجدہ بیگم اسکے کھلے کھلے چہرے کو

دیکھ تشکر کا سانس بھرتے سر اثبات

میں ہلا گئ--

"آو پریشے ان سب سے ملو۔"

انہوں نے کافی پیار سے اسے مخاطب کیا اور نام تو اتنے ماہ میں پہلی بار ہی لیا تھا۔

پریشے سب سے پیار لیتے ایک جانب بیٹھی۔ جبکہ میر ہارون شاہ لپک کر ماں کی جانب بڑھ رہا تھا۔

سب ہی ان دونوں ماں بیٹے پر نظریں

گاڑھے تھے۔ پریشے نے جلدی سے اٹھ

کر اسے باہوں میں لیا تو اسکا خوبصورت

معصوم چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

اسکی کھلکھلاہٹ دیکھ ساجدہ بیگم بھی

مسکرائی تھی۔

کم از کم ان کا پوتا تو خوش تھا۔ کیا اس

لباس میں یہ بڑی حویلی جائے گی

ساجدہ۔؟"

نصرت بیگم نے اسے ترچھی نظروں سے

گھورتے ہوئے پوچھا۔ وہ سب کایان

سکندر شاہ کے ولیمے کیلئے آئے تھے اور

وہاں جانے سے پہلے وہ چھوٹی حویلی

محض پریشے نور کو دیکھنے آئی تھی۔

ساجدہ بیگم نے گہری سانس بھری۔

"نہیں بھابھی ۔۔ ہم اپنی اکلوتی بہو کو

ایسے لباس میں ہرگز نہیں لے جائیں

گئے-- پریشے نا سمجھی سے انہیں دیکھ

رہی تھی-

پریشے بیٹا جاو تمہارے اور میر کے

کپڑے کمرے میں بھجوا دیتی ہوں میں

تم اچھے سے تیار ہو جاو--"

وہ سنجیدگی سے کہتی ملازمہ کو اشارہ

کرتے بیٹھی۔

کل رات ہی انھوں نے پریشے اور میر

ہارون شاہ کے لیے کپڑے منگوا لیے

تھے۔ کیونکہ شادی پر وہ پریشے کو لے

کر نہیں گئے تھے اور وہاں موجود خواتین

کی باتیں سن وہ پکا ارادہ کر چکی تھی کہ

وہ پریشے کو لازمی لے کر جائیں گی۔

پریشے ہارون کو اٹھائے اوپر کی جانب

بڑھ گئی تھی۔۔

اس نے میر ہارون شاہ کو نہلایا۔۔

اس کے جسم پر پاوڈر لگاتے وہ اس کے

گال چومنے لگی۔۔ میر ماں کے بال

دونوں ہاتھوں میں بھر گیا تھا۔ پریشے

نے رونی شکل بنائے ہونٹ ڈھیلے کئے

تو اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسوں

دیکھ میر نے جلدی نے اسکے بال

چھوڑے اسکا سر جھکاتے وہ اپنے ننھے

ننھے لبوں سے اسکا چہرہ چومتے گویا اپنی

غلطی کی معافی مانگ رہا ہو---

وہ بہت سمجھدار بچہ تھا یہ پریشے کو لگتا

تھا مگر در حقیقت وہ پریشے نور کے

معاملے میں پوزیسیو ہوتا جا رہا تھا۔

لبوں پر ہاتھ جمائے وہ سرخ سرمئی

آنکھیں لیپ ٹاپ پر گاڑھے لب بھینچے

یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

پریشے ٹھیک تھی مگر اس کا اور میر

ہارون شاہ کا پیار دیکھ جانے کیوں اسے

عجیب لگ رہا تھا۔

اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ لڑکی اس

کے بیٹے پر کوئی جادو کر رہی تھی--

تھوڑی ہی دیر میں ملازمہ کپڑے رکھ کر

چلی گئی تھی--

نور نے باری باری میر ہارون شاہ کے

کپڑوں کو دیکھا-- اور پھر ایک سیاہ رنگ

کا کڑکتی شلوار قمیض اٹھائے اسنے پیار سے اسے پہنائی تھی--

میرا بچہ تو بلکل شہزادہ لگ رہا ہے ماما کی جان--" وہ اسکے گال بے ساختہ ہی چومتے کان کے پیچھے نظر کا ٹیکہ لگا گئی تھی--

اور پھر اسکے اطراف میں تکیے رکھتے اس

نے خوشی سے دوسرے پیکٹ کو

کھولا۔۔

جس میں اس کیلئے بھی تین چار

خوبصورت لباس تھے۔

پریشے نے بنا سوچے سیاہ لباس چنا،

اتنے ماہ کے بعد نئے کپڑے دیکھ وہ

خوشی سے جھوم اٹھی تھی۔

وہ لباس تبدیل کرتے کمرے میں

داخل ہوئی۔ دوپٹہ بیڈ پر پڑا تھا۔

سیاہ رنگ کی شارٹ سی کرتی کے نیچے کھلا گھیرے دار پلازو تھا۔ جو اسکے سفید رنگ پر چمک رہا تھا۔ فٹنگ میں ہونے کی وجہ سے اسکا وجود پہلے کی نسبت زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔

وہ بچوں جیسی خوشی سے آگے پیچھے ہوتی
خود کو دیکھ رہی تھی۔

اور پھر کمر پر بکھرے سیاہ بال اس نے
آگے کی سمت پھینکتے زپ بند کی۔

بازل شاہ آنکھیں پھاڑے سرد نظروں
سے اسے گھور رہا تھا۔ دماغ یہ سب

کرنے سے روک رہا تھا۔ مگر دل اکسا رہا

تھا کہ وہ بیوی تھی اس کی آخر کار

اسے دیکھ سکتا تھا وہ۔

ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ دو انگلیاں لبوں

پر رکھ گیا۔۔

جب وہ گھوم کر میر ہارون شاہ کے

پاس پہنچی۔

"میرے بی ماما کیسی لگ رہی

ہیں۔؟" نازک کمر پر ہاتھ جمائے وہ

ایسے پوچھ رہی تھی جیسے جانے کتنی

بڑی خوشی مل گئی ہو۔۔

"یس مجھے پتہ تھا ہم دونوں ماں بیٹا

میچنگ ڈریسز میں بہت خوبصورت لگے

گے۔!!" اسنے پھر سے اسکے گال

چومتے کہا۔

بازل شاہ اسکی بچکانہ حرکتوں پر سر

جھٹک کر رہ گیا۔

ہونٹ مبہم مسکراہٹ میں ڈھلتے ڈھلتے
ایک دم سے بھینچے تھے۔ وہ اتنا تیار ہو
کر حویلی سے باہر جا رہی تھی۔

بازل شاہ کے چہرے کا تناو بڑھا ۔ وہ
اسے اگنور کرنے کی غرض حویلی واپس
نہیں جانا چاہ رہا تھا مگر اس لباس میں

وہ اسے اکیلا چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا۔

جانے کیسی عجیب سی نفرت تھی اس

کی۔

جو ناں تو اسے اپنانے دے رہی تھی اور

ناں اسے چھوڑنے کیلئے دل رضا مند

تھا۔

وہ گہری سانس بھرتے لیپ ٹاپ آف

کرتا آنکھیں موندے گہری سانسیں

بھرنے لگا۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ اٹھا الماری کھولتے

اسنے کریم کلر کا ڈریس نکالا تو نظر سیاہ

لباس پر پڑی۔۔

کچھ سوچتے اس نے لباس واپس لگاتے سیاہ شلوار قمیض نکالی اور واشروم میں گھسا۔

★★★★★★★★★

"میم پلیز یہاں دیکھیں۔" میک اپ آرٹسٹ اس کی منتیں کر کے تھک چکی تھی۔

جبکہ وہی ڈھیٹ بنی منہ لٹکائے بیٹھی تھی۔

"معا کمرے میں خان بی داخل

ہوئ--

امم نے سنا ہے امارا بیٹ تیار ہو رہا

ہے-"

ان کی آواز سن عطر کرنٹ کھاتے اٹھی

اور بھاری بھرکم لہنگے میں قریباً رینگتے

ہوئے ان تک پہنچی۔

''خان بی اچھا ہوا جو آپ آ گئیں۔۔۔ مجھے

یہ بھاری بھرکم لہنگا نہیں پہننا۔ وہ

چھوٹی سی تیکھی ناک سکوڑ کر بولی تھی

۔

خان بی مبہم مسکرائی ۔

"اب کیا کرے گا تم بحث کر کے۔

یہ لباس خاص امارا گاؤں کی سردارنی کا

ہوتا ہے۔ جو ہر سردارنی کا الگ بنتا

ہے۔ اممم نے بھی پہنا تھا۔۔

اب تم خدمت کرو امارا خوبصورت

بچہ۔۔"

وہ اسکی تھوڑی پر پیار کرتے بولی۔

مگر اس لباس میں بھاگ--" وہ

رسان سے بولتی ایکدم سے رکی-

اسکی ادھوری بات خان بی سمجھ چکی

تھی -

تم جاو امم بلاتا ہے تھوڑی دیر میں--

انہوں نے میک اپ آرٹسٹ سے کہا جو

سر ہلاتے کمرے سے نکل گئی تھی --

عطر حیات اس وقت ہلکے آسمانی رنگ

کی میکسی میں تھی جو کسی ٹیل کی طرح

پھیلی ہوئی تھی --

سنہری بال بے ترتیبی سے بکھرے

ہوئے تھے۔ اور میک اپ کے نام پر

صرف بیس بنی تھی اس کی۔

'بھاگنا کا سوچ اپنا ذہن سے نکال دو

امارا بچہ۔۔

وہ اسے ساتھ لیے بیڈ پر بیٹھی پیار سے
سمجھانے لگی۔

" تم ضدی ہے مگر اسکا ساتھ ساتھ تم
نا سمجھ بھی ہے۔ اب تمہارا شادی ہو
گیا ہے۔ کایان سکندر شاہ ایک سردار
ہے کوئی عام مرد نہیں۔۔ تم اسکا

نہیں پورا گاؤں پورا شاہ حویلی کا عزت

ہے۔ اور اب تو تم بلکل بھی نہیں

بھاگ سکتا اس کا۔دسترس سے۔۔"

وہ نرم خو تھی جبھی عطر ان کی بات

سن لیتی تھی۔ وگرنہ وہ در حقیقت ضدی

اور بدتمیز کم نا سمجھ زیادہ تھی۔

"اب کیوں نہیں بھاگ سکتی میں خان
بی۔۔ آپ فکر مت کریں میں یہ
جھونپڑی اتار کر بھاگو گی۔"
اس کا اشارہ اپنے ڈریس کی سمت
تھا۔۔ خان بی کے چہرے پر گہری
مسکراہٹ آئی۔۔

"اممم نے ایک عمر گزارا ہے۔ میرا بچہ۔۔ تمہارا بدن سے اٹھتا کایان سکندر شاہ کا مہک اور تمہارا چہرہ کا نور دیکھ اممم سمجھ گیا تھا کہ تم دونوں اس رشتہ کو بڑھا چکا ہے۔۔ عورت ایک بار جس مرد کو اپنا آپ سونپ دے تو ساری عمر اس کا ہو کر مر جاتا ہے۔"

وہ اس کے ہاتھ تھپکتے نرمی سے بولی

تھی۔

"آپ جو بھی کہہ لیں میں اس مینٹل

شاہ کے ساتھ ہرگز ایک کمرے میں

نہیں رہ سکتی۔۔ اس لئے آج یا کل

میں اس سونے کے پنجرے سے بھاگ کر رہوں گی۔!!"۔

اس کی نیلی خوبصورت آنکھوں میں چمک قائم تھی۔ اور ان خوبصورت آنکھوں کی چمک کو دیکھ کایان سکندر شاہ کے گال کا گڑھا گہرہ ہوا۔ اس نے تاسف

سے اسے دیکھتے سر جھٹکتے اسکرین آف

کی--

فیروز حویلی میں کوئی بھی غیر مرد زنان

خانے کی جانب بھٹکنا بھی نہیں

چاہئے-- اور جو کوشش کرے اسکی

آنکھیں نکال کر ٹائیگر کو پھینک دینا۔۔"

اسنے عجیب سرد لہجے میں کہا اور پھر کال کٹ کرتے صوفے پر نیم دراز ہوا۔

★★★★★★★★★

پورا صحن عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ ایک
جانب لگے صوفوں پر معزز خواتین
براجمان تھی۔ پیچھے لگی کرسیوں پر
گاؤں کی عام خواتین بیٹھی کب سے
دولہن کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

حویلی کے رسم کے مطابق دولہن کی منہ دکھائی بھی آج ہی ہونا تھی--

ساجدہ بیگم پریشے کو اندر چھوڑ آئی تھی۔

ماہ جبین شاہ اسے اندر عطر کے پاس لے گئی تھی۔

جسے میک اپ آرٹسٹ تیار کر رہی تھی۔

عطر پوری طرح سے تیار بیٹھی تھی۔ ہلکے سے میک اپ میں اسکا خوبصورت بدن چاند کی مانند جگمگا اٹھا تھا۔

عطر نے گھور کر اپنی نیلی آنکھیں پھیلائے پریشے کو اور پھر اس کی گود میں سو رہے میر ہارون شاہ کو دیکھا۔

'یہ تمہارا بیٹا ہے۔۔؟''' عطر نے خود ہی
اسے مخاطب کیا۔۔ عطر کے برعکس
پریشے تھوڑی سہمی اور خاموش طبعیت
کی تھی۔

''جج جی۔۔!!'' پریشے نے سر اثبات
میں ہلایا۔

"اوہہ تم تو بہت چھوٹی ہو خود --!"

اس نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔

یہ میری بہن کا بیٹا ہے وہ فوت ہو گئی

ہیں اس لئے اب یہ میرا بیٹا ہے۔!!"

پریشے نے معصومیت سے بتایا۔ تو عطر

کو اسکا معصوم سا جواب سن بہت ترس

آیا تھا اس پر--

اس نے سنجیدگی سے پریشے کو دیکھا جو

کب سے ہارون شاہ میں گم تھی ۔ اسکی

پوری توجہ کا مرکز وہ ننھی سی جان تھا--

"چلیں بی بی سائیں---شاہ سائیں
آنے والے ہیں-- بڑی بی سائیں نے
بلایا ہے آپ کو۔"
ملازمہ دروازہ ناک کرتے اندر آئی تھی۔
اسکی بات سن عطر کا چہرہ غصے سے
لال پڑا۔ تو کیا اب وہ ولیمے کیلئے دولہن

بنی منہ اٹھائے ایسے ہی اکیلی چلی جاتی

۔

پریشے جلدی سے اٹھی۔ شال سر پر

اوڑھے اسنے ہارون شاہ کو گود میں بھرنا

چاہا۔۔

"اوہ میڈم بیٹھو واپس۔۔ ایسے نہیں

جائیں گے ہم۔!" پریشے نے اسے

حیرانگی سے دیکھا۔

وہ نڈر اور بہادر تھی یہ بات وہ اسکی

باتوں سے سمجھ چکی تھی۔

مگر وہ ہمیں بلایا۔۔!"

جن کو طلب ہوئی وہ آ کر ہمیں لے

جائیں گے۔ اب تم عطر حیات کی

دوست ہو یہ ڈرنا ڈرانا چھوڑو۔۔"

پریشے نے اسے گھورا تھا وہ دو منٹوں

میں اسے دوست بنا چکی تھی۔ اسے سچ

میں کایان لالا کی قسمت پر ہنسی اور

رشک ہوا تھا ۔

انہیں بلکل ان کی ٹکر کی بیوی ملی

تھی۔

پریشے ہارون کے پاس بیٹھ گئی تھی۔ اور

اب عطر اس سے اس کی بازل شاہ

سے شادی کی معلومات کسی نیوز کے
نمائندے کی طرح نکال رہی تھی۔
کہی سے بھی وہ دوسرے دن کی دولہن
ہرگز نہیں لگ رہی تھی۔

اوہ اچھا تو اس سانڈ نے تمہیں بھی

پھانس دیا اپنے جنگلی بھائی کے

ساتھ۔۔"

اس نے اوہ کو کافی لمبا کھینچتے کسی

آفیسر کی طرح معاملے کی طے تک پہنچتے

اپنی رائے دی۔

پریشے کا چہرہ سانڈ اور جنگلی سن کر

سرخ ہوا تھا اس نے ڈرتے ہوئے

آگے پیچھے دیکھا۔

'فکر مت کرو یہاں وہ سانڈ نہیں ہے جو

تم ڈر رہی ہو۔اور ناں ہی تمہارا وہ جنگلی

شوہر جس نے ایک بچی سے شادی کر کے اسے پھنسا دیا--

ان دونوں کی عمر میں ایک یا دو سال کا فرق تھا اور وہ پریشے نور کو بچی سمجھ ہی نہیں بلکہ کہہ بھی رہی تھی--

اور کچھ کہنا ہو تو کہہ سکتی ہیں آپ

میری خوبصورت بے زبان بیوی ۔"

اس بھاری بھرکم سرد آواز کے گونجتے ہی

جہاں پریشے نے شرم سے سرخ پڑتا چہرہ

جھکایا تھا۔

وہی عطر کی نیلی آنکھیں پوری کی پوری

پھیلی۔

ایک لمحے کو اسکا خوبصورت چہرہ زرد پڑا۔

پھر اس نے گردن ترچھی کرتے پیچھے

دیکھا۔

سامنے ہی اس کے بقول کایان سکندر شاہ (سانڈ) سینے پر ہاتھ باندھے سرخ چہرے سمیت کھڑا تھا۔

اس کے پیچھے کھڑے بازل شاہ کا چہرہ ایک قدر لال تھا جیسے کسی نے تھپڑ مار مار کر لال کیا ہو۔۔

وہ کایان کو مکمل اگنور کرتی اس کے

پیچھے کھڑے بازل شاہ کو آنکھیں چھوٹی

کیے دیکھ رہی تھی۔ اور کایان شاہ جو یہ

سمجھ رہا تھا ۔

کہ محترمہ اس کے آنے پر لال پیلی ہوئی

تھی۔

اب اس کے یوں سرے سے اگنور

کرنے اور بازل شاہ کو دیکھنے پر وہ سمجھ

گیا تھا۔

کہ وہ بازل شاہ کی وجہ سے شرمندہ ہو

رہی تھی۔

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا-- میں

بس یہ کہہ رہی تھی- کہ میرے اور

پریشے کے پاوں بہت درد کر رہے ہیں

کیا آپ ہم دونوں کو اٹھا کر نیچے لے

جائیں گے--"

وہ جانتی تھی کایان سکندر شاہ مر کر
بھی یہ کام اتنی خواتین کے درمیان
ہرگز نہیں کرے گا۔

"اچھا چھوڑیں آپ کے بس کا نہیں یہ
سب۔۔۔ اسی لئے تو میں پریشے کو سمجھا
رہی تھی۔"

بازل شاہ اپنی معصوم پر نظریں ٹکائے

کھڑا تھا۔

عطر کی باتوں سے زیادہ اسے کایان پر

غصہ تھا جو اسے ساتھ گھسیٹ لایا تھا۔

"ہممم تصیح کر لیں محترمہ تم اسے سمجھا

نہیں بھڑکا رہی تھی۔۔ اور جب ساری

زندگی تمہارا بوجھ ڈھونا ہی ہے تو چند لمحوں

کیلئے یہ بوجھ اٹھانے میں کوئی مضائقہ

بھی نہیں کیونکہ بازل شاہ --"

اس نے بازل شاہ سے پوچھا مگر نظریں

اپنی زبان دراز بیوی کے چہرے پر تھی

جو اپنی ہی کہی بات پر اب چہرے
کے رنگ بدل رہی تھی۔

"بلکل کایان۔۔۔ کیوں ناں آج یہ
جنگلی پن ہو ہی جائے۔" اس نے
بات عطر کو لگائی تھی۔

جس نے لب دانتوں تلے دبائے۔

اسے بازل شاہ کے سننے کا بہت

افسوس ہو رہا تھا۔۔ کاش وہ بعد میں آ

جاتا۔

بازل نے آگے بڑھ کر میر ہارون شاہ کو

اٹھایا اس کی پیشانی پیار سے چومی تھی

۔

اور اسے ملازمہ کو دیا۔

اور اب اس نے گہری نظروں سے پریشے نور کو دیکھا۔ جو گھبرائی سہمی ہوئی ہرنی کی مانند لگ رہی تھی۔ ۔

سیاہ لباس اسکے بدن پر یوں جچ رہا تھا جیسے چاند پر داغ جچتا ہے۔

آؤ میرے بے زبان معصوم سردارنی آپ

کو آپ کے شاہی تحت تک لے جایا

جائے۔۔!!"

بازل شاہ پریشے کو اٹھائے نکل چکا تھا۔

اور کایان شاہ اسے گھور کر مزے سے

بولا۔

خبردار جو فری ہوئے تو۔۔" وہ اپنے نیلے

کانچ آنکھوں سے اسے گھورتے بولی۔۔

"فری تو میں کل رات ہی ہو چکا ہوں۔

اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں

ڈارلنگ۔۔"

وہ لمحوں میں اسے باتوں میں لگاتا بانہوں میں بھر گیا۔ عطر زور سے مزاخمت کرنے لگی تھی۔

اگر اب ہلی تو یہاں سے نیچے پھینک دونگا ۔

پھر بھاگنے کے سارے پلین اوپر پہنچ

کر بناتی رہنا۔

اس نے سبز آنکھوں سے اسے گھورتے

وارن کیا۔۔

''کیڑے پڑیں تمھیں کایان سکندر

شاہ۔۔'' وہ دل ہی دل میں بولی۔

''اگر مجھے کیڑے پڑ گیے تو تمہیں نکالنا پڑے گے میری بے زبان سردارنی--''

وہ سیڑھیوں سے اترتا اسے آگاہ کرتا اسکا سر چکرا گیا تھا ۔

اس نے میرے دل کی بات کیسے پڑھی-؟

عطر حساب کتاب میں لگی تھی-- اپنی

الجھن میں وہ بھول گئی تھی کہ کایان

سکندر شاہ قدم روکے برآمدے کی چوکھٹ

سے ایک جانب کھڑا اس کے حسین

مہتاب کی مانند جگمگاتے چہرے کو

والہانہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

★★★★★★★★★

" صحن میں ہوتی چھم گوئیاں ایک دم
سے خاموشی میں بدلی تھی۔ جب بازل

شاہ سیاہ لباس میں ملبوس اپنی خوبصورت

معصوم سی بیوی کو اٹھائے وہاں آیا۔۔

سب سانسیں روکے اس منظر کو دیکھ

رہے تھے۔ وہاں ایک نہیں دو صوفے

لگائے گئے تھے۔ کیونکہ کایان سکندر

شاہ کے کہنے پر آج ان کے ساتھ بازل

اور پریشے نور کی رسم بھی ہونے والی

تھی۔

ساجدہ بیگم کا سانس ایک لمحے کو تھما

تھا۔

روباب شاہ کے پورے بدن میں چیونٹیاں

سی رینگی۔۔

وہ نم نگاہوں سے بازل شاہ کو دیکھ رہی تھی جس نے پریشے نور کو صوفے پر بٹھاتے اس کا چہرہ ڈھانپا تھا۔۔

اور خود میر ہارون شاہ کو اٹھائے وہ ان عورتوں کے سامنے پریشے کے ساتھ بیٹھا۔۔

"سس سائیں۔" ایک ہلکی سی آواز

سنائی دی تھی بازل شاہ کو۔ اور یہ آواز

کتنی مدہم اور نرم تھی۔ اسکے سائیں کہنے

پر اس کے لب مبہم مسکراہٹ میں

ڈھلے ۔

اس نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھاما۔

رسم ہو رہی ہے ڈرو مت۔" اتنے

عرصے میں وہ اس معصوم کے خوف

اور اس کے بے ضرر ہونے سے واقف

ہو چکا تھا۔

پریشے اچھے بچوں کی طرح چپ ہو کر

بیٹھی رہی۔۔

★★★★★★★★★

"اب کیا ہے ۔؟ میری کمر اکڑ گئی ہے

کایان شاہ چلو بھی۔"

کایان اسے جن نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے باوجود بھی وہ ڈھیٹوں کی طرح بول رہی تھی۔ الٹا اسے شرمانا چاہیے تھا۔

"یو آر لکنگ سو گارجئیں۔۔" اس نے چند لفظوں میں عطر حیات کی سانسیں بھاری کی۔

وہ ان الفاظ کی متوقع ہرگز نہیں تھی۔

اس کے ہونٹ اپنی پیشانی پر محسوس

ہوئے تھے۔ وہ آنکھیں زور سے میچ

گئی۔

کایان اسکی زبان کی سپیڈ سلو پڑنے پر

دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کرتا آگے

بڑھا تھا۔

بازل شاہ اور پریشے نور کو دیکھتے دیکھتے

سب کی نظریں اپنے سردار کایان سکندر

شاہ پر گئی--

اب کی بار تو عورتوں نے باقاعدہ لبوں پر

ہاتھ جما ڈالے تھے ۔

آسمانی رنگ کی پوشاک میں وہ لڑکی کوئی پری ہی تو لگ رہی تھی۔ کایان سکندر شاہ آسمانی رنگ کے سوٹ میں ملبوس کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔

سب کو مشترکہ سلام کرتے اسنے نرمی
سے عطر کو صوفے پر بٹھایا جس نے
جلدی سے گھونگھٹ نکالا تھا۔
اس کی سپیڈ پر کایان کے چہرے پر
مسکراہٹ پھیلی۔ وہ جانتا تھا اتنی
فرمانبرداری بھاگنے کیلئے کی جا رہی تھی۔

وہ اسکے پاس ہی بیٹھا تھا۔

سب لوگ رشک سے ان دونوں کو دیکھ

رہے تھے۔۔

ماہ جبین بیگم آگے بڑھی اور اپنے دونوں

بھتیجوں کی نظر اتارتے کئی پیسے ان

چاروں اور میر ہارون شاہ کے سر سے

وارے تھے۔

''تو رسم کا آغاز کرتے ہیں۔ سب سے

پہلے تم دونوں اپنی اپنی بیویوں کی منہ

دکھائی کرو گے اور ان دونوں کو کوئی

قیمتی تحفہ دو گے۔۔''

بازل شاہ کایان سکندر شاہ کی اچھی

خاصی کلاس کے بعد ہر تھوڑی دیر بعد

مسکراہٹ دے رہا تھا۔

جبکہ کایان سکندر شاہ ان مصنوعی

کاموں میں ایکسپرٹ تھا۔

"بازل شاہ نے رخ ترچھا کیا۔ روباب ڈبڈبائی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا حسد بڑھتا جا رہا تھا --۔ وہ مٹھیاں بھینچے سانس روکے ان کو دیکھ رہی تھی۔

بازل شاہ نے اس معصوم سی شہزادی

کا چہرہ دیکھا تو خود پر غصہ اور اس پر پیار

آیا تھا۔ وہ گہری سانس بھرتے جیب

سے ایک انگوٹھی جو راستے میں ہی کایان

کے اصرار پر وہ لے کر آیا تھا۔۔

وہ انگوٹھی اس نے پریشے نور کی نازک انگلی میں پہنائی۔ کل رات ہی وہ اسکے وجود کا جائزہ لے چکا تھا اس لئے سائز پرفیکٹ تھا۔

پریشے نے جھیل سی سیاہ آنکھیں اٹھائی

تو اس کی تپش زدہ نظروں کو خود پر

پاتے جھٹ سے نظریں جھکا ڈالی۔

"میرے پاس سب سے قیمتی چیز میرا

بچہ میری جان ہے۔ جو آج میں پورے

دل سے تمہیں سونپ رہا ہوں۔۔ آج

کے بعد میر ہارون شاہ پر سب سے پہلا

اور سب سے زیادہ حق پریشے بازل شاہ

کا ہو گا۔"

وہ مضبوط مستحکم لہجے میں کہتا اپنا بیٹا

اسکی گود میں ڈال گیا تھا۔۔

پریشے کا سارا وجود کانپا تھا۔ اسے یقین

نہیں آ رہا تھا کہ بازل شاہ اسے میر

برہان شاہ دے چکا تھا۔

وہ نم آنکھوں سے اپنی گود میں موجود

اس ننھے شہزادے کو دیکھتے اسکی پیشانی

چومتے اسے سینے سے لگا گئی۔۔

جہاں سب عورتیں ان کے پیار کو دیکھ صدقے واری جا رہی تھی وہی بیٹے کی اس حرکت پر ساجدہ بیگم نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔

اس کے بعد کایان سکندر شاہ کی باری آئی تھی۔

سب اسے حیرت اور متجسس نگاہوں سے

دیکھ رہے تھے ۔

کہ آخر کار وہ اسے کیا تحفہ دے گا۔

آئزہ بیگم کی سنجیدہ نظریں ان دونوں پر

ٹکی تھیں۔

کایان سکندر شاہ نے گہری سانس بھرتے اپنی قمیض کی جیب ٹٹولی۔ عطر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس رسم میں پہلی دفعہ وہ دلچسپی دکھا رہی تھی۔ کایان سکندر شاہ نے اپنی بند مٹھی کھولی تو ایک ڈبی تھی جس کو کھولتے اس

نے سفید رنگ کی ہیرے کی نازک سی
انگوٹھی نکالی۔
عطر حیات کی نظریں تحیر سے پھیلی ۔
وہ انگوٹھی دیکھنے والے کو حیراں کر
سکتی تھی۔

اسنے شاکی نگاہوں سے کایان سکندر شاہ

کو گھورا۔

'میری ہمیشہ سے یہی خواہش رہی تھی

کہ تم جب بھی میری دولہن بنو تو تمہیں

تمہاری پسند کا تحفہ دوں۔'' وہ نازک

انگوٹھی عطر حیات کی انگلی پر ایسے فٹ تھی ۔

جیسے بنی ہی اس کی انگلی کیلیئے ہو۔

سب سے بڑھ کر کایان سکندر شاہ کا جھک کر اسکے نازک ہاتھ کا بوسہ لینا۔

اسکا چہرہ گلال سے بھرا تھا۔۔ شرم سے

پلکیں عارض پر جھک سی گئی تھی۔

آئزہ بیگم کے لیے اپنے پیروں پر کھڑا رہنا

محال ہوتا چلا گیا۔

وہ نم آنکھیں رگڑتے وہاں سے نکلتی چلی

گئی۔۔

ارے اب امارا باری ہے-- اممم اپنا

دونوں پوتا کو تحائف دے گا-!!"

ماہ جبین شاہ جو ملازمہ کے ہاتھ سے

تحفہ لے رہی تھی ۔

خان بی کی آواز پر وہ ایک پل کو رکی۔

ان کو وہاں دیکھ سب کے چہروں پر

مسکراہٹ آئی۔

کایان نے اٹھ کر ان کی پیشانی چومتے

انہیں نشت پر بٹھایا۔

"کایان امارا بڑا پوتا ہے۔اس واسطہ پہلا تحفہ اسکا بیوی کا ۔۔

انھوں نے کہتے ایک خوبصورت زیور کا سیٹ عطر کی گود میں رکھا۔ اور اسکی بلائیں لیں۔

اس کے بعد ویسا ہی سیٹ پریشے نور

شاہ کو بھی دیا تھا۔۔

ان دونوں کو ڈھیروں دعائیں دیتیں وہ

واپس اپنی نشست پر بیٹھی۔

اب باری باری سب نے اس رسم میں

حصہ لیا۔۔

بازل اور کایان تھوڑی دیر میں وہاں

سے اٹھ کر چلے گئے تھے

جبکہ عورتیں ان دونوں کو گھیر کر بیٹھی

اب مختلف سوالات کر رہی تھی۔

★★★★★★★★★

رات گئے وہ کمرے میں لوٹی۔۔ شام
تک وہ۔تقریب سے فارغ ہوتے خان بی
کے کمرے میں گھس گئی تھی۔
اسے کایان سکندر شاہ کا سامنا کرنے
میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔

اب بھی خان بی کے اصرار پر وہ اپنے

کمرے میں آئی۔

آئزہ بیگم اس کے سامنے ہی کمرے

سے نکلی تھی۔

عطر کو دیکھ وہ شرمیلا سا مسکرائی۔

عطر ان کو گھور کر نا سمجھی سے سر

جھٹک کر دروازے سے اندر داخل

ہوئی۔

"سامنے ہی وہ صوفے کی جانب رخ

کیے کچھ کام کر رہا تھا۔۔

عطر شکر ادا کرتی بیڈ کی سمت بڑھی۔

'عطر میں کچھ دنوں کیلئے شہر جا رہا
ہوں۔ پیچھے سے اچھے بچوں کی طرح
شرافت سے یہاں رہنا۔۔ کوئی بھی
شکایت نہیں ملنی چاہیے مجھے۔"
وہ کافی مصروف تھا۔

عطر تو اسکے جانے کو سنتے ہی خوش ہوئی تھی کم سے کم وہ سکون سے بھاگ سکتی تھی۔

اس نے کمفرٹر کھینچ کر لیتے دل ہی دل میں سوچا۔

"بھاگنے کی کوشش کی صورت میں

تمہاری سزا میں واپس آکر طے کروں گا

مائے بیوٹیفیل وائف۔۔!"

وہ زپ بند کرتا اسکی سمت مڑا۔۔ سیاہ

ٹی شرٹ کے ساتھ گرے کلر کا ٹراؤزر

زیب تن کیے وہ بکھرے بال سرخ و

سفید رنگ اور سبز آنکھوں کے ساتھ کوئی

شہزادہ ہی تو لگ رہا تھا۔

عطر اسے بیڈ کی طرف آتا دیکھ پھیل کر

پورے بیڈ پر لیٹی۔

تم تو جا رہے تھے۔؟" عطر نے ائبرو

اچکا کر سوال کیا۔

جس پر کایان سکندر شاہ نے سیاہ سادہ

سے سوٹ میں اس کے جگمگاتے روپ

کو دیکھا۔

"پلان کینسل کر دیا صبح جاوں گا اب۔"

وہ اس کے نزدیک بیٹھتے گھمبیر آواز میں

بولا۔

تم جا سکتے ہو یقین مانو مجھے بہت خوشی ہو گی۔!"

نیلی آنکھیں پھیلائے اس نے صاف گوئی سے کہا تو اسکی کلائی سے جکڑتے وہ اسے جھٹکے سے کھینچ گیا۔

عطر کسی کٹی شاخ کی مانند اس کے

سینے سے جا لگی تھی--

مگر مجھے اپنی ایک دن کی دولہن کو یوں

اتنی خوبصورت رات میں اکیلا چھوڑ کر

جاتے بلکل بھی خوشی نہیں ہو

گی--!!"

وہ اسکا رخسار سہلاتے مدہم سرگوشی نما

لہجے میں بولا ۔

عطر کا سانس اٹکا۔

"کایان سکندر شاہ اسکی مزاحمت کو

لمحوں میں رد کرتے اسے کسی کانچ کی

مانند سینے میں بھینچ گیا ہو۔

عطر سانس روکے اس کے سینے سے

لگی آنکھیں موند گئی تھی۔

کایان سکندر شاہ سے بے انتہا نفرت

کے باوجود اس کے لمس سے اسے

نفرت نہیں ہو رہی تھی۔ ایک عجیب

انجانا سا احساس تھا جو ہر بار اسکے نزدیک

ہونے پر وہ خود کو ناچاہتے ہوئے بھی
اس کے سپرد کر رہی تھی ۔

کایان سکندر شاہ رب کا شکر ادا کرتے
اپنی باہوں میں سو رہی عطر حیات کو
دیکھ رہا تھا۔

اپنی محبت کو پانا محض ایک خواب لگا تھا
اسے مگر اس رب نے اسکے خواب کو
ایک خوبصورت حقیقت بنا کر اس کی
زندگی کے ہر دکھ ہر درد کا مداوا کر دیا تھا
جیسے--

میری زندگی میری عطر۔۔۔!!" وہ بارہا

اسکی پیشانی چومتے اسکی کان میں

سرگوشیانہ انداز میں بولتے آنکھیں موند

گیا۔

★★★★★★★★★

"واہ ممانی آپ نے اتنا سب اپنی
آنکھوں سے دیکھا اور اب بھی مجھے کہہ
رہی ہیں کہ میں صبر کروں۔ بازل شاہ
اسے سب کے سامنے باہوں میں بھر

کر لایا تھا۔ اور تو اور اپنا بیٹا تک اس کی

گود میں ڈال دیا۔"

روباب پاگلوں کی طرح اپنے مٹھیوں میں

نوچ رہی تھی۔ ساجدہ بیگم لب بھینچے

اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ اس سے وعدہ تو کر چکی تھی کہ وہ
اسے اپنی بہو بنائیں گی مگر ایسا کچھ ہوتا
انہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔
"دیکھو روباب ایسے جلد بازی کرنے
سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ تم سب

سے پہلے بازل شاہ کے دل میں اپنی

جگہ بناو ۔"

ساجدہ بیگم نے اسے تحمل سے سمجھایا۔

"کیسے؟ کیسے جگہ بناؤں میں اس کے

دل میں ممانی جان۔ وہ مجھے کچھ سمجھے

تب ناں۔"

اس کی آنکھیں بھیگی تھی ۔

بازل شاہ کی کمزوری اس کا بیٹا میر ہارون شاہ ہے۔ اگر تمہیں اس کے پر راج کرنا ہے تو پہلے اس کے بیٹے کو اپناو۔"

روباب منہ کے زاویے بگاڑتے صوفے

سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

معا کمرے کے دروازے پر دستک

ہوئی۔۔ بازل شاہ سلام کرتا اندر داخل

ہوا۔

روباب اسے دیکھتے ایک دم سے سیدھی

ہوتے بیٹھی۔

"السلام علیکم مورے۔"

وعلیکم السلام آ گئی ماں کی یاد۔" وہ طنز

بھرے لہجے میں بولیں۔ بازل سرد

سانس بھرتے سر جھکاتے ان کے

پاس بیٹھا۔

"بس تھوڑا سا مصروف تھا۔۔ مجھے آپ

کو کچھ بتانا ہے۔"

اس نے ساجدہ بیگم کو دیکھتے سنجیدگی

سے کہا۔

"روباب تم تھوڑی دیر کیلئے ہم دونوں کو اکیلا چھوڑ دو پلیز۔"

اس نے شائستگی سے کہا تو روباب غصے سے سرخ چہرے سے اٹھتے باہر نکلی تھی۔۔ دروازہ دھڑام سے بند کیا تھا۔

"کہو کیا کہنا ہے۔؟" وہ کافی اکھڑی ہوئی سی تھی۔ بازل نے گہری سانس بھرتے انہیں دیکھا۔

"میں کچھ وقت کیلئے بیرون ملک جا رہا ہوں۔ وہاں کچھ ضروری کام ہیں وہ نمٹانے ہیں۔ آپ سے یہ کہنا تھا کہ

آپ پلیز پریشے اور ہارون کا خیال رکھیے

گا۔"

پریشے کے ذکر پر ساجدہ بیگم کی آنکھیں

پھیلی۔

"تو آخرکار وہ ڈائن تمہیں اپنی معصوم شکل دکھا کر اپنے وش میں کر چکی ہے---"

وہ تیکھی نگاہوں سے اسے گھورتے نفرت اور غصے سے بولی۔ بازل جھنجھلا سا گیا۔

نہیں مورے ۔۔ مجھے کسی نے وش

میں نہیں کیا میں اس لیے یہ سب کہہ

رہا ہوں کیونکہ اپنی لاپرواہی میں میں پہلے

ہی اسے بہت تکلیف دے چکا ہوں وہ

میری بیوی کی حیثیت سے اس حویلی

میں ہے۔تو اسے میری بیوی کا مقام

بھی ملنا چاہیئے۔"

ساجدہ بیگم گہرے سانس بھرتے بیٹے کی باتوں کو جانے کیسے سن اور برداشت کر رہی تھی۔

"کب جا رہے ہو تم؟ انہوں نے گویا بات بدلی تھی۔ وہ مزید پریشے نامہ سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

بس تھوڑی دیر میں نکلوں گا اور رات

کی فلائٹ ہے۔"

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے جاتے ہوئے روباب کو

بھی لے جاو اسے وہاں گھر پر چھوڑ دینا

اس کے امتحان ہونے والے ہیں۔

کچھ دنوں میں۔!"

مگر مورے اسے خضر چھوڑ دے گا۔"

بازل اس کی پسندیدگی سے واقف تھا اور اس کی کئی حرکتوں کو وہ اگنور کر چکا تھا۔۔

ہم نے کہہ دیا ہے۔ناں بس تم جاو اور

تیاری پکڑو ہم روباب سے بات کرتا

ہے۔"

وہ سنجیدگی سے کہتی اٹھ کر کمرے سے

باہر نکل گئی۔

بازل نے لب مضبوطی سے بھینچے حالی

نظروں سے قالین کو گھورا۔

★★★★★★★★

"کوشش کرنا راستے میں اس سے بات کر کے اسے راغب کر سکو۔۔ اس سے بہتر اور بڑا موقع تمہیں دوبارہ نہیں ملے گا۔

ساجدہ بیگم اسے سامان باندھنے کا کہتے ساتھ ہی تاکید کرتی باہر نکل گئی۔

آپ فکر ہی مت کریں ممانی جان--

آج کی رات بہت یادگار ہو گی بازل شاہ

اور میرے لیے-- وہ ساری زندگی یہ

رات ہرگز نہیں بھول پائے گا--

وہ چمکتی آنکھوں سے دروازے کو دیکھتے

زیر لب بڑبڑاتے ہوئے گہرہ ہنسی-

★★★★★★★★★

''کایان سکندر شاہ صبح ہوتے ہی شہر کیلئے روانہ ہو چکا تھا۔

آئزہ بیگم تو دو دنوں سے بلکل بجھی بجھی

سی تھیں۔ کسی بھی کام میں ان کا

دل نہیں لگ رہا تھا خضر کئی مسیجز کر

چکا تھا۔

یہاں تک کہ وہ اس کی ایک بھی کال

اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔

اب بھی وہ تھکی سی کمرے میں
داخل ہوئی کبرڈ سے کپڑے نکالتے
صوفے پر رکھتے وہ واشروم میں گھسی--
دروازہ لاکڈ کرتے ہی وہ خضر شاہ کو
دیوار سے۔ٹیک لگائے کھڑا دیکھ حیران
سی ہوئی۔

''تت تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' وہ نظریں پھیرتے ہوئے بولی۔

''کال کیوں نہیں اٹھائی میری۔؟'' وہ سینے پر ہاتھ باندھے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

آئزہ بیگم گہری سانس بھرتے ہونٹ

کچلنے لگی۔

"شوہر نہیں ہو تم میرے ہر بات کی

جوابدہ نہیں ہوں میں تمہیں۔"

'اچھا لگتا ہے بھول گئی ہو کیا لگتا ہوں

میں تمہارا۔۔!!" وہ ایک دم سے ان

کے شانوں کو دبوچتے رخ اپنی سمت کر

گیا تھا۔

آئزہ بیگم سرخ چہرے سمیت اسے

گھورتے ہونٹ کاٹنے لگی۔

دیکھو خضر تمہیں اس وقت یہاں نہیں

ہونا چاہیئے۔۔ جاو کوئی آ جائے گا۔"

وہ فل حال بحث کے موڈ میں نہیں

تھی۔ اور ناں ہی اس کی طلب پوری

کرنے کی سکت تھی ان میں۔۔

تم جانتی ہو میں اپنی مرضی سے آتا ہوں

اور جاتا بھی اپنی مرضی سے ہی ہوں۔۔

"

اتنی اداس کیوں ہو رہی ہو۔؟ کیا دل تو نہیں آگیا اپنے نکلی شوہر پر۔" وہ طنز سے بھرپور لہجے میں بولتا بچپن سے جوانی اور بستر تک ساتھ کا سفر طے کیا تھا۔ وہ ان کے انگ انگ سے واقف تھا۔

نہیں تو۔" وہ مچل پڑی۔

"آئزہ شاہ تمہارے وجود پر تمہاری سانسوں اور تمہارے دل و دماغ پر میں کسی دوسرے شخص کی پرچھائی تک برداشت نہیں کر سکتا۔۔ یہ کھیل محض کچھ وقت تک کا ہے۔مگر بھولو مت تم ہمیشہ سے میری تھی اور میری ہی رہو گی۔"

خضر کی آنکھیں جانے کیوں اس قدر

سرخ تھی۔

آئزہ بیگم پہلے ہی اپنی بوجھل پڑتی

طبیعت سے بیزار تھی۔

اوپر سے اسکا جنون ان کو بلکل اچھا

نہیں لگ رہا تھا۔

محبت نہیں مگر انسیت تو مجھے ضرور ہو
چکی ہے کایان سکندر شاہ سے خضر
شاہ ۔۔ تمہاری محبت میں میں پاگلوں کی
طرح ہر حلال حرام کرتی چلی گئی اور
مجھے دیکھو کیا ملا بدلے میں ۔۔؟ ایک
بے نام کا رشتہ ۔۔ جس کا کوئی وجود
ہی نہیں ہے۔"

وہ ایک دم سے پھٹ پڑی تھی۔

خضر شاہ کا کیا تھا وہ آج بھی شادی

کر سکتا تھا۔ کایان سکندر شاہ تو شادی

کر چکا تھا وہ تو بس ایک دوسری عورت

بن کر رہ گئی تھی۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔۔۔" وہ اسکے ماتھے پر آتے پسینے کی بوندیں دیکھ متفکرانہ لہجے میں بولا۔

آئزہ بیگم نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔ وہ اب مزید اس کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کر نہیں جی سکتی تھی۔

گہری سانس بھرتے وہ بنا شاور لیے ہی واشروم سے نکلی اور بغیر چینج کیے کمرے سے نکلتی چلی گئی۔

★★★★★★★★★

روہاب یک ٹک اسے دیکھے جا رہی

تھی۔۔ جو کافی سنجیدہ سا پچھلے دو گھنٹوں

سے مسلسل ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ روہاب

شاہ کی کوششوں کے باوجود بھی وہ اس

سے محض ہمم ہاں میں بات کر رہا تھا۔

اب تو اسے نیند آنے لگی تھی وہ سیٹ

کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند

گئی تھی۔

اس کی خاموشی محسوس کرتے بازل

شاہ بھی پرسکون ہوا تھا۔

باقی کا سارا سفر یونہی کٹ گیا تھا۔

اپارٹمنٹ پہنچتے بازل نے ایک نظر وقت پر ڈالی۔ آدھے گھنٹے بعد اسکی فلائٹ تھی۔

وقت نو بج رہے تھے۔ اگر روہاب شاہ
اس کے ساتھ ناں آتی تو اس وقت تک
یقینا وہ ائیرپورٹ میں ہوتا۔
روہاب اٹھو۔۔" بازل نے اسکا کندھا
ہلاتے سنجیدگی سے کہا۔ روہاب شاہ ایک
دم سے اٹھی۔۔ سرخ ڈوروں سے لبریز

ہلکی سیاہ آنکھوں سے اسے دیکھتے وہ گہری سانس بھرتے اٹھی تھی۔

''آپ اندر نہیں آئیں گے۔؟'' اسے سامان دہلیز پر رکھتا دیکھ وہ بے چینی سے بولی۔

''تم چلو میں آ رہا ہوں ۔'' بازل شاہ نے

اسکا باقی کا سامان نکالتے سنجیدگی سے

جواب دیا۔

وہ اسے ایسے دروازے پر اکیلا چھوڑ کر

ہرگز نہیں جا سکتا تھا۔

فل حال وہ اندر جا کر صورتحال کا جائزہ

لیتے پھر نکلنے والا تھا۔

وہ اندر داخل ہوا۔۔ تو توقع کے عین

مطابق ملازمہ وہاں موجود نہیں تھی ۔۔

اسے دیکھتے ہی رشید بھاگا اندر داخل

ہوا۔

'باقی سب کہاں گئے۔؟" وہ سامان

کمرے میں رکھ کر آیا تو بازل اپنے مینجیر

کو ویٹ کا میسج بھیجتے اس سے گویا ہوا۔

" شاہ سائیں وہ سب گاؤں ایک شادی

پر گئے ہیں آپ فکر مت کریں صبح تک

آ جائیں گے سب۔!!" رشید نے جلدی

سے اسے وجہ بتائی۔

"ہمم ٹھیک ہے آپ گیٹ پر رہیے

گا۔ روہاب کو کچھ بھی چاہیے ہوا تو آپ

اسے لا کر دے دیں۔ "

بازل نے ایک نگاہ کچن سے آتی روہاب

شاہ پر ڈالتے انہیں تائید کے ساتھ ہی

وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

تو وہ فورا سے وہاں سے نکلے۔۔ بازل نے

چائے کے مگ کو دیکھا۔ روہاب شاہ

چائے بہت اچھی بناتی تھی۔۔ فلائٹ

ویسے بھی دو گھنٹہ لیٹ ہو چکی تھی

جبھی اس نے بنا کچھ کہے روہاب شاہ

کے ہاتھ میں موجود ٹرے سے مگ

اٹھایا۔

وہ سپ لیتے چائے کو گھونٹ گھونٹ

پینے لگا۔

روہاب اسکے سامنے موجود صوفے پر بیٹھی
اس کے تاثرات کو دیکھنے لگی--

قریب پانچ سے سات منٹ بعد ہی بازل
شاہ کی نظریں دھندلانے لگی- وہ موبائل
فون کی اسکرین کو جھنجھلاہٹ سے

دیکھتے بے چینی سے مگ ٹیبل پر رکھتے

قمیض کے بٹن کھولنے لگا۔۔

ایک دم سے اسے شدید گھٹن کا

احساس ہوا تھا۔

چہرہ ایک دم سے سرخ پڑتا چلا گیا۔۔

"بازل کیا ہوا؟ آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟"

روہاب آہستگی سے اٹھی۔۔ فکر مندی

سے اسے دیکھتے وہ نرمی سے پوچھنے لگی۔

بازل کو اپنی آواز گھٹتی ہوئی سی محسوس

ہوئی تھی ۔

وہ سر جھٹکنے لگا۔ جب ایک دم سے وہ

حواس کھوتے پیچھے کو گرا تھا۔

روہاب شاہ نے کانپتے ہاتھوں سے اسے

بمشکل سے سہارہ دے کر اٹھایا۔۔

اس کے چہرے پر خوف تھا۔ وہ پریشانی اور گھبراہٹ سے بازل شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

جو زیر لب کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

روہاب کمرے میں داخل ہوئی۔۔ بازل شاہ کو نرمی سے اس کے بیڈ پر ڈالتے

اس نے جلدی سے اس کے شوز

اتارے ۔

وہ بازل شاہ کی محبت میں اس قدر پاگل
ہو چکی تھی کہ اسے پانے کیلئے کہ وہ
اتنا بڑا کھیل کھیل گئی تھی۔۔

اس کے جوتے اتارتے وہ سرخ چہرے سمیت اسے دیکھتے دروازے کی طرف مڑی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازہ بند کرنے جاتی۔

بازل شاہ نے ایک دم سے اس کا ہاتھ تھامے اسے کھینچا۔

وہ ہلکی سی چیخ کے ساتھ اسکے کشادہ

سینے خا حصہ بنی تھی۔

بال اسکے چہرے پر بکھرے تھے ۔ وہ

دونوں ہاتھ بازل شاہ کے سینے پر

جمائے اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی۔ جو

نشے سے چور سرخ آنکھوں سے اسے

دیکھتے نرمی سے انگلی اسکے گالوں پر

ٹریس کرنے لگا--

"حور---!!" وہ زیرِ لب سرگوشی نما

دھیمی سی آواز میں بڑبڑایا تھا وہ اسے

حوریہ سمجھ رہا تھا--

روہاب نے ہونٹ بے دردی سے کچلے

تھے۔۔ وہ ذرا سی مزاخمت کرتے دور

ہونے لگی۔

جب اس کا دوپٹہ گردن سے کھینچ کر

دور پھینکتے وہ اسے بیڈ پر منتقل کرتے

اس پر سایہ فگن ہوا تھا۔

"آئی لو یو بازل-- میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی بے بسی سے چور لہجے میں کہتی اسکی پیشانی پر لب رکھ گئی۔

بازل مسکرایا--

یو نو واٹ تمہاری سسٹر بھی تمہاری طرح

ہے کیوٹ انوسینٹ سی۔!!" وہ پریشے

نور کا تذکرہ کرتا بے حد برا لگا تھا۔ روہاب

شاہ اس کی گردن کے گرد بانہیں

حمائل کرتے اسے خود سے نزدیک کر

گئی۔

چھوڑو اسے بازل شاہ آج صرف اپنی اور

میری بات کرو۔"

وہ اس کی گردن پر گہری سانس

بھرتے مدہوشی سے بولی۔۔

بازل شاہ اس کی پیشانی چومتے اس

کے لبوں پر جھکا۔

جب اچانک کوئی تیزی سے کمرے میں

داخل ہوا۔۔

بازل اور روہاب شاہ نے ایک دم کرنٹ

کھاتے پیچھے دیکھا۔۔

روہاب شاہ کا چہرہ ایک دم سے سفید پڑا تھا وہ خوف سے سر نفی میں جھٹکنے لگی۔

اس نے جلدی سے خود کو ڈھانپنا چاہا تھا۔ مگر اسکا ہاتھ جکڑتے وہ اسے کھڑا

کرتے زور دار تھپڑ اس کے گال پر جھڑ

گیا۔۔

پورا کمرہ اس تھپڑ کی گونج سے گونجا

تھا۔۔

کایان سکندر شاہ اپنی سبز غضب ناک

نگاہوں سے اسے گھورتے ایک اور تھپڑ

اس کے دوسرے گال پر جھڑ گیا۔۔

روہاب چکراتے سر کے ساتھ دھڑام

سے پیچھے کو گری تھی۔۔

پورا وجود تھر تھر کانپنے لگا تھا۔۔

دل تو چاہ رہا ہے چمڑی ادھیڑ دوں میں تمہاری۔۔ مگر عورت ہو اس لئے لحاظ رکھ رہا ہوں۔!" وہ شدت سے دھاڑ کر آگے بڑھا۔

بیڈ پر اوندھے منہ پڑے بازل شاہ کو

سیدھا کرتے اسنے جلدی سے اسے

اٹھایا۔۔

کمرے سے باہر نکلتے وہ دروازہ باہر سے

لاکڈ کرتے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

بازل شاہ کو لیے وہ واشروم میں گھسا تھا۔ اسے شاور دیتے وہ کپڑے تبدیل کرتا اسے بیڈ پر ڈالتے صوفے پر بیٹھا گھرے سانس بھرنے لگا۔۔

اسے یقین تھا بازل شاہ اپنے حواس میں نہیں۔اگر وہ ہوش میں ہوتا تو یہ گناہ

کبھی ناں کرتا۔۔ اور اسے چھوتے ہی

کایان سکندر شاہ کا شک یقین میں بدل

چکا تھا۔

کایان کے دماغ کی شریانیں پھٹنے لگی

تھی۔۔ وہ دونوں ہاتھوں کی مدد سے

کنپٹیاں سہلانے لگا۔

وہ صبح ہوتے ہی شہر کیلئے روانہ ہو گیا تھا۔

اب رات کو حویلی بات کرتے اسے علم ہوا تھا کہ روباب شاہ اور بازل شاہ بھی شہر آچکے ہیں ۔

وہ بازل سے ملنے کی غرض سے اپارٹمنٹ میں آیا تھا۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ اس نے خدا کا لاکھ شکر ادا کیا تھا کہ وہ وقت پر پہنچا تھا۔

کچھ سوچتے اس نے موبائل فون نکالتے

حارث کو کال ملائی۔۔

اور اسے جلدی سے شہر آنے کا کہتے وہ

کال بند کرتے بازل کی طرف بڑھا۔

★★★★★★★★★

"رش ڈرائیونگ کرتے وہ بہت مشکلوں سے اپارٹمنٹ میں پہنچا۔ نیند سے بوجھل نظروں سے اس نے گھڑی پر وقت دیکھا۔۔ جو صبح کا ایک بجا رہی تھی۔

موبائل فون جیب میں رکھتے وہ اونگھتے

ہوئے باہر نکلا تھا۔۔

آخر کار اس کایان کو مجھ سے کیا کام

پڑ گیا جو ایسے آدھی رات کو مجھے بلایا

اس نے۔۔؟"

شیو کھجاتے وہ بند دروازے کو دیکھتے خود

سے بڑبڑایا تھا۔

چلو اندر چل کر دیکھتا ہوں۔" وہ زیر لب

کہتے آگے بڑھا۔

وہ گہری سانس بھرتے اندر داخل ہوا۔۔

وقت کافی زیادہ ہو چکا تھا۔۔ اسنے ایک

نگاہ کایان سکندر شاہ کے بند دروازے

کو دیکھا۔

اور پھر نیند کے زیر اثر وہ اونگھتا ہوا

گیسٹ روم میں چلا گیا جو اکثر اسکے لیے

آرام گاہ بنتا رہتا تھا۔

بیڈ پر دراز ہوتے ہ وہ گہری نیند میں اترتا

چلا گیا۔

★★★★★★★★★

صبح کے پانچ بج چکے تھے۔۔ حارث اب

تک نہیں آیا تھا۔۔ کایان ہونٹ کچلتے

پریشانی سے کمرے سے باہر نکلا۔ وہ فجر

پڑھتے ہی چائے پینے کا عادی تھا۔

اور آج اسے یہ کام خود کرنا تھا۔ روم

سے نکلتے وہ کچن میں داخل ہوا۔ قریب

پانچ سے سات منٹوں میں وہ چائے تیار

کرتے مگ میں انڈیلتے باہر نکل آیا۔

مگر اچانک اسکی نظر گیسٹ روم کے بند

دروازے پر پڑی۔۔ وہ ایک دم سے

چونکا۔

گہری سانس بھرتے اسنے ناب گھمائی

اور سامنے لیٹے حارث کو سوتا دیکھ وہ

تاسف سے لب بھینچے اسے دیکھتا سر

جھٹک گیا۔۔

'اٹھو کمینے تجھے سونے کیلئے تو نہیں

بلایا۔ !!" وہ ایک دم سے اس پر برس

پڑا تھا۔ اس وقت وہ کہی سے بھی ایک

گاؤں کا سردار نہیں لگ رہا تھا۔

حارث ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

نیند سے بھری سرخ آنکھوں سے اسے

گھورتے وہ پاس پڑا کشن اٹھاتے کایان

سکندر شاہ پر پھینکتا پھر سے لیٹا۔۔

'حارث اٹھو مجھے کچھ ضروری بات کرنی

ہے تم سے۔۔!!" کایان نے گھری

سانس بھرتے کہا۔۔ وہ جانتا تھا اسے

نیند سے جگانا انتہائی مشکل کام تھا۔۔

"حارث تمہاری شادی کی بات ہے۔"

کایان اسکی رگ رگ سے واقف تھی

جبھی وہ بات چنی تھی۔

جسے سنتے ہی وہ فورا سے اٹھ بیٹھتا اور

ایسا ہی ہوا تھا۔۔

حارث ابراہیم شاہ ایک دم سے اٹھ بیٹھا۔ اور گہری سیاہ آنکھوں سے اسنے کایان کو بے یقینی سے دیکھا۔

میری شادی۔۔!!" وہ اسے دیکھ زیر لب پوچھنے لگا۔

کایان نے سر اثبات میں ہلایا اور پاس

پڑے صوفے پر بیٹھا۔

مذاق ناں کر یار۔۔ کیوں مجھ کنوارے

کے زخموں پر نمک چڑھک رہا ہے۔؟"

وہ اونگھتے ہوئے بالوں میں ہاتھ چلاتا

انتہائی معصومیت سے بولا۔

"مذاق نہیں کر رہا مگر سب سے پہلے

میں تمہیں ساری حقیقت بتانا چاہتا ہوں

اگر پھر بھی تم رضامند ہوئے تو میں آج

ہی تمہارا نکاح کروا دونگا۔۔!!"

کایان نے مگ سے اڑتے بھاپ کو دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔۔ حارث اب اسے سنجیدگی سے دیکھتے بیڈ سے اٹھا۔

'کیا مطلب اس بات کا اور تم کس سے بات کر رہے ہو میری شادی کی۔؟"

حارث اسکے تاثرات سے معاملے

کی۔ سنگینی کسی حد تک سمجھ چکا تھا۔۔

"میں رہاب شاہ کی بات کر رہا

ہوں۔۔!!" کایان کی سبز آنکھیں اب

اسکے چہرے پر تھی۔

"مگر وہ تو بازل کی دیوانی ہے۔ رباب

شاہ کی پسندیدگی سے سارا زمانہ واقف

تھا۔۔ حارث اکثر بازل کو اس معاملے

میں چھیڑ چکا تھا۔

'ہاں اور اسی پاگل پن میں اس سے

گناہ ہونے جا رہا تھا۔۔!!" کایان نے

سنجیدگی سے کہا تو حارث کے ماتھے پر بل سمٹے۔۔

اب کایان سکندر شاہ اسے سارا واقعہ سناتے اس کے سرخ چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

شاید آج سے پہلے وہ اتنا سنجیدہ ہوا ہو کبھی۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اس قسم کی چیپ عورت سے نکاح کرنے کو تیار ہو جاؤں گا کایان سکندر شاہ۔۔۔؟" وہ قریبا اس پر برسا تھا۔

وہ ایک بدکردار مرد تھا اور اپنے لیے اپنے

جیسی بدکردار عورت کا خواہاں تھا۔

وہ بہک چکی ہے حارث مگر بری نہیں

ہے عورت بری نہیں ہوتی اسے وقت

حالات اور ہم انسان برا کرنے پر مجبور

کرتے ہیں۔۔ تمہارا ساتھ اسے بدل دے

گا مجھے اس بات کا یقین ہے۔!!"

سوری ٹو سے مگر پلیز سردار صاحب آپ

اپنی کزن کیلئے کوئی اور بلی کا بکرا

ڈھونڈیں۔۔ کیونکہ مجھے اتنا مہان بننے کا

کوئی شوق نہیں۔۔۔!!"

وہ سرد لہجے میں کہتا ایک دم سے اٹھا۔۔دروازے سے نکلتے اسے کایان سکندر شاہ کی آوازیں اپنے پیچھے سنائی دیں تھی جنہیں اگنور کرتا وہ ہال میں اینٹر ہوا۔

معا اس کی نگاہ کمرے سے بھاگتی ہوئی

لڑکی پر پڑی-- ایک پل کو اس کی

نظریں تھمی قدم رکے تھے--

وہ بلکل بکھرے الجھے حلیے میں گھبرائی

ہوئی سے بھاگتی ایک دم سے اس سے

ٹکرائی--

حارث نے اسکا بازو جکڑتے اسے گرنے

سے پہلے ہی تھاما--

مقابل کی بھیگی سنہری آنکھیں بکھرے

سنہری بال خوبصورتی تیکھے نقوش اس

کے حسن کو چار چاند لگا رہے تھے--

حارث ابراہیم شاہ کے دل نے ایک

بیٹ مس کی-- وہ پہلی بار رباب شاہ

کو دیکھ رہا تھا اور اسے دیکھتے ہی دل میں

طوفان سے اٹھا تھا--

رباب پیچھے سے آتے کایان کو دیکھ

کمرے کی طرف بھاگی تھی--

سوری حارث مجھے تمہیں ایسے یہ سب کچھ نہیں کہنا چاہئے تھا یار۔۔!!"

کایان کو اس کا انکار ہرگز برا نہیں لگا تھا وہ اسے ناراض بلکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"اٹس اوکے یار۔۔۔ ویسے میرے خیال سے تم ٹھیک کہہ رہے تھے ۔۔ عورت اتنی خراب نہیں ہوتی۔۔ اور اگر مرد کا ساتھ ہو تو وہ ہر عادت ہر محبت بھول جاتی ہے۔۔!!""

کایان اس کا بار بار رباب کے کمرے کی طرف دیکھنا نوٹ کر چکا تھا۔۔ جبھی سینے پر ہاتھ باندھے اسے سکون سے دیکھنے لگا۔۔

میں نکاح کے لئے راضی ہوں۔۔۔بس

تو جلدی سے مولوی صاحب کو

بلا۔۔۔!!"

حارث نے پرجوش سے لہجے میں کہا تو

کایان کا قہقہہ بے ساختہ ہی نکلا۔ وہ

ایک دم سے اس کے گلے لگا۔۔

★★★★★★★★★

"کہاں تھے تم رات بھر---؟" ہمایوں شاہ جو کافی دیر سے اس کے منتظر تھے

اسے یوں بکھرے سے حلیے میں دیکھ وہ
چونکے تھے۔
"کچھ بھی نہیں تھا۔۔ آپ بتائیں کچھ
کام تھا آپ کو۔۔!!" وہ خاصا الجھا ہوا
تھا۔ ہمایوں شاہ نے لب بھینچے اسے
دیکھا۔

بیٹھو ایک ضروری بات کرنی ہے

مجھے۔۔!!" وہ اسے پاس بیٹھنے کا حکم

دیتے لب بھینچ گئے۔

خضر بنا کچھ کہے خاموشی سے ان کے

قریب بیٹھا۔۔

"جی بابا بولیے ۔۔!!" ساری رات جاگنے

کے سبب اس کا وجود خاصا تھکن کا

شکار تھا ۔

وہ بس کسی بھی طرح اپنے روم میں جانا

چاہتا تھا۔۔

"ہم تمہاری شادی کر دینا چاہتے ہیں

خضر شاہ--- اب تم اس قابل ہو چکے

ہو کہ تمہاری شادی کر دی جائے

--!!"

ان کی بات پر وہ چونکا۔ اور سرخ ترچھی

نظروں سمیت انہیں گھورا--

"کیا کہا آپ نے---- شادی---؟"

آپ بھول چکے ہیں میری آپ سے چند

سال پہلے ہی یہ بات ہو چکی تھی--

میں کسی سے بھی شادی نہیں کروں

گا--!!"

اس نے صاف دو ٹوک الفاظ میں کہا--

"کیا تم پاگل ہو چکے ہو خضر شاہ---

کیوں نہیں کرو گے تم شادی--؟ اس

عورت کیلیے تم اپنا آپ اپنی جوانی برباد

کرو گے خضر شاہ----؟"

وہ غصے کے سبب گرجے تھے-- پورا

وجود کپکپا اٹھا تھا-

"میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا بابا

آئزہ شاہ کے سوا میں کسی بھی دوسری

عورت سے شادی نہیں کروں گا اور

آج بھی یہی کہوں گا۔۔!!"

وہ سرد دو ٹوک لہجے میں بولا۔

'وہ عورت تم سے تین چار سال بڑی

ہے-- عمر دیکھو اس کی--- وہ تمہیں

کبھی بھی خوش نہیں رکھ سکتی خضر شاہ

اور ناں ہی تمہیں اولاد جیسی خوشی دے

گی--!!"

وہ آج ہر ضبط توڑ چکے تھے-- خضر شاہ

سرخ چہرے سمیت انہیں بے بسی

سے دیکھ رہا تھا--

"مجھے اس چیز سے کوئی فرق نہیں

پڑتا---بابا اولاد کی خوشی میرے نصیب

میں ہوئی تو مجھے مل جائے گی-- مگر

میں سوچ چکا ہوں میں اب زیادہ دیر آئزہ کو اس کھیل کا حصہ نہیں بننے دونگا ۔۔!!"

وہ جیسے ہر فیصلہ لے چکا تھا ہمایوں شاہ کی آنکھیں پھیلی تھی وہ بے یقینی سے اسے دیکھتے رہ گئے۔ ایک عورت

کے عشق نے ان کے بیٹے کو پاگل کر

دیا تھا۔۔

"کیا کرو گے تم ہاں بولو۔۔۔!!" تم

کچھ بھی نہیں کر سکتے خضر شاہ۔۔۔ یاد

رکھو یہ بات۔۔۔!!"

'میں جو کر سکتا ہوں وہ آپ کو بہت

جلد پتہ چل جائے گا۔۔!!"

وہ بمشکل سے جواب دیتے لمبے لمبے

ڈھگ بھرتا اپنے کمرے کی سمت

بڑھا۔۔

جبکہ ہمایوں شاہ اپنے چکراتے سر کو جکڑتے صوفے پر ڈھے سے گئے--

★★★★★★★★★

"میں کہہ رہی ہوں آپ ڈاکٹر کے پاس

سے ہو آئیں۔ ۔۔ آپ کی طبیعت

ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔۔!!" عطر

دوسری مرتبہ ان کے پاس آئی تھی۔۔

جو نڈھال سی واشروم سے نکلی تھی۔۔

چہرے پر پانی کی چھینٹیں ابھی تک تازہ تھی--

وہ کافی مرجھائی مرجھائی سی لگ رہی تھی--

"نہیں میں ٹھیک ہوں عطر بس لگتا ہے فوڈ پوائزننگ ہوئی ہے--!!"

وہ بھیگی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی اور دوپٹہ ایک سمت رکھتے بیڈ کی سمت بڑھ گئی۔۔

عطر ان کا حال احوال پوچھتے انہیں خدا حافظ کہتے کمرے سے نکل گئی۔۔

آئزہ بیگم اپنا چہرہ تکیے میں چھپاتے بے ساختہ ہی رو دی تھی--

ان کے وجود کی لرزش کو دیکھ خضر نے جبڑے سختی سے بھینچے تھے-- وہ جتنا خود پر ضبط پانے کی کوشش کرتا تھا اتنا ہی وہ ناکام ہوتا جا رہا تھا--

یا پھر آہستہ آہستہ اسے احساس ہو رہا

تھا کہ وہ اپنے باپ کے نقش قدم پر

چل کر اپنی محبت کو خود سے دور کر چکا

تھا۔۔

کیونکہ آئزہ شاہ کی آنکھوں میں کایان

سکندر شاہ کیلئے پسندیدگی وہ کئی بار دیکھ

چکا تھا۔۔

اور یہی چیز اس کے لئے ناقابل

برداشت تھی۔ لیپ ٹاپ آف کرتے وہ

بال مٹھیوں میں جکڑ گیا۔۔

اور پھر گہری سانس بھرتے وہ ایک دم

سے اٹھا تھا۔۔

★★★★★★★★★

'رباب سہمی نم آنکھوں سے کایان سکندر
شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔ جس نے ابھی
اچانک اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔
اس وقت وہ ایک سرخ جوڑے میں
ملبوس بھیگی نم آنکھیں جھکائے خوفزدہ
سی بیٹھی تھی۔۔

بازل شاہ جانے کہاں تھا۔۔ وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔ ساری رات اس نے روتے ہوئے گزاری تھی۔ اور اب اس وقت وہ کایان سکندر شاہ کے خوف سے جو وہ کہتا جا رہا تھا وہ کرتی جا رہی تھی۔۔

"چھوٹی بی بی-- مولوی صاحب آ رہے ہیں-- گھونگھٹ کر لیں--!!" ملازمہ کی پکار پر رہاب شاہ نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا۔

اگر وہ انکار کر دیتی تو جانے کایان سکندر شاہ اس کی حرکت کی بابت کس

کس کو بتاتا ۔۔ وہ دل پر جبر کرتے

کانپتے ہاتھوں سے چہرے کو گھونگھٹ

سے ڈھانپ گئی۔

کئی آنسوں اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے

تھے۔ کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا۔۔

"کایان سکندر شاہ مولوی صاحب اور

گواہان کی موجودگی میں اندر داخل ہوا۔

اور اس کی اجازت پر مولوی صاحب

نے نکاح شروع کیا۔۔۔

"رہاب بنت ہمایوں شاہ آپ کا نکاح

ولد ابراہیم شاہ سے بعوض پچاس لاکھ

روپے سکہ رائج الوقت کے اللہ کے

حاضر ناظر جان کے ان تمام گواہان کی

موجودگی میں کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ

نکاح قبول ہے--!!"

اس کی مکمل خاموشی پر مولوی صاحب

نے دوبارہ نے یہی کلمات ادا کیے--

"رہاب بنت ہمایوں شاہ آپ کا نکاح

ولد ابراہیم شاہ سے بعوض پچاس لاکھ

روپے سکہ رائج الوقت کے اللہ کے

خاضر ناظر جان کے ان تمام گواہان کی

موجودگی میں کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ

نکاح قبول ہے--!!"

"کایان سکندر شاہ اس کے نزدیک بیٹھا

اور اس کے خوف سے رہاب شاہ نے

فورا سے نکاح قبول کیا تھا۔۔

اس کے بعد تین مرتبہ اپنا آپ کسی

غیر کے سپرد کرتے رہاب شاہ نے

کپکپاتے ہاتھوں سے پیپر پر سائن

کیے--

مبارک ہو--!!" کایان سکندر شاہ اس

کے پر ہاتھ رکھتے اسے مبارکباد دیتا وہاں

سے اٹھا-- ان کے جاتے ہی رباب

دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ

پھوٹ کر رو دی۔

★★★★★★★★★

حارث بے صبری سے سب کے آنے

کا منتظر تھا۔ کمرے سے کایان کو نکلتا

دیکھ وہ جلدی سے صوفے پر بیٹھا۔۔

دونوں ٹانگیں ٹینشن سے حرکت میں

تھی۔۔

سیاہ آنکھوں میں رباب شاہ کا تھوڑی دیر پہلے کا عکس تھا-- وہ ہونٹ کچلنے لگا--

معا کایان اور مولوی صاحب اس کی سمت بڑھے اور نکاح کی اگلی کاروائی شروع ہوئی تھی--

حارث ولد ابراہیم شاہ آپ کا نکاح رباب

بنت ہمایوں شاہ کے ساتھ بعوض پچاس

لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے اللہ کے

خاضر ناظر جان کے ان تمام گواہان کی

موجودگی میں کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ

نکاح قبول ہے۔۔!!"

قبول ہے۔۔!!!" اس کی سپیڈ پر

کایان نے بے ساختہ مسکراہٹ روکی۔۔

قبول ہے۔۔!!"

قبول ہے۔۔!!" تینوں مرتبہ اس نے

اسی سپیڈ سے جواب دیا۔۔ گواہان ہلکا

ہلکا مسکرا رہے تھے۔۔ جبکہ حارث شاہ

سائن کرنے میں مصروف تھا۔۔ اس
نے جلدی سے سائن کرتے۔دوڑ کر
کایان کو گلے لگایا۔
"میری بھی شادی ہو گئی یارا۔۔۔ میں
بھی شادی شدہ بن گیا۔۔!!" اس کا
پرجوش انداز دیکھ کایان نے ہنستے ہوئے

اسکی پشت زور سے تھپکی تھی۔ اور دل

ہی دل میں دونوں کو۔ڈھیروں دعائیں

دے ڈالی۔۔

★★★★★★★★★

مجھے لگتا ہے سائیں حویلی میں کوئی ہے

جسے ہم پر شک ہو گیا ہے--!!" حمید

نے بڑی رازدارنہ انداز میں انہیں آگاہ

کیا--

'جن کی آنکھیں انتہا کی سرخ تھی--

برسوں سے یہ کام کرتا آیا ہوں میں اور

جس جس نے میرے راستے میں روڑے

اٹکانے کی کوشش کی ہے اسے میں

موت کی گھاٹ اتار چکا ہوں۔۔

تم پتہ کرو تجمل کہاں ہے۔۔ کہیں

اس نے ہمارے خلاف منہ تو نہیں

کھول دیا۔

کرسی پر بیٹھے شخص نے بے چینی سے کہا۔۔

"سائیں وہ تو کایان سکندر شاہ کی قید میں ہے۔۔!!" حمید نے ڈرتے ہوئے کہا۔تو سامنے والے کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔۔

"کیا اور تم یہ مجھے ابھی بتا رہے

ہو---؟" وہ اس کا گریبان جکڑتے

دھاڑے تھے-- حمید خوفزدہ سا سانس

روک گیا--

سس سائیں آپ حویلی تھے سب کے

سامنے ذکر کرنا مناسب نہیں تھا--

حمید کی بات سن سامنے والے نے

اسے دور دھکیلا تھا--

آج کل سب کچھ خراب ہوتا جا رہا تھا

ان کی بنی بنائی شطرنج اپنے راستوں

سے آہستہ آہستہ کر کے ہٹ رہی

تھی--

"اور وہ لڑکی جو وہ لانے والا تھا۔ شیخ

کیلئے۔۔۔ کہاں گئی وہ لڑکی ایسا کرو

گاؤں جاو اور اس لڑکی کو اٹھا لاو۔۔!!"

انہوں نے اسے سرد و سپاٹ لہجے میں

حکم دیا۔

"مم مگر صاحب وہ لڑکی اب گاؤں میں

نہیں ہے--!!"

حمید نے ڈرتے ڈرتے کہا-- جس پر

سامنے والا چونکا--

وہ تجمل کی منگیتر عطر بی بی تھی۔

جن سے کایان سکندر شاہ نے اب نکاح

کر لیا ہے۔۔!!"

حمید کی باتیں سن سامنے والے کا دماغ

تیزی سے گھوما۔۔

کایان کہی ہمارے بارے میں کچھ جانتا

تو نہیں حمید۔۔۔۔ ایسا کرو نظر رکھو

کایان سکندر شاہ پر۔۔۔ وہ کہاں جاتا

ہے کس سے ملتا ہے کیا کرتا ہے۔۔

سب معلومات چاہئے مجھے اور ہاں شیخ

صاحب سے آج رات کا وعدہ کیا تھا۔

گاؤں میں جاو اور جو بھی لڑکی ملے اسے

اٹھا لاو ۔۔!!"

وہ اسے حکم دیتے ایکدم سے اٹھے اور

اندھیرے کی سمت بڑھتے چلے گئے۔۔

★★★★★★★★★

"جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔۔ آئزہ بیگم کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔

یہ سب سارا دن رونے کے سبب ہو رہا تھا وہ اپنی ہی سوچوں میں گم خود کو اس

قدر تکلیف دے چکی تھی کہ اب رو رو

کر ان کا سر درد کر رہا تھا۔۔

ووٹنگ کے ڈر سے انہوں نے دن سے

کچھ بھی نہیں کھایا تھا اور اب رات

کے بارہ بجے ان کی حالت سچ میں

خراب ہو رہی تھی۔۔

وہ بے حس بنی لیٹی رہی-- وہ اپنی
سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ کمرے
میں کسی دوسرے کی آمد کا احساس
تک نہیں ہوا تھا انہیں---

وہ دھیمے قدموں سے چلتا ان کے نزدیک

ہوا۔۔ بیڈ سے کمفرٹر اٹھاتے وہ آہستگی

سے ان کے نزدیک لیٹا۔۔

کلون کی جانی پہچانی مہک کو اپنے

نزدیک محسوس کرتے آئزہ نے جلدی

سے لیمپ آن کیا۔۔

تو اس کی آنکھیں بیڈ پر لیٹے خضر شاہ کو

دیکھ پھیلی۔

"تم۔۔۔!!" وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔ دو

دن پہلے ہی تو اس سے خفا ہو کر اسے

آنے سے منع کیا تھا اور وہ پھر سے آ

گیا تھا۔۔۔

"تمہاری طلب مجھے تم تک کھینچ لاتی

ہے جاناں--- کیوں تڑپاتی ہو یہاں

آؤ--!!"

وہ پنک نائٹی میں جھلکتے ان کے دودھیا

وجود کو دیکھ مخمور سے لہجے میں بولا--

اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی--

اور آئزہ بیگم کو دیکھ وہ ایسے ہی اپنے

جذبات پر سے قابو کھو بیٹھتا تھا۔

"خضر پلیز میرا موڈ نہیں ہے آج تم

جاو۔۔!!"

وہ اس کے ہاتھ ڈوریوں میں الجھے دیکھ

بڑبڑائی۔

جسے ان سنا کرتے خضر نے جھٹکے سے
گاؤں کی ڈوری کھینچی۔ اب گاؤں ان
کے کندھوں پر جھول رہا تھا۔

وہ نیٹ کی شارٹ سی نائٹی میں ملبوس
کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔

'میں آیا تو اپنی جان کی طبیعت پوچھنے تھا۔ مگر اب میری نیت سچ میں خراب ہو گئی ہے۔۔!!"

وہ ایک دم سے انہیں سینے پر گراتے شریر لہجے میں بولا۔۔

آئزہ بیگم سخت چڑچڑی سی ہوئی تھی۔

اس وقت انہیں خضر کا چھونا بھی

عجیب لگ رہا تھا۔

خضر میں سچ میں ٹھیک نہیں فیل کر

رہی اور ویسے بھی اب سے یہی بہتر ہے

کہ تم یہاں مت آیا کرو۔۔۔!!"

وہ اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے سنجیدگی

سے بولی۔۔ خضر نے جبڑے بھینچتے

سختی سے انہیں گھورا۔

'اور اس کی کوئی خاص وجہ۔۔۔!!"

وجہ ہے۔۔ تمہارا میرے ساتھ ایسا کوئی

تعلق نہیں جس کی بنا پر تم یوں رات

کے پھر یہاں آتے رہو۔۔ اس لئے تم
شادی کرو اپنی زندگی سکون سے گزارو۔۔
اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔۔!!"
وہ اس کی خون آلود ہوتی آنکھوں میں
دیکھتے سنجیدگی سے بولی۔۔

خضر کا دل چاہا تھا کہ اسکا منہ تھپڑوں

سے لال کر دے--

'میں شادی کروں یا ناں یہ میرا معاملہ

ہے اور یہاں تمہارے پاس آنے سے

مجھے کسی کا باپ بھی نہیں روک سکتا۔

-- تو تم کیسے روکو گی--!!"

وہ انہیں نرمی سے بستر پر ڈالے ان

کے چہرے پر جھکا سنجیدگی سے بولا

تھا۔۔

"یہ ناجائز رشتہ ہے خضر۔۔!!" وہ

بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے پانچ

سالوں میں پہلی بار بولی تھی۔۔

خضر پہلے ہی بہت ڈسٹرب تھا اوپر سے آئزہ کی بات سن وہ جبڑے بھینچ کر انہیں بے یقینی اور تاسف سے دیکھتا جھٹکے سے اٹھا۔۔

ٹھیک ہے یہ ناجائز رشتہ ہے تو اب میں جائز طریقے سے آوں گا آئزہ بیگم۔۔

اور آئندہ تم مجھے اس کایان کے آس

پاس نظر مت آنا۔۔۔ میں دور ضرور ہوں

مگر تمہاری ہر حرکت پر نظر ہے

میری۔۔۔اگر آئندہ اس حلیے میں اس

کے سامنے گئی تو تمہاری لاش گلی کے

کتوں کو ڈالوں گا یہ بات ذہن میں رکھنا

بے بی۔۔۔!!"

وہ سنجیدگی بھرے سرد لہجے میں انہیں

وارن کرتے ان کے لبوں پر گہرہ بوسہ

دیتے اٹھا اور جیسے آیا تھا اسی رستے وہاں

سے نکلتا چلا گیا۔۔

★★★★★★★★★

"چند دن یہی رہو ایسے اچانک اگر تم
حویلی لوٹے تو خضر شاہ اور ہمایوں شاہ
بہت غصہ ہونگے۔۔!!"

وہ واپسی کیلئے تیار تھا۔۔ حارث تو ویسے

بھی ابھی چند دن اپنی بیوی کے ساتھ

اکیلے گزرانا چاہتا تھا۔۔

اب کایان سکندر شاہ کے کہنے پر اسنے

سر اثبات میں ہلایا۔۔

"کوشش کرنا اسے نرمی سے ہینڈل

کرو۔۔!!" کایان نے گاڑی میں بیٹھتے

آخری مرتبہ کہا تھا۔۔

ہمم تم بے فکر رہو میں اسے ذرا سی

اونچی آواز میں بات تک نہیں کروں

گا۔۔!!" حارث نے اسے یقین دہانی کروائی۔۔

جس کے بعد کایان واپس اپنے گاؤں کیلئے روانہ ہو چکا تھا۔۔ حارث نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی۔۔ شام کے سات بج

رہے تھے۔۔ اس نے جلدی سے گاڑی

نکالی۔۔

اور آدھے گھنٹے بعد ہی وہ کچھ سازو

سامان کے ساتھ واپس لوٹا۔۔

اس نے ملازم کو کچھ سامان دیتے

کمرے میں بھیجا اور ایک بیگ ملازمہ کو

تھمایا--

جسے وہ شرافت سے لیتی رہاب شاہ کے

کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

دروازہ ناک کرتے وہ اندر گئی۔۔ رباب

ابھی ابھی دوسرا لباس تبدیل کرتے

سادہ سے کپڑوں میں واشروم سے نکلی

تھی۔۔

بی بی سائیں یہ شاہ سائیں نے بھیجا

ہے۔۔ کہہ رہے ہیں آپ یہ پہن

لیں۔۔!!" ملازمہ نے حارث کا پیغام

اسے من و عن سنایا اور واپسی کیلئے

مڑی۔۔

رکو۔۔۔!!" رباب نے ایک سپاٹ نگاہ

بیگ پر ڈالی۔۔

"کایان لالا کہاں ہیں۔۔۔ مجھے ان سے

بات کرنی ہے۔"

رہاب نے ٹاول ایک سمت رکھا تھا۔

جی بی بی سائیں وہ تو واپس چلے گئے

حویلی۔۔!!" رضیہ نے بے ساختہ ہی

کہا تو رہاب کی آنکھیں پھیلی۔۔

چلے گئے۔۔ ایسے کیسے۔۔!!" وہ زیر

لب بڑبڑائی تھی۔۔ خود کو مضبوط کرتے

اس نے زہر خند نگاہوں سے بیگ کو

دیکھا اور ایک دم سے اسے اٹھا کر دور

اچھالا۔۔

★★★★★★★★★

رات کے دس گیارہ بج رہے تھے--

گاڑی حویلی کی حدود سے اندر آئی تو

ملازمین ایک دم سے چوکس ہوئے--

کایان سکندر شاہ نے ایک سمت بیٹھے چند لوگوں کو دیکھا۔۔ مختار سکندر شاہ بھی انہیں میں تھے۔

وہ گاڑی سے نکلا۔۔ اور چلتا ہوا باغیچے کے اسے حصے میں پہنچا۔۔

"السلام علیکم--!!" اس نے سب کو

مشترکہ سلام کیا-- جس کا سب نے

ہی جواب دیا--

کیا میں جان سکتا ہوں اس وقت آپ

سب کی یہاں موجودگی کی وجہ--؟"

وہ سینے پر ہاتھ باندھے سرد لہجے میں

مستفسر

ہوا۔۔

'سردار سائیں ہم آپ کا ہی انتظار کر

رہے تھے۔"

فیاض نے فورا سے وضاحت دی۔۔

"خیریت ایسا کیا ہوا ہے کہ آپ سب

کو میرا انتظار کرنا پڑا۔!!"

سبز آنکھوں میں سنجیدگی سمیٹے وہ تڑخ کر

بولا۔۔

سردار سائیں رقیب کی بیٹی غائب ہے

کل شام سے۔۔۔ ہم سب اسے ہر جگہ

تلاش کر چکے ہیں مگر وہ بچی کہی بھی نہیں مل رہی۔۔!!"

کایان نے ایک نظر رقیب پر ڈالی جو بری طرح سے سر جھکائے بیٹھا رو رہا تھا۔

"اتنا سب ہو گیا اور مجھے کسی نے بتایا تک نہیں

-- خیر آپ سب کچھ مردان خانے میں
چلیں--- آج کے بعد کوئی بھی معاملہ
ہو آپ سب میں سے کسی کو بھی میں
باغیچے یا زنان خانے کی طرف ناں
ملے--"

اس نے مختار سکندر شاہ کو سنایا تھا۔ جو

لب بھینچ کر بیٹھے تھے۔۔

کایان مردانے کی طرف بڑھا تو سب ہی

اس کے پیچھے مردان خانے کی جانب

گئے تھے۔۔

★★★★★★★★★

"اگر آپ نے میری مدد کی تو میں آپ کو پورے دو لاکھ دونگی۔۔!!" اپنی بڑی بڑی نیلی آنکھوں سے سامنے کھڑی رجو کو فرزانہ کو دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولی۔۔

فرزانہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اپنی نئی

مالکن کو دیکھا--

بی بی سائیں آپ کے پاس اتنے پیسے

کہاں سے آئے--؟" وہ حیرانگی سے

بولی--

عطر پچھلے تین دنوں سے کایان سکندر

شاہ کے کمرے کا چپہ چپہ چھان چکی

تھی اور اسی دوران اسے علم ہوا تھا کہ

اسکے سٹڈی روم کے نیچے ایک خفیہ کمرہ

بھی تھا--

جہاں ہر چیز سلیقے سے موجود تھی ایسا
لگتا تھا جیسے کوئی مستقل وہاں رہ رہا
ہو۔۔ اور اسی کمرے کی الماری میں
ایک لاکر تھا۔۔ جس کی چابی یا لاک اس
سے کھل نہیں پا رہا تھا۔۔

میرے پاس پیسے ہیں۔۔ بس تم میری

مدد کی حامی بھرو باقی پیسوں کا بندوبست

میں کر لوں گی۔۔!!"

عطر نے جیسے اسے نہیں خود کو یقین

دلایا تھا۔ فرزانہ سر ہلاتے وہاں سے چلی

گئی اسکا کام بس یہی تک تھا۔۔

عطر دروازہ اندر سے بند کرتے سٹڈی

روم میں داخل ہوئی۔ اور کبرڈ کھولتے

اس نے وہی چھوٹا سا بٹن پریس کیا

جس سے فرش پر ایک سوارخ نما حول سا

بن گیا تھا۔

وہ اسی حول میں سیڑھیوں کی مدد سے

نیچے اتری۔ اور اب سارا کمرہ دھیان سے

چیک کیا تھا۔۔

گزشتہ تین دنوں سے لگاتار کوشش کے

بعد وہ ان بیزار ہو چکی تھی۔ مگر پھر

ایک آخری کوشش کا سوچتے اسنے

الماری کھولی---

کایان سکندر شاہ کے کپڑوں سے ایک

کی مہک کا ایک جھونکا سا اٹھا تھا اور

اس کے حواسوں پر سوار ہوتا چلا گیا--

وہ تیکھی چھوٹی سی ناک سکیڑے لاکر

سے کوشش آزمائی کرنے لگی۔۔

ایک دو کوشش کے بعد اس نے غصے

سے آنکھیں موندی۔۔

"کیا ہوا نہیں کھل رہا کیا۔۔؟"

ہاں پتہ نہیں کیا مصیبت ہے

یہ---!!" وہ انتہائی بیزاری سے

بڑبڑائی--

مگر پھر جیسے ایک دم سے اسکے ذہن

میں جھماکا سا ہوا--

وہ جھٹکے سے مڑی---

سامنے ہی وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا

اپنی سبز خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا

تھا۔۔

"تت تمم۔۔!" وہ اتنی زور سے چیخی

تھی کہ کایان سکندر شاہ کو اپنے کان

کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے۔۔

'کیا ہوا اچھا نہیں لگا مجھے دیکھ

کر۔۔۔!!" وہ خود کو سر تا پیر دیکھتا اب

اسے بھی دیکھ رہا تھا۔۔

سنہری رنگ کی پیروں کو چھوتی پوشاک

میں وہ بنا دوپٹے کے کھلے لمبے بالوں کو

کمر اور سینے پر کھلا چھوڑے اس کے

سامنے کھڑی تھی--

اس پر متضاد وہ نیلے نین کٹورے---

کایان نے۔ سختی سے لب بھینچے تھے--

آنکھیں ضبط سے سرخ ہوئی--

"تو مسز کایان سکندر شاہ آپ اپنے ہی شوہر کے پیسے چوری کر کے اسی کی حویلی سے بھاگنا چاہتی ہیں--؟"

وہ بھاری قدم اٹھاتا اس کے نزدیک ہوتا سنجیدگی سے بولا--

"نہیں میرے پاس اتنا فضول کا وقت

نہیں۔۔۔!!" وہ تڑخ کر بولتی پیچھے

ہوتے الماری سے جا لگی۔۔

کایان سکندر شاہ نے چند قدموں کی

مسافت طے کرتے اپنا ایک بازو اسکے

سر کے اوپر رکھا۔

اور قدرے جھک کر اس کی نیلی آنکھوں

میں اپنی سبز آنکھیں گھاڑی--

"تو گزشتہ تین دنوں سے ایک سو دو بار

یہاں سے بھاگنے کی کوشش تمہارے

بھوت کی ہو گی غالبا--!!"

وہ جیسے اس کی تائید چاہتا تھا۔۔ عطر

نے سر اثبات میں ہلاتے ایک دم سے

چونک کر اسے دیکھا۔۔

وہ تو یہاں نہیں تھا تو پھر اسے کیسے پتہ

کہ عطر حویلی سے بھاگنے کی کوشش

کرتی رہی ۔۔

"تم میری جاسوسی کر رہے ہو۔۔؟"

عطر نے تیزی سے موضوع بدلا۔

نہیں تو۔۔۔!! جاسوسی چوروں کی، کی

جاتی ہے اور تم تو میری بیوی ہو میری

عزت بس دیکھ بھال کر رہا تھا اپنی

خوبصورت اور سگھڑ بیوی کی۔۔"

اس نے جلانے والی مسکراہٹ پاس کی اور ساتھ ہی اسکی چھوٹی سی ناک کی ٹپ پر لب رکھے--

عطر حیات کا چہرہ سرخ پڑا-- نظریں لرز کر جھکی- اور پھر سے اٹھی--

"اچھی بیویاں شوہر کی واپسی پر سلام کر کے گلے ملتی ہیں ماتھا چومتی ہیں ، اور پھر کھانا لا کر دیتی ہیں اور آخر میں اس کے پیر دباتی ہیں۔۔!!"

وہ اسے اپنے فائدے کی باتیں سمجھا رہا تھا۔

مگر میں اچھی بیوی نہیں ہوں سردار

صاحب۔۔۔ میں ان میں سے صرف

ایک کام کر سکتی ہوں۔۔"

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے سرد لہجے میں

بولی۔

"اچھا وہ کونسا۔۔۔؟"

کایان نے دلچسپی سے اسے دیکھتے

پوچھا--

"میں بس آپ کا گلا دبا سکتی ہوں---

دبا دوں--؟" عطر کے بے تاثر لہجے

میں کہنے پر کایان نے آنکھیں چھوٹی

کیے اسے گھورا--

"نہیں میری سرداری میں اپنے ہونے

والے بچوں کی ماں کو اکیلا ہرگز نہیں

چھوڑ سکتا۔۔ اس لیے تمہارے لیے بہتر

ہو گا کہ اپنا لہجہ بہتر کرو۔۔ بند کمرے

میں تمہاری بدتمیزی برداشت کر لیتا ہوں

میں مگر جس دن حویلی والوں کے سامنے

یہ الفاظ ادا کیئے اس دن تمہارا خشر بگاڑ

ڈالوں گا میں---"

وہ سنجیدگی سے کہتے آخر میں اس کا

گال تھپکتے دور ہٹا--

تھوڑی دیر میں اس کا مقابلہ تھا اور

اس وقت وہ بحث کے موڈ میں ہرگز

نہیں تھا۔۔ جبھی اسے ایک طرف

کرتے وہ اپنا لباس لیتا واشروم میں

گھس گیا۔۔

★★★★★★★★★

کیا ہوا بہت بجھی بجھی لگ رہی ہو

تم۔۔؟" وہ تسبیح کر رہی تھی۔ آئزہ

بیگم جو نڈھال سی صوفے پر گری

تھی۔۔ ان کے زرد چہرے کو دیکھتے مہ

جبین شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

پتہ نہیں پھپھو ایسے ہی طبیعت بھاری

ہو رہی ہے بس۔۔۔!!" وہ سر صوفے

کی پشت پر رکھے بھاری لہجے میں بولی۔۔

اتنی دیر میں عطر وہاں آئی تھی۔۔ اسے

سادہ سے حلیے میں دیکھ مہ جبین شاہ

نے لب بھینچے۔۔

"سنو لڑکی اب تم گاؤں کی عام سی لڑکی نہیں رہی اب تم ایک سردار کی عزت اس حویلی کی بہو ہے ابھی اور اسی وقت جاو اور جا کر اپنا حلیہ درست کرو۔۔!!"

مہ جبین شاہ کے تحکم بھرے انداز پر

عطر کے چہرے پر سرخی پھیلی--

"ہاں بچہ مہ جبین ٹھیک کہہ رہا ہے

جاو اور جا کر اچھا سا بن سنور کر

آو--!!"

خان بی نے مبہم سے لہجے میں اسے سمجھایا تو عطر گہری سانس بھرتے واپس پلٹ گئی۔۔

"کایان کہاں ہے۔؟" خان بی اسی سے ملنے کیلئے اپنے کمرے سے نکلی تھی۔

مختار سکندر شاہ بھی عجلت میں اپنے

کمرے سے نکلے تھے۔

"اماں سائیں اس کا گھڑ سواری کا

مقابلہ تھا آج اس لیے وہ تھوڑی دیر

پہلے گاؤں کے میدان کیلئے نکلا

ہے۔۔!!"

کیا کس نے کہا تھا اسے کہ اس کھیل میں حصہ لے۔۔!!" مختار سکندر شاہ بہن کی بات سنتے ایک دم سے غصے سے دھاڑے تھے۔

کایان کو وہ پہلے ہی منع کر چکے تھے اس قسم کے کسی بھی مقابلے میں وہ

حصہ نہیں لے سکتا تھا مگر وہ ایک بار پھر سے ان کی حکم عدولی کر چکا تھا --

لالا آپ غصہ مت ہوں-- بختیار شاہ واپس لوٹ آئیں ہیں مردانے میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ ان سے مل لیں--!!"

بختیار شاہ مختار شاہ کے چچا زاد بڑے

بھائی تھے۔۔ اتنے سال گزر جانے کے

باوجود بھی انہوں نے شادی نہیں کی

تھی۔۔ اور وہ کم ہی حویلی آیا کرتے

تھے۔

زیادہ تر وقت وہ اپنے فارم ہاؤس میں

پائے جاتے تھے۔۔

بھائیؐ صاحب آئے ہیں۔۔ ایسا کرو

کھانے کا بندوبست کرو ماہ جبین میں ذرا

ان سے مل لوں۔۔!!"۔

وہ کہتے مردانے کی طرف بڑھ گئے۔۔

آئزہ بیگم دل بوجھل ہونے کے سبب
وہاں سے اٹھی تھی اور اچانک ان کا
سر چکرایا انہیں آنکھوں کے سامنے
اندھیرا چھانے کے سبب وہ لڑکھڑا کر
صوفے پر گری تھی--

خان بی اور ماہ جبین شاہ دونوں ہی

گھبرائی--

ملازمین بھی پریشانی سے آئزہ بیگم کو دیکھ

رہے تھے--

جو کافی دنوں سے بیمار تھی--

آئزہ کیا ہوا بیٹا۔۔!!" ماہ جبین شاہ اسکا

چہرہ تھپکنے لگی۔۔ فکر مندی سے کچھ

بھی سمجھ ناں آنے پر انہوں نے اپنے

بیٹے خضر شاہ کو کال کی۔

جو چھوٹی حویلی میں تھا۔

السلام علیکم مورے--" وہ شاید سو

کے اٹھا تھا راتیں تو اسکی جاگ کر ہی

کٹ رہی تھی--

" و علیکم السلام خضر بیٹا آئزہ بیہوش ہو

گئی ہے کایان حویلی میں نہیں ہے بیٹا

تم جلدی آو---!!"

آئزہ بیگم کی بیہوشی کی خبر سن اسے سو والٹ کا جھٹکا لگا تھا وہ رف سے حلیے میں تھا۔ وہ اسی حلیے میں باہر کی سمت بھاگا اگلے پانچ منٹوں میں وہ بڑی حویلی میں تھا۔

کیا ہوا آئزہ کو۔۔۔!!" اسکے لہجے میں

تڑپ تھی۔۔ جسے ماہ جبین شاہ نے

پریشانی سے جوڑا۔

بیٹا کافی دنوں سے بیمار لگ رہی ہے

آج اچانک بیہوش ہو گئی۔۔ ہمیں اسے

ہسپتال لے جانا چاہیے۔!"

اسکی حالت دیکھ ماہ جبین شاہ کو ایک

دو بار شک ہوا تھا مگر پھر وہ اپنا شک

وہم سمجھ کر رد کر دیتی۔

خضر نے ایک دم سے اسے باہوں

میں بھرا۔۔ شال دیں۔۔ اسنے ملازمہ

سے کہا۔ جو منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی--

خضر کے حکم پر وہ بھاگ کر آئزہ بیگم کے کمرے کی طرف لپکی--

ماہ جبین شاہ خضر کے پیچھے ہی کارپورچ میں آئی تھی --

میں بھی ساتھ چلتی ہوں بیٹا۔۔

وہ آئزہ کو گاڑی میں ڈالتے شال پکڑ کر

ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا۔

مورے مجھے لے جانے دیں آپ کے

لیے سفر ٹھیک نہیں اور یہاں کے

راستوں سے بھی آپ واقف ہیں۔۔

خضر نے سنجیدگی سے کہا تو ماہ جبین شاہ لب بھینچ گئی۔ آئزہ کی طبیعت ہی ایسی تھی۔کہ وہ مزید بحث ناں کر سکی۔

اپنی نظروں سے اوجھل ہوتی گاڑی کو دیکھ وہ گہری سانس بھر کر واپس پلٹ گئی--

★★★★★★★★★

بہت خوب شرم نام کی چیز نہیں تم میں لڑکی-- کب سے بچہ روئے جا رہا ہے اور تم یہاں نیند کے مزے لوٹ رہی ہو--"

ساجدہ بیگم کی پھنکار پر وہ ایک دم ہڑبڑا کر آنکھیں کھول گئ--

اسنے جلدی سے پاس پڑا دوپٹہ اٹھاتے

سر پر لیا اور اٹھ بیٹھی--

"پتہ نہیں کیسے آنکھ لگ گئی--" وہ

ہارون شاہ کو گود میں لیتے شرمندگی

بھرے لہجے میں بولی--

ادھر دو اسے مجھے میں سنبھالتی ہوں

اپنے پوتے کو۔۔۔" وہ بے تاثر لہجے

میں کہتی آگے بڑھ کر ہارون شاہ کو

اس کی گود سے لے گئی۔۔

پریشے سر جھکائے ہونٹ کچلنے لگی۔۔

سنہری آنکھوں میں نمی سی تیری تھی۔

"اٹھو اور جا کر باورچی خانہ سنبھالو--

ملازمہ چھٹی پر ہے آج اور پینو کے علاوہ

کسی کے ہاتھ کا ذائقہ نہیں پسند

مجھے---!

وہ سچ ہی کہہ رہی تھی-- پینو ان کی

برسوں پرانی ملازمہ تھی جو سارا باورچی

خانہ اکیلے سنبھالتی تھی-

اور پچھلے ایک ڈیڑھ ماہ سے پریشے نور بھی

اس سے کافی حد تک کوکنگ سیکھ چکی

تھی-

ساجدہ بیگم کھل کر نہیں کہتی تھی مگر پریشے نور کے ہاتھ میں بہت زائقہ تھا وہ جو بھی ڈش بناتی وہ کافی لذیذ ہوا کرتی تھی--

بازل شاہ جاتے وقت انہیں تائید کر گیا تھا کہ پریشے سے کوئی بھی کام ناں لیا

جائے مگر ساجدہ بیگم اپنی نفرت میں اتنی اندھی ہو چکی تھی کہ انہیں پریشے نور کو دن بدن گرتی حالت تک نظر نہیں آ رہی تھی--

پریشے نہیں جانتی تھی کہ بازل کب لوٹے گا -- اس کے بیرون ملک جانے

کی بات بھی اسے ساجدہ بیگم سے معلوم
ہوئی تھی۔

وہ سارا دن ایک ہی روٹین سے تھک
چکی تھی۔۔ زندگی جینے کی کوئی امید باقی
نہیں رہی تھی اس میں۔۔

وہ باروچی خانے میں تھی۔ جب ملازمہ
نے اسے کسی کے آنے کا بتایا۔
اتنے ماہ میں اس سے ملنے تو کوئی بھی
ناں آیا تھا۔۔ وہ زندہ تھی یا مر چکی تھی
اس بات کا بھی کسی کو فرق نہیں پڑتا
تھا۔

آج کون آیا تھا۔

وہ آدھا کھانا بنا چکی تھی۔۔ جب باہر نکلی تو سامنے کھڑی نیلی آنکھوں والی خوبصورت لڑکی کو دیکھ بے ساختہ اسکے معصوم چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔

"عطر آپ۔۔۔!!" وہ سچ میں پرجوش

ہوئی تھی۔۔ عطر دھیما سا مسکرائی۔

ویلوٹ کے سیاہ سوٹ میں بڑی سی

سرخ شال ایک شانے پر رکھے وہ بالوں

کو سلیقے سے باندھے بغیر میک اپ کے

ڈھلے ڈھلے میں ہی بے حد حسین لگ

رہی تھی--

چھوٹی حویلی کی ملازمائیں تو اسے دیدے

پھاڑے دیکھ رہی تھی-- ہر کوئی کایان

سکندر شاہ کی قسمت پر رشک کر رہا

تھا--

"ہاں میں بور ہو رہی تھی سوچا تم سے
مل لوں۔۔" عطر نے اصل بات چھپائی
تھی۔۔ درحقیقت وہ اس حویلی سے باہر
بھاگنے کا کوئی راستہ تلاشنے آئی تھی۔

"آئیے بیٹھیے آپ۔۔" پریشے نے خوشگوار

لہجے میں کہا۔ عطر کی آمد سے اسے

واقعی دلی خوشی ہوئی تھی۔

نہیں نہیں یہاں نہیں آج دھوپ نکلی

ہے باہر تو باغ میں چلتے ہیں۔ میں

نے سنا ہے دونوں حویلیوں کے پیچھے

نہایت ہی خوبصورت باغ ہے۔" عطر
نے اس باغ کی بابت سنا تھا جبھی وہ
بہانے سے پریشے کے پاس آئی تھی۔
آپ چلیں میں میر شاہ کو لے کر آتی
ہوں وہ رو رہا ہو گا۔۔"

پریشے نے نرمی سے کہا -- تو عطر سر ہلاتے باہر نکلی -- پریشے اندر گئی تو ہارون شاہ رو رو کر ہلکان ہو چکا تھا -- وہ اسے پیار سے خود سے لگائے ماتھا چوم کر ان سے لے گئی۔ ماں کی گود میں آتے ہی وہ چپ کر گیا تھا۔

پریشے اسے اٹھائے باہر نکلی فیڈر لیتے وہ عطر کی سمت باغیچے میں گئی--

یہ کتنا پیارا باغیچہ ہے پریشے--" عطر واقعی وہاں کی خوبصورتی سے متاثر تھی۔

پریشے بھی پہلی مرتبہ ہی وہاں آئی

تھی۔۔ اسے بھی باغ بہت پسند آیا

تھا۔۔

وہ دونوں کافی دیر وہاں گھومتی پھرتی

رہی بالآخر ایک رستہ عطر حیات کو مل

گیا تھا وہ پریشے کو خدا حافظ کہتے وہاں
سے واپس لوٹ گئی۔

★★★★★★★★★

"وہ بے چینی سے کوریڈور میں گھوم رہا تھا ڈاکٹر عطرت آئزہ کا چیک اپ کر رہی تھی۔ خضر شاہ کے چہرے پر گہری فکر کی پرچھائیاں تھیں۔

وہ عورت اسکی محبوبہ تھی اسکی سلامتی شاہ کو بے حد عزیز تھی۔

مسٹر شاہ آپ کو ڈاکٹر نے بلایا ہے۔"

نرس نے مودبانہ سے لہجے میں اسے

بتایا۔

تو وہ گہری سانس بھرتے سر اثبات

میں ہلاتے اندر کیبین کی سمت بڑھا ۔۔

آئیے ڈاکٹر صاحب۔۔" ڈاکٹر عطرت

نے مسکرا کر مبہم سے لہجے میں کہا تو

خضر ان کے سامنے پڑی کرسی پر

بیٹھا۔۔

" ڈاکٹر عطرت کیا ہوا ہے آئزہ کو وہ

ٹھیک ہے ناں۔

اس کی بے چینی عروج پر تھی--"-

ڈاکٹر عطرت مسکرائی۔

ارے ری لیکس رہیے ڈاکٹر خضر شاہ

آپ تو خود ایک ڈاکٹر ہیں اور ایک ڈاکٹر

ہوتے آپ اتنا پینک ہو رہے ہیں--

وہ پہلی مرتبہ اتنے بڑے سرجن کو

پینک ہوتا دیکھ لب دبائے بولی تھی۔

ڈاکٹر عطرت اسکی کلاس فیلو رہ چکی

تھی۔

اور خضر شاہ کے اصرار پر ہی وہ گاؤں

میں موجود شاہ ہاسپٹل میں بطور

گائنا کولوجسٹ کام کر رہی تھی۔

" وہ بہت خاص ہیں میرے لیے پلیز

بتاو از شی فائن ناو۔۔؟"

اسکا خوبرو چہرہ تناو کا شکار تھا۔

"ہمم بلکل شی از فائن بلکہ خوشخبری

ہے۔" عطرت کی آنکھیں مسکرائی تھی۔

وہ جانتی تھی آئزہ بیگم اس کی کزن

تھی۔

'خوشخبری کیا مطلب عطرت کھل کر

بتاو۔۔؟" وہ بے چین ہوا۔

"مطلب یہ کہ وہ پریگنٹ ہیں۔۔ شی از کوئنگ ٹو بی آ مدر۔۔" عطرت کے لبوں سے یہ الفاظ ادا ہوتے ہی خضر شاہ کا پورا وجود پسینے سے تر ہوا تھا۔ وہ جیسے سن سا پڑا۔

کک کیا تم سچ کہہ رہی ہو عطرت۔؟"

وہ خوشی سے سرخ لہجے سمیت بولا۔

جی ہاں وہ فائیو ویکس پریگننٹ ہیں۔۔ اور

بے بی بھی ماشاء اللہ سے ہیلتھی

ہے۔۔ عطرت کی بات سن وہ پاگلوں

کی طرح اٹھ کر کمرے کی سمت بھاگا

تھا۔

جہاں کمزوری کے سبب آئزہ کو ڈرپ

لگائی گئی تھی۔

نرس کو کمرے سے جانے کا کہہ وہ دروازہ لاکڈ کرتے اس کی جانب نڈھال قدموں سے بڑھا--

اس کا بدن کپکپا رہا تھا سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کیا کرے--

وہ بے ساختہ آگے بڑھا جھک کر آئزہ

شاہ کی پیشانی چومی اور بارہا ان کے

چہرے پر اپنے لمس کی بوچھاڑ کی--

اور پھر کچھ بھی سمجھ ناں آنے پر اس

نے بے ساختہ موبائل فون نکالتے ایک

مخصوص نمبر ڈائل کیا-

"کیا ہے کتنی بار کہا ہے مجھے اس نمبر سے کالز مت کیا کرو۔۔" سامنے سے چڑ کر بیزاری سے کہا گیا۔۔

'میرے پاس بہت بڑی گڈ نیوز ہے تم سنو گے تو پاگل ہو جاو گے۔!!"

سامنے والی کی آنکھیں عجیب تاثرات

سے پھیلی۔ اسنے سامنے موجود میدان کو

گھورا اور ایک مرتبہ موبائل فون کو کان

سے اتارتے دیکھا۔

"کیسی گڈ نیوز۔۔؟"

وہ حیرت کے بغیر بولا۔۔

"میں پاپا بننے والا ہوں۔۔ ایس کے۔۔"

کین یو امیجن۔۔!!"

مقابل کے ماتھے پر بل پڑے اس نے

لب بھینچے۔۔

تو اس میں اتنا خوش ہونے والا کچھ بھی

نہیں ڈاکٹر صاحب کہ آپ نے پاگلوں

کی طرح منہ اٹھائے مجھے اس نمبر سے

کال ملا ڈالی--

ہو کہاں تم ویسے-؟" اسکی چھٹی حس

کچھ اشارہ کر رہی تھی--

ہاسپٹل میں ہوں۔۔!" اسکا لہجہ سن

خضر نے دھواں چھوڑتے لہجے میں

کہا۔۔

غالبا تم اپنی اس کم عمر معشوقہ کے

ساتھ ہو گے ۔۔ اس سے پہلے کہ بات

خراب ہو اسے گھر چھوڑو فورا۔۔!!"

سامنے والے نے حکم دیا--

"نہیں اب بس بہت ہو گیا اب یہ

سب ختم ہو جانا چاہیے-- میں مزید اس

کھیل کا حصہ نہیں بن سکتا--- خضر

نے ایک نظر غنودگی کی کیفیت میں

پڑی آئزہ بیگم پر ڈالتے سنجیدگی سے

کہا۔۔

"ٹھیک ہے اب جو بھی ہو گا اس کے

زمے دار پھر تم ہو گے۔"

وہ کاٹ دار لہجے میں کہتے کال کٹ کر

گیا۔

کچھ سوچتے اسنے ایک خاص نمبر پر کال ملاتے اپنی ہدایات دیں اور موبائل جیب میں رکھتے وہ آئزہ بیگم کی سمت بڑھا۔۔

★★★★★★★★★

ماضی

وہ کھیلتے ہوئے باہر نکل آئی تھی تیز دھوپ کے سبب اسکے خوبصورت گال سرخ پڑ رہے تھے-- چار سالہ عطر

حیات ہاتھ میں پکڑی اپنی چھوٹی سی

گڑیا کو اٹھائے ایک درخت کی سمت

تیزی سے بڑھ رہی تھی--

جہاں وہ روز اپنے بابا سے بچ کر چھپتی

تھی--

وہی دوسری طرف شاہ حویلی میں ماتم کا سا سماں بندھ چکا تھا۔۔

ہر کوئی میرم کو لعن طعن کر رہا تھا۔۔

وہ سر جھکائے رو رہی تھی شرمندگی کے سبب اسکا سر جھکا ہوا تھا۔

"اس جیسی طوائفیں ہی ہوتی ہیں جو

سرداروں کی حویلیوں اور جائیداد کے لالچ

میں ان کو پھانستی ہیں اور پھر چند

سالوں کے بعد کسی دوسرے یار کا بچہ

ہاتھ میں پکڑے وہ چلی آتی ہیں یہ

بتانے کو یہ لو یہ ہے تمہارا خون---

میں کہتی ہوں نکال باہر کرو اسے مختار

شاہ---"

مختار شاہ کی بیوی ندہ میرم اور چودہ بارہ

سالہ کایان سکندر شاہ کو دیکھ اپنے اندر

کا لاوا باہر نکالنے لگی تھی--

جبکہ مختار سکندر شاہ لب بھینچے خاموش

کھڑے تھے۔

کایان نے نفرت سے اس عورت اور پھر

اپنے باپ کو دیکھا۔

ہر کوئی اس کی ماں کو نفرت سے دیکھ

رہا تھا۔۔

"خدا کے لیے سائیں ایسا مت کریں میرا آپ کے سوا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں۔۔"

میرم ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔۔ غریبی سے عاجز انہوں نے ماں

کے ساتھ ہی حویلی میں ملازمت شروع

کی تھی۔

مگر اس کی خوبصورتی اس کے بہت بڑی

سزا ثابت ہوئی تھی۔۔

ماہ جبین شاہ کے شوہر ہمایوں شاہ کئی
بار اس سے بدتمیزی کرنے کی کوشش
کر چکے تھے۔۔

اور ایک بار ہمایوں شاہ کو کسی ملازمہ
سے بدتمیزی کرتا دیکھ بختاور شاہ نے

اسے نا صرف بچایا تھا بلکہ وہ بری طرح

سے اس پر دل ہار بیٹھے تھے--

اور اسی کے چلتے انہوں نے جلد ہی

میرم کی شادی مختار شاہ سے ہو گئی--

شادی کے شروع کے سال بہت اچھے

گزرے تھے--

وہ مختار شاہ کے ایک فارم ہاؤس میں رہتی تھی۔ مگر کایان سکندر شاہ کی پیدائش کے بعد وقت بدلتا چلا گیا۔۔

مختار شاہ کا زیادہ تر وقت حویلی میں اپنی بیوی اور بڑے بیٹے راہم شاہ کے ساتھ گزرتا تھا۔۔

میرم سب کچھ اپنا مقدر سمجھ کر قبول

کرتی گئی مگر قسمت کی ستم ظریفی تو

تب ہوئی جب ایک دن ملازمہ نے ان

دونوں ماں بیٹے کو گھر سے نکال باہر

کیا۔

میرم کوئی آسرا ناں پاتے حویلی لوٹی

جہاں سے دو سے تین بار دھتکار کر ان

دونوں ماں بیٹے کو نکال باہر کر دیا گیا

تھا۔۔

یہ وقت کایان سکندر شاہ کے دل پر

گہرے نشانات چھوڑتا جا رہا تھا۔

جو وہ بھلائے نہیں بھولتا تھا۔۔

سارا دن اور ساری رات وہ گاؤں کے

ایک پرانے سے درخت تلے اپنی ماں کی

خفاظت میں گزار دیتا۔۔

میرم جوان تھی خوبصورت بھی۔۔ اور اپنی

ماں پر ہر آتے جاتے کی بری نظریں

کایان سکندر شاہ کو تیر کی مانند چبھتی

تھی--

بالآخر وہ دن آ ہی گیا تھا--

جب مختار شاہ کئی ماہ کے بعد شہر سے

لوٹے-- ان کا بڑا بیٹا بیس سال کا ہو

چکا تھا--

اور کایان شاہ ایک آخری بار ان کے

پاس اپنی ماں کو لیے پہنچا۔۔

دیکھ کیا رہیں ہیں سائیں طلاق دیں

اس خرافہ کو ابھی کہ ابھی۔۔" ندہ نے

نفرت آمیز لہجے میں کہا۔۔

'خبردار ندہ جو اب ایک بھی لفظ اور

نکالا-- یہ عورت ہمارے بیٹے کی بیوی

ہے- اور یہ لڑکا امارا پوتا ہے--

کوئی ان کو حویلی سے نہیں نکالے

گا--"

خان بی کی سرد مگر تحکم بھرے انداز

میں کہے گئے الفاظ پر ہر کوئی چونکا

تھا۔۔ مگر کایان سکندر شاہ یک ٹک اس

شخص کو دیکھ رہا تھا ۔۔

جو کہنے کیلئے اس کا باپ تھا۔ فقط نام

کا باپ۔۔

وہ دونوں وہاں رک گئے مگر کایان سکندر

شاہ کا سارا دن اسی پرانے درخت کے

پاس گزرنے لگا۔۔

خان بی کی ضد نے اسے درخت سے

دور کر کے شہر میں ایک سکول میں

ڈال دیا۔۔

وہ لائق تھا ذہین بھی -- بنا پڑھے بھی

وہ کلاس میں ٹاپ پر رہتا تھا -- ہر

کوئی اس کی سبز آنکھوں کا دیوانہ تھا--

جو اسکی ماں سے مشابہت رکھتی

تھیں--

دن تو جیسے پر لگا کر اڑتے چلے گئے

تھے۔۔

بائیس سال میں اسے اپنی ماں کی

وفات کی خبر ملی ۔ وہ رویا نہیں اندر

موجود ایک بچہ آج اس وقت اور بھی اکیلا

ہوتا چلا گیا تھا۔۔

چھبیس سالہ راہم شاہ جانے کیسے کار

ایکسیڈنٹ میں مر گیا تھا۔۔

اور اس کے بعد اس کے باپ کو رات

کے تین بجے اس کا کمرہ تلاشنا پڑا۔۔

راہم کو دفنا کر وہ اس کے کمرے میں

آئے تھے اور زندگی میں پہلی بار وہ اسے

بغور دیکھتے دھنگ رہ گئے۔۔

وہ بے تحاشہ حسین تھا۔۔۔ مگر آج مختار

شاہ کے پاس سوائے بے بسی اور

شرمندگی کے کچھ بھی نہیں تھا۔۔

"ان کی نظر کایان سکندر شاہ کے

کمرے اس بوسیدہ سے در و دیوار پر ٹھہری

تھی جو میرم کی تصویروں سے بھرا پڑا

تھا۔۔ مگر وہ تصویریں فقط مسکراتے

ہوئے لی گئی تھی۔

جیسے کسی نے ایک چاند کو ان تصویروں

میں قید کر دیا ہو۔۔

وہ ہاتھ جوڑے نڈھال سے کھڑے

تھے۔۔ کایان سکندر شاہ نے اپنی گود

سے ماں کی تصویر اٹھا کر چومی اور ایک

طرف رکھتے پہلی بار اپنے باپ کو مخاطب

کیا۔۔

''تو آج میر مختار سکندر شاہ نے ایک

طوائف کے خون کو کیسے یاد کر

لیا۔۔؟''

اسکا سوال سوال نہیں طنز کا وہ تیر تھا

جس نے مختار سکندر شاہ کے سر کو

شرمندگی سے اور جھکا ڈالا۔۔

وہ بنا کچھ کہے انہی قدموں سمیت

واپس لوٹ گئے۔۔ اس دن اس رات

کے آخری پہر کایان سکندر شاہ کی آنکھ

سے ایک آخری آنسوں نکلا تھا جو اس کی

داڑھی میں جذب ہوا۔۔

اس نے تصویر کو دیکھا ۔ تو اسے لگا

جیسے اسکی۔میرم کہہ رہی ہوں۔۔ بہادر

بیٹے رویا نہیں کرتے۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا اور آہستہ آہستہ ان تصویروں کو اتارتے ایک صندوق میں جمع کرنے لگا۔۔

★★★★★★★★★

چند دنوں کے بعد ہی ندہ بیٹے کے

صدمے سے نڈھال فوت ہو گئی۔۔

خان بی کے اصرار پر گاؤں کا اگلا

سردار کایان سکندر شاہ کو بنایا گیا۔۔

جس کے چہرے پر روعب سنجیدگی اور

ایک گہری مسکراہٹ تھی۔۔ جو دیکھنے

والے کو مسکراہٹ نہیں کسی غم

کی۔ پرچھائی لگتی تھی۔۔

آئزہ بیگم سے اس کا نکاح طے ہوا۔۔ اور

یوں کایان سکندر شاہ اس ریاست کا

بادشاہ بن گیا۔۔ جس کا اسے کوئی نوکر

تک رکھنا گنوارہ نہیں کرتا تھا۔

★★★★★★★★★

☆حال☆

مقابلہ شروع ہو چکا تھا۔۔ ہر کوئی منہ کھولے میدان میں دوڑتے گھوڑوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا لگتا ہے کون جیتے گا۔۔؟ ایک من چلے نے اپنے ساتھی سے سوال کرتے

اشتیاق سے سامنے دھول اڑاتے میدان

کو دیکھا۔۔

"دیکھ لو اس گاؤں کے سردار خا مقابلہ

پورے سوات کے ایک نمبر گھڑ سوار

سے ہے۔۔ سلطان مراد کو آج تک گھڑ

سواری کے کسی بھی مقابلے میں کوئی

ہرا نہیں سکا۔۔"

"علی نے کندھے اچکا کر اپنے دوست

کے سوال کا جواب دیا۔

آج کھیلا پور میدان میں ضرورت سے

زیادہ رش تھا۔۔ کیونکہ لوگ دور دراز کے

علاقوں سے کایان سکندر شاہ اور سلطان

مراد کا مقابلہ دیکھنے اکٹھے ہوئے تھے--

"وہ دھول اڑاتے میدان پر نظریں

گاڑھے گھوڑے کی لگامیں مضبوطی سے

تھامے بیٹھا تھا--

اس وقت وہ بیس سواروں میں سب سے پیچھے تھا۔۔

کایان سکندر شاہ کی سبز آنکھیں پرسکون تھی اس کے برعکس میدان میں اترے کھلاڑیوں میں تیسرے نمبر پر سوار سلطان مراد نے ذرا سا سپیڈ کم کی۔۔

وہ سب کافی آگے نکل چکے تھے-- اور

اب رستہ ایک جنگل کی سمت جاتا

تھا--

سلطان نے نمبر سات اور نو کو ایک

مخصوص اشارہ دیا--

جو اسکے اشارے کو سمجھتے اپنی اپنی سپیڈ

کم کر گئے ۔

گھوڑوں کی تھپ تھپ کی آوازیں

پورے جنگل میں گونج رہی تھی۔۔ کئی

گھڑ سوار اونچے نیچے رستوں سے گزرنے

کے سبب گر کر ریس سے باہر ہو گئے

--

مگر مقابلہ اب بھی جاری تھی-- نمبر

سات اور نو اپنی سپیڈ کم کرتے سب

سے آخر والے گھڑ سے ذرا سا پیچھے

ہوئے -- مگر وہ حیرت سے ایک

دوسرے کو دیکھتے رہ گئے--

کیونکہ وہاں کایان سکندر شاہ نہیں کوئی

دوسرا شخص اس کے گھوڑے پر سوار

تھا---

وہ اس کی چالاکی سمجھتے گھوڑوں کی رفتار

بڑھا گئے ۔ انہیں ہر حال میں سلطان

کو اس بات سے آگاہ کرنا تھا۔۔ کایان

سکندر شاہ کس گھوڑے پر تھا ۔ کوئی

نہیں جانتا تھا۔۔

اور وہ کب اپنا سوار بدل چکا تھا اس

بات سے بھی سب ناواقف تھے۔۔

سلطان نے مسکرا کر سپیڈ بڑھائی۔۔

جنگل کی ڈھلوان سے عبور ہوتے ہی وہ

سامنے میدان کے رستہ کو دیکھ کر قہقہ

لگاتے ہنسا۔۔

اور آگے چلتے گھوڑے کو ایک کاٹ دار نظر سے دیکھتے اس نے سپیڈ بڑھاتے اس گھوڑے کی پشت پر ایک انجیکشن لگایا۔۔

گھوڑا لمحوں میں تڑپتا زمین بوس ہوا۔۔

وہی اب وہ دوسرے نمبر پر تھا اسکی

خوشی دیدنی تھی

۔۔

اس نے پہلے نمبر والے گھوڑے کے

نزدیک جاتے اسکی پچھلی ٹانگ پر وار

کیا۔۔

جس سے گھوڑا بیلنس کھونے سے دور

جا گرا تھا۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ شا۔۔ چل میرے شیر۔۔۔

اور تیز۔۔" اسکا جوش آج الگ ہی لیول

کا تھا۔۔

شائقین ڈھول اڑاتے میدان میں

گھوڑے کے قدموں کی دھپ دھپ سن

اپنی اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے

ہوئے۔۔ ہر کوئی پہلے نمبر پر سب سے

آگے موجود سوار کو دیکھنا چاہتا تھا۔۔

جیسے ہی اس اڑتی دھول کو چیر کر

سلطان مراد سامنے آیا اسے دیکھتے میدان

میں ایک شور سا مچا تھا اسکے چاہنے

والے اسے دیکھتے اسکے نام کے نعرے

بلند کرنے لگے۔۔

اور اس کے پیچھے ہی ایک دوسرا سفید

گھوڑا بھی میدان میں اترا تھا۔۔

ہری پور گاؤں کے رہائشی وہاں کے پنچ

سانس تھامے آنے والے کو دیکھنے لگے

جس کی سبز آنکھوں کے سوا سارا چہرہ

ایک کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔۔

شائقین میں موجود موحب اسے پل بھر

میں پہچان گیا۔ یہ تو ہمارے سرار

ہیں۔۔ سردار کایان زندہ باد۔۔"

اب کی بار پورا میدان کایان سکندر شاہ

کے نام کے نعروں سے گونج اٹھا۔۔ اور

رہی اسکے نام کے نعروں کے ساتھ

ساتھ ہی اسے خود سے آگے نکلتا دیکھ

سلطان مراد کی سانسیں سست پڑی--

وہ بے یقینی سے اسکی چوڑی پشت کو

دیکھتا رہ گیا--

سلطان نے نفرت سے لب بھینچتے

میدان کے ایک۔کونے میں بیٹھے اپنے

آدمی کو اشارہ کیا۔۔

جس لے اشارہ سمجھتے کایان سکندر شاہ

کی پشت کا نشانہ بنایا۔۔

وہ جیسے ہی کراسنگ لائن کے نزدیک پہنچا۔۔ فضا کو چیرتی ایک تیز گولی اس کے شانے میں پیوست ہوئی۔۔

ماحول میں ایک دم سے چیخ و پکار بلند ہوا۔ ہر طرف افراتفری کا عالم برپا ہو گیا تھا۔۔

اہھہ-- کایان سکندر شاہ کے لبوں

سے سسکی سی نکلی وہ جبڑے سختی

سے بھینچتے کراسنگ لائن عبور کر گیا

--

ایک دم سے اسکا سے چکرایا-- اس سے

پہلے کہ وہ گرتا موحب اور اس کے

ساتھیوں نے کایان سکندر شاہ کو

تھاما۔۔

کوئی بھی یہاں سے جانا نہیں چاہیئے

موحب۔۔ گیٹ بند کروا دو فورا۔۔"

کایان سکندر شاہ اپنی سرخ ہو رہی سبز

آنکھیں موندتے گرجا تھا۔۔

موحب نے فورا سے اس کی بات پر

عمل کیا۔۔

افراتفری کے ماحول کو موحب اور اس

کے باقی ساتھیوں نے چند ہی لمحوں میں

کنٹرول کیا تھا۔۔

سلطان مراد کے ساتھیوں کو الگ سے

پکڑ لیا گیا۔۔

اور تھوڑی ہی دیر میں ہر کھیل میں

اول نمبر آنے والا سلطان مراد جس نے

جانے کتنے ہی کھلاڑیوں کو موت کے

گھاٹ اتارنے کی کوشش کی تھی۔

پولیس کی کسٹڈی میں تھا۔

کایان سکندر شاہ نے ساری حقیقت

مداحوں کو بتائی تھی اور پھر وہ اپنے

مقصد کے پورا ہوتے ہی حویلی کے لئے

نکلا تھا۔۔

★★★★★★★★★

کیا ہو گیا ہے اتنا اداس کیوں ہے تم
بیٹا۔۔؟" وہ سر خان بی کی گود میں
رکھے آنکھیں موندے لیٹی تھی۔

اسے اتنا چپ چاپ دیکھ خان بی نے لمبی سانس بھرتے پوچھا۔۔وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی۔۔

'خان بی میرا دم گھٹ رہا ہے اس حویلی میں۔۔ مجھے بس جانا ہے یہاں

سرد لہجے سے۔۔وہ اداسی سے گھرے

میں بولی۔۔

"کہاں جائے گا تم۔۔؟ اپنا ماں باپ کا

گھر وہاں سے کایان تم کو واپس لے

آئے گا۔۔پھر کیا کرے گا۔۔؟"

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی-- عطر خاموش لیٹی انہیں سن رہی تھی--

"تو پھر کیا کروں میں---؟ ایسے گھمنڈی انا پرست انسان کے ساتھ زندگی گزار دوں جس سے مجھے شدید نفرت ہے--!!"

آپ جانتی ہیں کوئی بھی رشتہ نفرت سے

پروان نہیں چڑھتا۔۔!!"

وہ بھیگے نم لہجے میں بولی۔۔

بیٹا تم کا ظاہر دیکھ رہا ہے اس کا باطن

ویسا نہیں جیسا وہ دکھاتا ہے۔وہ ایک نرم

دل خوش مزاج انسان ہے۔۔ زندگی نے

اس سے بہت کچھ چھینا ہے امارا بچہ

نے بہت کچھ برداشت کیا ہے--

ناجائز ہونا کا طعنہ سنا-- کوٹھے والی کا

بیٹا کہا کسی تو کبھی اس کا اپنا باپ

نے اسے گھر سے نکال دیا-- وہ بچپن

سے بہت تکلیفیں سہتا آیا ہے --

وہ جو دکھتا ہے وہ ہے نہیں بچہ--"

عطر حیرت سے انہیں دیکھتی نظریں جھکا

گئی تھی۔ یہ سب اس کے لیے کسی

شاکڈ سے کم ہرگز نہیں تھا--

تم جانتا ہے جب ایک عورت کا نکاح

ہوتا ہے تو اس کا دل میں اس کا شوہر

کے واسطے اللہ محبت خود بخود ڈال دیتا

ہے -- تم اپنا اندر اس محبت کو جگاو

بیٹا -- پھر دیکھنا تم اس کا ساتھ اچھی

زندگی گزارے گا-"

خان بی کے نرم لہجے پر عطر سوچ میں

ڈوبی-

کایان سکندر شاہ کے ساتھ اسکا رشتہ

اس قابل نہیں تھا کہ وہ اس سے

محبت کرتی۔۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ

اس کے نکاح میں تھی۔

اور کایان کبھی بھی اس سے دستبردار

ناں ہوتا۔۔

اپنا کمرہ میں جاو۔۔ آرام کرو تم۔!!"

خان بی کے کہنے پر وہ منہ لٹکائے

اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔

مگر وہاں بھی اسکا دل نہیں لگا تھا۔۔ وہ

ٹہلتے ٹہلتے باہر نکلی۔۔ حویلی کا جائزہ

لیتے وہ لان میں آئی تھی۔۔

بی بی سائیں--- آپ کا کزن کی

حالت بہت خراب ہے-- اسے سردار

سائیں کے آدمیوں نے بہت مارا ہے -

وہ ہسپتال میں اپنی آخری سانسیں گن

رہا ہے--

چھمی کی آواز پر عطر ایک دم سے چونک کر مڑی--

کیا؟ کیا کہا تم نے کیا ہوا تجمل کو--"

نیلی آنکھوں میں حیرت امڈی تھی وہ ایک دم سے متفکر ہوئی--

آپ کسی بھی طرح حویلی کے پچھلے

رستے یہاں سے بھاگ جائیں -- حویلی

میں کسی کو بھنک بھی پڑی کہ میں

آپ کو بتا رہی ہوں تو سب میری جان

کے دشمن بن جائیں گے--

چھمی مصروف سے انداز میں پودے کو

پانی دیتے بولی --

تو عطر نے آگے پیچھے دیکھا-- تجمل اس

قدر تکلیف میں تھا وہ بھی اس کی وجہ

سے وہ مٹھیاں بھینچے پھولتی سانسوں

سمیت اپنے کمرے کی طرف بڑھی--

★★★★★★★★★

دن رات مختلف میٹنگز میں مصروف
رہنے کی وجہ سے اس نے کافی دنوں
سے حویلی رابطہ نہیں کیا تھا۔

درحقیقت روہاب شاہ کی حرکت نے

اسے اندر تک شرمندہ کر دیا تھا۔

وہ جیسے خود کو ان سب چیزوں کا قصور

وار سمجھ رہا تھا۔۔

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی آفس سے لوٹا

تھا۔۔

خالی اپارٹمنٹ رات کے اس پہر بلکل

خاموشی اور تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

اسنے جلدی سے نیم گرم پانی سے شاور

لیا۔۔ لوز ٹراؤزر کے اوپر شرٹ پہنتے وہ

کمرے سے نکلا کچن کی سمت بڑھا۔۔

بھوک سے اس کی جان نکل رہی

تھی۔۔ جب سے وہ پیرس آیا تھا۔

کھانے پینے کا ہوش تک بھول گیا تھا۔

وہ جلدی سے کچن میں گیا۔۔ اور فریج

کھولی۔۔ صبح کا بچا کچا کچھ کھانا پڑا ہوا

تھا۔۔ اسنے جلدی سے وہ نکالا اور اون

میں گرم کرتے کھانا پلیٹ میں نکالتے

اپنے کمرے کی سمت بڑھا--

ٹرے میز پر رکھتے اس نے لیپ ٹاپ

آن کیا--

جب سے وہ آیا تھا -

میر ہارون شاہ سے ایک بھی دن اسکی

بات نہیں ہوئی تھی۔۔ اس نے بے

چینی سے فولڈر اوپن کیا۔۔ اور ایک دم

سے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر اسکا کمرہ

نظر آنے لگا تھا۔۔

کمرے میں سائیڈ لیمپ کی روشنی آن

تھی اتنا تو وہ بھی جان چکا تھا کہ اسکی

بیوی کو اندھیرے سے ڈر لگتا تھا۔۔

اور اس کمرے میں اکیلا سونے کی وجہ

بھی اس کا بیٹا ہی تھا ورنہ وہ قطعی

اکیلی اس کمرے میں ناں رہتی۔۔

وہ یک ٹک سانس روکے بیڈ کو دیکھ رہا

تھا۔۔ اسکے حکم کے بعد دونوں ماں بیٹا

بیڈ پر پھیل کر سو رہے تھے۔۔پریشے

کروٹ کے بل لیٹی تھی۔۔

اسنے زوم کرتے کیمرے کی پوزیشن

اس کے چہرے پر کی۔۔

اندھیرے میں اسکو خوبصورت معصوم
چہرہ دمک رہا تھا۔۔ ایک ہاتھ میر ہارون
شاہ کے اوپر رکھے وہ نیند کی وادیوں میں
گم تھی۔۔

اور میر ہارون شاہ بھی اسکی سمت

کروٹ لیے اپنا ننھا سا ہاتھ ماں کے گال

پر رکھے سکون سے سو رہا تھا۔۔

معا وہ اٹھا تھا اور ہلکا سا کسمسا کر

آنکھیں کھولی۔ اور پھر رونا شروع کر

دیا۔۔

بازل کا دل بے چین ہوا تھا -- اپنے

بیٹے کو یوں روتا دیکھ---

پریشے---!!" اس کے ہونٹ بے

ساختہ ہی پھڑپھڑائے تھے -- مگر شاید وہ

پہلے ہی نیند میں بھی اتنا الرٹ سو رہی

تھی کہ اس کی آواز سنتے ہی وہ کرنٹ

کھاتے اٹھ بیٹھی--

کیا ہوا میرے شہزادے کو---؟" وہ

پیار سے اسکی پیشانی چومتے نرمی سے

اسکا سرخ چہرے دیکھنے لگی--

جو اس کے لمس پر ایک دم سے رونا

بھول گیا تھا۔۔ یہ ان دونوں ماں بیٹے

کا روز کا مشغلہ تھا مگر بازل شاہ آج یہ

سب اپنی آنکھوں سے دیکھ کر عجیب

حیرت میں ڈوبتا جا رہا تھا۔۔

میر ہارون شاہ نے اپنے کپڑے گیلے کر دیے تھے جس کے سبب وہ رو رہا تھا۔۔

پیمپر سے اسے الرجی ہو رہی تھی۔۔ جس کے چلتے پریشے نے اسے پیمپر لگانا چھوڑ دیا تھا۔۔

وہ جلدی سے اسکا کمبل کھولتے کپڑے

دیکھ سر جھٹک گئی--

"افففف اتنے بڑے ہو گئے ہو آپ اور

ماما کو بتایا بھی نہیں کہ ماما سوسو آیا

ہے--" اسنے کہتے اپنا ماتھا پیٹا تو میر

ہارون شاہ کا ہلکا سا قہقہ امڈا--

جیسے وہ ماں کی حرکت کو انجوائے کر رہا

ہو--

میں تو آپ کی شادی کا سوچ رہی تھی

میر شاہ مگر آپ لگتا ہے ابھی شادی

کے موڈ میں نہیں---؟"

اسنے خوبصورت سیاہ آنکھیں چھوٹی کیے

اپنے ننھے شہزادے کے ہاتھوں کو

چومتے کہا۔

تو اب کی بار شادی کے ذکر کر اسکا پرنور

سا قہقہ پورے کمرے میں رقص کرنے

لگا ہو جیسے۔۔۔

اس کی گنگناہٹ اتنی میٹھی تھی کہ

اپنے بیٹے کو یوں دیکھ بازل شاہ ششدر

سا رہ گیا۔۔

پریشے مہارت سے اسکے کپڑے تبدیل

کرتے ایک طرف پڑی باسکٹ سے اس

کے لیے کپڑے نکالتے اسے پہنا

گئی-- پھر پورے بدن کو اچھے سے کور

کرتے وہ اٹھی تھی--

ہارون کو بھوک بہت لگتی تھی وہ رات

کو دو سے تین بار دودھ پیتا تھا یہ بات

پریشے نور کو اچھے سے معلوم تھی-

اس نے پاس رکھے تھرماس میں سے نیم

گرم دودھ فیڈر میں ڈالا اور خود بیڈ پر

چڑھتے دوپٹہ ایک طرف رکھتے اسنے پیار

سے میر ہارون شاہ کو اٹھایا۔۔

ایک بار پھر سے اسکے گال چومے تھے

اور فیڈر اس کے منہ میں ڈالتے وہ

چاروں اطراف سے کمبل دونوں پر برابر

کر گئی--

سردی کا زور بڑھتا جا رہا تھا اور ایسے میں

میر شاہ کو بچانے کیلئے وہ ہیٹر آن رکھنے

کے ساتھ ساتھ اسے ٹھنڈی ہوا سے

محفوظ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی

تھی--

میر ہارون سکون سے دودھ پیتے پیتے ہی

سو گیا تھا--

اور بازل شاہ کو کایان سکندر شاہ کے

کہے الفاظ جیسے شدت سے یاد آئے

تھے۔

اسے یقین ہو گیا تھا کہ کایان نے

ٹھیک کہا تھا ایک ماسی سے بڑھ کر

ماں اس کے بچے کیلیے اور کوئی ہو ہی

نہیں سکتی تھی--

شاید اگر حوریہ ہوتی تو وہ بھی میر ہارون

شاہ سے اتنی محبت ناں کر پاتی--

بازل شاہ کے دل میں پریشے نور کے

لیے عزت مزید بڑھی تھی-- اور شاید

ایک نرم گرم جذبے سے اپنی جوت جلانا شروع کر دی تھی جس سے وہ ابھی ناواقف تھا۔۔

ان دونوں کے سونے کے بعد بھی وہ اسکرین دیکھتا رہا ۔۔ کھانا ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔

اسکی بھوک مر چکی تھی۔۔ دل واپسی
کیلئے بے چین ہوا تو اس نے خود پر
لعنت بھیجی۔۔

ابھی اسے بہت کام کرنا تھے۔۔ جو
واپس جا کر ممکن نہیں تھا۔۔

ساری رات اسنے بے چینی سے سوچوں کے تسلسل میں گھرے گزاری ۔۔

★★★★★★★★★

رات کے بارہ بجے کے قریب دروازے

پر دستک دیتے وہ اندر داخل ہوا۔۔ کئی

دفعہ وہ ملازمہ کو بھیج چکا تھا مگر اس کی

معصوم سی بیوی نے نا صرف اسکی

تذلیل کر کے اسے نکالا تھا۔

بلکہ صاف صاف باہر آنے سے انکار کر

دیا تھا۔۔۔

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد حارث خود

کمرے میں داخل ہوا۔۔

تو بیڈ پر پھیل کر سوتی روہاب شاہ کو

دیکھ وہ عش عش کر اٹھا۔۔ اسکی نیند

خراب کر کے محترمہ کیسے سکون سے سو سکتی تھی--

اس نے لیمپ کی ہلکی روشنی میں کمرے پر نظریں دوڑائیں--

اسکا بھیجا بیگ اب تک نیچے پڑا ہوا تھا جسے دیکھ حارث کے چہرے پر سنجیدگی

آئی۔۔ وہ لب بھینچ کر آگے بڑھا اور ٹھاہ

سے کمفرٹر اتارتے دور اچھالا۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ اسکا غصہ جھاگ

کی مانند بیٹھا تھا۔۔ اسے ہرگز امید نہیں

تھی کہ اس کی بیوی ایسے ویلگر نائیٹیز

پہن کر سونے کی شوقین تھی۔۔

سلیو لیس بلیک نائٹ میں اسکا دودھیا

بدن چمک رہا تھا۔۔ حارث نے بنا آواز

کیے اسے نرمی سے بانہوں میں بھرا۔۔

کل ساری رات سے جاگنے اور رونے

کے باعث وہ مکمل نیند میں ڈوبی ہوئی

تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے

ساتھ کیا کیا ہونے والا ہے--

پاوں کی مدد سے دروازہ کھولتے وہ اندر

داخل ہوا اور نرمی سے اسے بستر پر

منتقل کرتے اسنے واپس مڑتے دروازہ

بند کر دیا--

سارا کمرہ گلاب کے پھولوں سے مہک

رہا تھا۔۔ وہ جلدی سے حویلی سے

منگوائے اپنے سامان میں سے اپنا نائٹ

ٹراوزر اور شرٹ لیتا واشروم میں

گھسا۔۔۔

وہ چہرے کے نیچے ایک ہاتھ رکھے گہری

نیند میں تھی۔ گلاب کے پھولوں کی

مہک نے اسکی نیند میں تروتازگی سی بھر

دی--

معا وہ واشروم سے شاور لے کر نکلا اور

دروازہ اتنی زور سے بند کیا کہ روہاب شاہ

ہڑبڑا کر اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولے

اٹھ بیٹھی--

اسنے نیند سے بوجھل سرخ ڈوروں سے

لبریز آنکھوں سے آگے پیچھے دیکھا۔

پہلے پہل تو غائب دماغی میں وہ یہ تک

بھول چکی تھی کہ وہ حویلی میں نہیں۔

مگر پھر جلد اپنا کارنامہ یاد آیا تھا۔

حارث خود کو پرفیوم اسپرے کرتا اسے

سنجیدگی سے دیکھتا مڑا۔۔

روہاب جو حیرت سے خود کو اور کمرے

کو دیکھ رہی تھی اب کسی دوسرے وجود

کی موجودگی کے احساس پر اسنے بے

یقینی سے سامنے دیکھا۔

حارث شاہ کی بھوری آنکھوں میں سنجیدگی

تھی۔۔

وہ لب بھینچے سنجیدگی سے اسے سر تا پیر دیکھنے لگا۔

"روہاب کو یہ سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا کہ سامنے کھڑے شخص کا اس سے کیا تعلق ہے۔

وہ جلدی سے اپنی شارٹ نائیٹی کو

گھٹنوں سے گھسیٹ کر نیچے کرنے کی

کوشش کرتے بیڈ سے اتری --

اور تیزی سے دروازے کی طرف

بڑھی---

"مگر حارث نے پیچھے سے اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنی سمت کھینچا۔۔ مگر سینے سے لگانے کی بجائے اسے پیچھے بستر کی طرف دھکیلا۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔؟ وہ سپاٹ لہجے میں پوچھتے ایک پاؤں بیڈ پر رکھ گیا۔

اسکی تیز بدن سے آر پار ہو رہی نظروں

سے روہاب سرخ پڑی تھی غصے سے

اس کا پورا وجود دہک اٹھا۔۔

تم سے مطلب۔۔۔ خبردار جو مجھے

چھونے کی کوشش بھی مجھ سے برا

کوئی بھی نہیں ہو گا۔۔!!" وہ شہادت

کی انگلی اٹھائے اسے وارن کرتے

دھاڑی ۔

حارث شاہ نے اسے تیکھی نگاہوں سے

گھورا۔۔

"اپنا یہ لب و لہجہ درست کر لو لڑکی ورنہ تم جیسوں کو سیدھا کرنا حارث شاہ کو بخوبی آتا ہے--"

اسنے سنجیدگی سے کہتے اس کے بالوں میں ہاتھ پھنسائے اسکے چہرے کو نزدیک کیا--

" ہمممم بہت گرمی ہے تم میں--- جو کسی غیر محرم پر نکالنے کو مری جا رہی تھی تم----"

اس کا جبڑہ اپنے ہاتھ میں دبوچتے وہ ایسے سرسراتے ہوئے سے لہجے میں بولا

کہ روہاب شاہ کو اس سے خوف محسوس

ہوا۔۔

فکر مت کرو آج تمہاری ساری گرمی

نکال دوں گا میں مگر اپنے طریقے

سے۔۔۔!!"

اسنے سنجیدگی سے کہتے روہاب شاہ کو بے بس کر دیا۔۔وہ اس کے لمس پر پھڑپھڑائی تھی مگر خود سے مضبوط ایک چٹانی وجود کے مالک کو خود سے دور کرنا روہاب شاہ کے بس میں ہرگز نہیں تھا۔۔

حارث شاہ نے اپنے کہے الفاظ کو بخوبی پورا کیا تھا۔ روہاب شاہ اسکی چند لمحوں کی قربت میں مرنے والی ہو گئی تھی مگر وہ بھول چکی تھی یہ سزا اسکے گناہ سے کہی زیادہ کم تھی۔ جو حرام کام وہ کرنے جا رہی تھی اس کے لیے ناجانے اسے کب تک پچھتانا تھا۔۔

★★★★★★★★★

"وہ دبے پاؤں باہر نکلی۔۔ سب کی نظروں سے بچتے بچاتے وہ حویلی کے پیچھے موجود باغ میں داخل ہوئی۔۔

باغ چونکہ کافی بڑا اور گھنا تھا اسے
تھوڑی سی مشکل درپیش آئی تھی۔ مگر
دن کو یہاں سے ہو کر جانے کے
سبب وہ راستہ یاد رکھ چکی تھی---
وہ دبے قدموں سے آگے بڑھتی پرانے
سے گیٹ کی سمت بڑھنے لگی--

مگر وہاں لگا بڑا سا تالا دیکھ اسکی نیلی

آنکھوں میں بیزاری بڑھتی چلی گئ--

ایک دم سے غصے کے سبب اسکی

سانسیں پھولی تھی--

دن کو تو کوئی تالا نہیں تھا یہاں مگر

اب کیسے--؟ وہ سوچ سوچ کر تھک

چکی تھی۔۔ اب اس حویلی میں مزید رہنا
اسکے مشکل تھا وہ کایان سکندر شاہ کی
شکل تک سے نفرت کرتی تھی اور اس
شخص کی قربت وہ مزید جھیل نہیں
سکتی تھی۔۔

"کیا ہوا پلین فلاپ ہو گیا لگتا ہے۔"

کان کے نزدیک سرگوشی نما آواز میں

جیسے کسی نے اسکے دل کے الفاظ کہے

تھے۔

"ہاں۔۔۔ مگر میں بھی ہمت ہارنے

والے نہیں ہوں۔۔!!"

اسنے مضبوط لہجے میں کہتے قدم دیوار کی
جانب بڑھائے ہی تھے کہ اسے احساس
ہوا اسکے پیچھے کوئی تھا۔۔۔
وہ جھٹکے سے مڑی تو اپنے سامنے سینے
پر ہاتھ باندھے کھڑے کایان سکندر شاہ

کو دیکھ اسکی نیلی آنکھیں پھٹنے کی حد

تک پھیلی--

تمم--" عطر ایک دم سے چیخی تھی-

جبکہ اسکی چیخ کو سن جبڑے بھینچتے

کایان سکندر شاہ نے اس کا بازو جکڑا--

چھوڑو مجھے نہیں رہنا چاہتی میں تمہارے

ساتھ۔۔!!" عطر نے غصے سے غراتے

ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

جبکہ کایان سرد نظروں سے اسے گھورتا

ایک دم سے اسے باہنوں میں بھرتے

واپس پلٹا۔۔

★★★★★★★★★

وہ پچھلے راستے اپنے کمرے تک پہنچا۔۔

اسے ایک دم غصے سے بستر پر پٹکھتے

کایان سکندر شاہ نے دونوں ہاتھوں کی

مٹھیاں بھینچی -

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو -- مجھے نہیں

رہنا اس جہنم میں---!! تنگ آ چکی

ہوں میں --- مجھے واپس جانا ہے اپنے

گھر_"

وہ جیسے آج اس سے سارے حساب بے باک کرنا چاہتی تھی۔

کایان کی قمیض ایک بار پھر سے خون آلود ہوئی تھی۔ وہ قمیض اتارتے اپنے بازو پر بندھی پٹی کا جائزہ لینے لگا۔

عطر جس قدر پرتشدد مزاحمت کی تھی ۔۔

اسکے بازو کے زخم سے خون رسنے لگا

تھا۔

وہ لب بھینچے پٹی کھولتا دوبارہ سے کرنے

لگا۔۔

جبکہ وہی عطر جو اسے اتنا سکون میں

دیکھ رہی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ

وہ اس کا قتل کر ڈالے۔۔۔

'تم بہرے ہو گئے ہو کیا۔۔ میں کہہ

رہی ہوں دروازہ کھولو۔۔۔ سنا نہیں تم

نے۔۔۔ مجھے طلاق چاہئے تم جیسے پاگل

سنکی انسان سے۔۔۔!!" کایان کو لگی

چوٹ وہ دیکھ کر بھی غصے میں ان دیکھا

کر گئی تھی۔۔

اسے کسی بھی صورت میں یہاں سے

نکلنا تھا۔۔ نجانے تجمل کس حال میں

ہوگا۔

اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا اس کی وجہ سے آج وہ مصیبت میں تھا--

''کایان سکندر شاہ دوغلے انسان تم نے کیوں نہیں چھوڑا اب تک تجمل کو --

بتاو مجھے تم نے کہا تھا مجھے کہ تم مجھ سے نکاح کے بعد اسے چھوڑ دو گے--

سن کیوں نہیں رہے تم--- جواب دو

میری بات کا--!!؟"

عطر ہذیانی سی کیفیت میں چلائی تھی۔

شٹ اپ----- آئی سیڈ جسٹ شٹ

اپ----!!" کایان کا دماغ لمحوں میں

گھوما تھا اسنے پرفیوم کی شیشی اٹھاتے

ایک دم سے فرش پر دے ماری--

عطر کا سانس جیسے خشک پڑا تھا--

وہ بھیگے خوفزدہ چہرے سمیت اسے

دیکھنے لگی۔ جس کے چہرے پر انتہا کا

غصہ تھا--

''اگر اب تمہاری زبان سے ایک بھی لفظ نکلا تو میں تمہاری زبان کاٹنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا-- میری ڈھیل کا نتیجہ ہے جو تم سر چڑھ گئی ہو کرتا ہوں تمہارا علاج---!!''

وہ سر اثبات میں ہلاتے آگے بڑھا--

اور سبز غیض و غضب سے بھری

آنکھوں سے اس سہمی ہرنی کو دیکھ اسنے

عطر کا ہاتھ جکڑا اور اسے لائبریری روم

میں بند کرتے اسنے دروازہ باہر سے لاکڈ

کر دیا---

غصے سے پاگل ہوتے اس نے لائبریری کی لائٹس باہر سے آف کر دی تھی۔

اپنی قمیض کو فرش پر مارتے وہ چینج کرتا سرد چہرے سمیت کمرے سے نکل گیا

۔

★★★★★★★★★

نیند سے بوجھل سرخ آنکھیں کھول اس

نے آہستگی سے سامنے کی سمت

دیکھا۔۔ پہلے پہل تو غائب دماغی کے

سبب اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آپا رہا

تھا۔۔

اور پھر اسے طبیعت خراب ہوتے ہی

چکر آکر گرنے کا خیال آیا۔۔ آئزہ گہری

سانس بھرتے اٹھی۔۔

اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اسنے

دھندلائی نظروں سے مرر وال کو دیکھا۔۔

وہ اتنی پریشان سی تھی کہ اسے یہ تک

خیال نہیں رہا کہ وہ اس وقت کہاں

موجود ہے--

دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے

چونک کر دیکھا--

ملازمہ ٹرے میں اس کے لیے فریش

جوس لے کر آئی تھی۔۔ آئزہ نے جلدی

سے گلاس پکڑا۔

بھوک سے اسکے پیٹ میں ابال اٹھ

رہے تھے۔

سنیں پلیز کچھ کھانے کو بنا دیں۔۔!!"

اسنے ملازمہ سے کہا ملازمہ جانی پہچانی

تھی اس لیے اس نے زیادہ دھیان ناں

دیا۔

گلاس ایک ہی سانس میں ختم کرتے

وہ جیسے ہی گلاس رکھ کر اٹھی تو اس

نے غور سے کمرے کی در و دیوار کو

دیکھا۔۔ یہ اس کا کمرہ نہیں تھا۔۔

وہ مرر وال کے پاس پہنچی ۔ تو باہر کا

منظر دیکھ اسکا شک یقین میں تبدیل ہوا

تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی اچانک

اسکا دل متلایا--

وہ منہ پر ہاتھ رکھتے واشروم میں گھسی--

تھوڑی ہی دیر میں وہ بے حال ہو چکی

تھی--

ری لیکس سب ٹھیک ہے--''''

کایان سکندر شاہ اسکے پیچھے ہی واشروم

میں گھسا تھا۔۔

اسکا شانہ تھپکتے اسے پرسکون کرتے وہ

باہر نکل گیا۔ آئزہ بیگم اسکی موجودگی پر

حیران ہوئی ۔۔

مگر پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ کمرے میں آتے اسے سلام کرتی بیڈ پر بیٹھی---

کایان ان کے سامنے صوفے پر بیٹھا تھا--

"مبارک ہو آئزہ ماں بننے والی ہیں آپ

تو۔۔۔ آپ نے سکسر ہی لگا

ڈالا۔۔۔!!"

اسکے منہ سے یہ الفاظ سن آئزہ کی

آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ

گئی

۔۔

ایسے جیسے ساتوں آسمان ان پر ٹوٹ

پڑے ہوں--

آپ نے تو بتانا گنوارہ نہیں کیا میری

خوبصورت بیوی مگر مجھے ہاسپٹل سے

کال آئی تھی-- مبارک باد دے رہے

تھے--!!"

کایان نے جتایا۔ مگر ائزہ اب تک

پریشان تھی--

"نہیں ایسے نہیں ہو سکتا--- کایان

یہ سب--!!"

وہ خود شاک میں تھی اسے کیا کہتی۔

خیر ہمارے درمیان جو بھی ہے یا تھا

بہت اچھا رشتہ رہا۔۔۔ مگر یہ آپ بھی

جانتی ہیں کہ یہ بچہ میرا نہیں اور میں

بھی ۔۔!!"

اسکی بات پر آئزہ شاہ کا سر شرم سے

جھک گیا۔۔۔

"اس لیے یہ ڈائیوراس کے پیپرز ہیں

میں نے سائن کر دیے ہیں--- یہاں

آنے کا مقصد یہی تھا کہ میں آپ کو

سب کے سامنے شرمندہ نہیں کرنا

چاہتا-- اور ناں ہی خضر شاہ

کو----!!"

کایان کی بات پر آئزہ نے بے ساختہ ہی ہونٹ کچلے تھے۔۔ اب کیا ہونے والا تھا اس کے ساتھ۔۔ اسکا سر پوری طرح سے چکرا چکا تھا آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا۔ خضر شاہ اسے کبھی بھی نہیں قبول کرتا۔ وہ کہاں جاتی کیا کرتی۔۔۔!!"

بے اختیار اسنے گہری سانس بھری۔۔

یہاں آپ کو خضر لایا ہے۔۔ وہ آئے تو

اسے نکاح کا کہیں۔ اور جتنی جلدی ہو

سکے نکاح کر لیں آپ دونوں۔۔ !!"

کایان سکندر شاہ اسے کہتے وہاں رکا

نہیں تھا۔۔ اس کے نکلتے ہی آئزہ شاہ

کی سسکیاں بلند ہوئی وہ ہاتھوں میں
چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی
--

★★★★★★★★★

اپنے نزدیک کسی کی سسکیوں کی آواز

سن اسکی آنکھ کھلی تھی--- حارث نے

نیند سے بوجھل نظریں گھمائے بیڈ کی

دوسری سمت دیکھا--

جہاں وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپائے رونے

کا شغل فرما رہی تھی ---

کون مر گیا ہے جو یوں رو رہی ہو --؟"

وہ ایک دم سے چت لیٹا اسے سرد

نظروں سے گھورتے سوال کیا---

کہی بازل شاہ کیلئے تو نہیں رو رہی--؟"

حارث کا لہجہ مشکوک تھا--

روہاب شاہ تذلیل کے احساس سے اسے

غصے سے دیکھنے لگی۔ مگر سامنے والے

کا خوف اس قدر اس کے اندر بیٹھ گیا

تھا کہ وہ جلدی سے سر جھکا گئی تھی

'بیوی ہونے کا حق ادا کیا ہے تم نے
کوئی عظیم معرکہ سر نہیں کیا۔ اس
لیے اٹھو اور اچھی بیویوں کی طرح نہا دھو
کر میرے لیے ناشتہ بناو۔۔۔ میں اٹھوں
تو ناشتہ تیار ملے مجھے۔۔۔!!"

اسکے اگلے حکم پر روہاب کی آنکھیں پھیلی

--

اسنے بھیگی آنکھیں رگڑتے اسے

دیکھا--اسکی ادا پر حارث کا دل دھڑکا

تھا۔

مگر اسے ڈھیل دینے سے معاملہ خراب

ہی پڑتا-- جبھی اسنے چہرے پر مصنوعی

سرد مہری چڑھائے سے پھر سے تکیے

میں چھپایا --

لگتا ہے تمہارا دل نہیں بھرا میرے پیار

سے اس لیے تو اٹھ نہیں رہی

تم۔۔!!"

اسے بیٹھا محسوس کرتے وہ بڑبڑایا تھا۔

اور اس کی بات کا مطلب سمجھتے وہ

کرنٹ کھاتے بستر سے اتری اور بھاگنے

کے انداز میں واشروم میں گھس کر اندر

سے دروازہ لاکڈ کر دیا۔۔

★★★★★★★

وہ شام کے ڈھلتے سایوں میں واپس لوٹا

تھا۔۔ ایک ضروری کیس آیا تھا جس کی

سبب اسے آپریٹ کرنے کیلیئے جانا پڑا

تھا۔۔ حویلی میں شاید ہی کوئی جانتا تھا

کہ جسے وہ نکما اور ناکارہ سمجھتے تھے۔۔

وہ خضر شاہ درحقیقت پاکستان کے

مشہور سرجنز میں سے ایک تھا۔۔ اور

پچھلے چھ سال سے وہ اسلام آباد کے

ہسپتال کے ساتھ ساتھ اپنے علاقے

کے ہسپتال کو بھی نا صرف دیکھ رہا تھا

بلکہ پوری توجہ سے سنبھال بھی رہا تھا

۔۔

گاڑی سے اترتے اس کے ہونٹوں پر

ایک دلفریب سے مسکراہٹ امڈی۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو

مسکراہٹ سے دیکھا۔

اور پھر اپنے مضبوط قدم اٹھاتے آگے

بڑھا۔۔

ملازمہ کچن میں کام میں مصروف

تھی۔۔ اسے دیکھتے ہی ملازمہ نے سلام

کیا۔۔

'میڈم نے کھانا کھایا۔۔!!" اسکا لہجہ ہر

قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔۔

" نہیں سرکار سائیں میں گئی تھی مگر

انھوں نے غصے سے مجھے نکال

دیا۔۔!!"

ہمممم ایسا کریں آپ کھانا نکال کر

کمرے میں لے آئیں۔۔۔!!" وہ سنجیدگی

سے کہتا کمرے کی طرف بڑھا۔۔

اندر داخل ہوا تو کمرہ خالی تھا۔ مگر واشروم سے آتی آواز نے یہ بتا دیا تھا کہ محترمہ اس قدر سردی میں شاور لے رہی تھی۔۔

وہ لب بھینچ کر آگے بڑھا۔۔ فائل میز پر رکھی تو وہاں پڑے کاغذات پر نظر پڑی۔۔

اس کے ماتھے پر بل سمٹے۔۔ گہری پرکشش آنکھیں چمکی تھی۔۔

کاغذات کو دیکھ اس نے موبائل فون نکالتے کسی کو ایک پیغام چھوڑا۔۔ اور دلفریبی سے مسکراتے مڑا۔۔

سامنے ہی وہ بھیگی سی سرخ نم آنکھوں سمیت کھڑی اسے گھور رہی تھی۔ جیسے اسکی آمد نے اسے چونکایا تھا۔۔

اوہہ میری جان۔۔ واٹ آ سرپرائز۔۔

لگتا ہے تمہارا ارادہ مجھے سرپرائز دے

دے کر مارنے کا ہے۔۔!!"

اسنے مسکراتے ہوئے کاغذ واپس رکھے

اور آئزہ بیگم کے بھیگے سراپے کو بانہوں

میں بھرتے پیشانی چومتے کہا۔۔

آئزہ نے اسے دور جھٹکا تھا--

"تم کیا کر رہے ہو یہاں--؟" وہ
گرجی تھی-- خضر شاہ نے بے ساختہ
ہی ائبرو مسلی--

"مجھے اور کہاں ہونا تھا ڈارلنگ----
اتنی بڑی خوشخبری دی ہے تم نے مجھے

آخر کو تمہیں اپنے جذبات سے کیسے آگاہ ناں کروں--"

بس ہو گیا آپ کے جذبات کا اظہار---

اب آپ جائیں یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دو خضر---!!" وہ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتے چیخی تھی--

خضر کے چہرے پر سنجیدگی امڈی--

"کیوں--؟ کیوں اکیلا چھوڑ دوں

وجہ--؟" وہ سینے پر ہاتھ باندھے

مستفسر ہوا--

ہنہہ آج نہیں تو کل ویسے بھی چھوڑ

ہی دینا ہے تم نے مجھے--- اپنی جیسی

کم عمر حسین اعلی خاندان کی خوبصورت
سی لڑکی تو مل ہی جائے گی تمہیں خضر
شاہ !! مگر میں میرا کیا بنے گا
اب۔۔۔؟"

وہ کافی زیادہ سٹریس میں لگ رہی
تھی۔۔ خضر لب بھینچے اسے دیکھ اور

سن رہا تھا وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر کار
کون کون سی خرافات وہ اپنے زہن میں
پال رہی تھی--
'دیکھو کایان سکندر شاہ مجھے طلاق دے
کر چلا گیا--- اب میرا کیا بنے گا--
میرے اس بچے کا کیا بنے گا جس کی

قسمت میں جانے کون کون سے دکھ

لکھ دیے ہیں خدا نے---"

وہ سچ میں ٹوٹ چکی تھی اتنے دنوں کا

غبار تھا جو آج لاوے کی صورت میں

پھٹ پڑا تھا--

"میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان
ہونے کی کوئی ضرورت نہیں
آئزہ۔۔۔میں۔۔۔!!"
تم کچھ بھی نہیں کر سکتے خضر
شاہ۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔ تمہارے بابا
مجھے دس بار کہہ چکے ہیں تمہاری شادی

کا--- اور تم آخر کار ان کی بات مان

جاو گے-!!"

وہ اپنے خدشات ظاہر کرنے لگی

تھی--

ہرگز بھی نہیں آئزہ---- اگر میں تمہیں

چھوڑنا چاہتا تو تب ہی چھوڑ دیتا جب

تمہاری آنکھوں میں کایان سکندر شاہ کے لیے محبت کے جذبات پنپتے دیکھے تھے --

تمہیں روزانہ اسکی طرف مائل ہوتے دیکھا ہے-- اگر تب نہیں چھوڑا تو اب کیوں چھوڑوں گا--"

وہ سنجیدگی سے کہتا آئزہ کے فق چہرے
کو دیکھنے لگا۔۔ اور اس طلاق کا کیا واویلا
مچا رہی ہو تم۔۔۔۔؟ کیا تم نہیں جانتی
کہ تمہارا نکاح کایان سکندر شاہ سے
نہیں مجھ سے ہوا تھا۔۔ تم اس کی
نہیں میری بیوی ہو۔۔۔!!"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے اسکے بازو
کو جکڑے اپنے سینے سے لگاتے سپاٹ
لہجے میں بولا۔
"خضر۔۔۔!!"

اششش۔۔۔۔!!" وہ اسکے لبوں پر انگلی

رکھ گیا تھا۔۔ اور جھک کر اسکی پیشانی

چومی۔۔

تمہاری ہر رات میری پناہوں میں گزری

ہے اور گزرے گی بھی جانم۔۔ اور رہی

بات حسین اور کم عمر لڑکی سے شادی

مجھے ہے ہو چکی شادی میری تو کی

تمہارے علاوہ دنیا کی کسی بھی عورت

میں کوئی بھی دلچسپی نہیں۔۔۔!!"

آئزہ اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔ وہ

خوبرو شخص ہر بار کی طرح اپنے لفظوں

کے جال میں جکڑ رہا تھا۔۔

آئزہ بیگم سسکتے ہوئے سر اس کے سینے پر رکھ گئی تھی۔۔

تمہارے گھر والے مجھے ہرگز قبول نہیں کریں گے۔۔!!" وہ اپنے دل کے خدشات زبان پر لائی تھی۔۔

مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں آئزہ بس تم میرے رہو۔۔۔ باقی سب کو میں دیکھ لوں گا۔۔!!"

اس کے سر پر بوسہ دیتے وہ گہری سانس بھرتے سنجیدگی سے محبت بھرے لہجے میں بولا۔

★★★★★★★★★

"کس کو بھیجا تھا تم نے جو اب تک

کام نہیں ہوا۔۔۔!!" سس سرکار

سائیں کام ہو چکا تھا مگر وہ ببس کک

کایان سائیں عین وقت پر پہنچ

آئے۔۔!!"

حمید نے سر جھکائے کہا تھا۔۔

مجھے یہ جواب نہیں چاہیئے تم اچھے سے

جانتے ہو میں ناں سننے کا عادی ہرگز

نہیں ہوں۔۔"

وہ دانت بھینچتے غراتے ہوئے بولے تو

حمید نے سر جھکائا--

پورے گاؤں میں شور اٹھ چکا ہے-کہ

گاؤں سے لڑکیاں اغوا ہو رہی ہیں--

اس سے پہلے کہ یہ بات بڑھے معاملہ

ختم کرو۔۔ صرف ایک اور لڑکی چاہئے

مجھے۔۔۔!!"

سرکار سائیں میں کوئی اور لڑکی دیکھ لیتا

ہوں۔۔ !!" حمید نے تھوک نگلتے

ہکلاتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں مجھے وہی لڑکی چاہیے حمید--

اسکی خوبصورتی دیکھی ہے تم نے-- وہ

بیش قیمت ہیرا ہے-- جتنا چاہے اتنے

داموں میں بکے گی وہ--!!"

مگر سائیں--!!" حمید جانتا تھا وہ لڑکی

جس سردار کی بیوی تھی -

وہ چاہ کر بھی اس لڑکی کو حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اور اگر کر بھی لیتے تو سردار کایان سکندر شاہ انہیں پاتال سے بھی ڈھونڈ کر لاتا اور سخت سے سخت سزا دیتا۔۔

اپنے آدمی بھیجو۔۔۔۔ اور بار بار بھیجو

کایان سکندر شاہ چاہے جتنا بھی تیز ہو

وہ میرا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتا۔۔!!"

ایک شیطانی قہقہ اس تاریکی میں ڈوبے

کمرے میں گونجا تھا۔۔

حمید لب بھینچ کر رہ گیا۔۔

ناجانے اب آگے کیا ہونے والا تھا۔۔

★★★★★★★★★

وہ رات گئے کمرے سے نکلا تھا اور اب

سارا دن وہ گاؤں کے مختلف گھروں

میں گزار کر اپنے ڈھیروں کام نمٹا کر

لوٹا۔۔

عطر کی حرکت نے اسے سخت مایوس

کر دیا تھا۔ جس کے سبب وہ ناچاہتے

ہوئے بھی اسے بند کر کے چلا گیا۔۔

مگر اسکے الفاظوں پر غور کرنے کے بعد اسے سمجھ آئی تھی کہ کوئی ناں کوئی تو تھا حویلی میں جس نے اسے یہ خبر دی تھی کہ۔ تجمل اب تک کایان کی قید میں ہے--

اور شاید اسی وجہ سے وہ اتنا غصہ ہو

رہی تھی-- ورنہ کایان اسے اپنے طریقے

سے ہینڈل کر رہا تھا--

وہ سر کو انگلیوں سے دباتے صوفے پر

بیٹھا تو اسی وجہ ماہ جبین شاہ وہاں

آئی--

"بیٹا کیسے ہو تم کہاں غائب ہو --؟"

ماہ جبین شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ

پھیرتے متفکرانہ سے لہجے میں پوچھا---

"بس پھپھو کچھ ضروری کام تھا-- ادھر

آئیں مجھے آپ سے ایک ضروری بات

کرنی

ہے--

ان کا ہاتھ تھامے اسنے نرمی سے

انہیں پاس بٹھایا ۔

ماہ جبین شاہ نے حیرت سے اسے

دیکھا۔۔

بیٹا وہ سب تو ٹھیک ہے عطر صبح سے

کمرے سے باہر نہیں نکلی۔۔ اور آئزہ

اس کی طبیعت اچانک خراب ہوئی تھی

کل تو میں نے اسے خضر کے ساتھ

بھیجا تھا مگر وہ بھی دونوں کل سے

غائب ہیں۔۔!!"

ماہ جبین شاہ نے اسے ساری بات بتائی

کایان انہیں اپنے بیٹے سے زیادہ عزیز

تھا۔۔

کایان خاموشی سے ان کی بات سنتا

رہا۔۔

میری بات دھیان سے سنیے گا۔۔ میں

بہت کچھ بتانا چاہتا ہوں آپ

کو۔۔۔!!"

ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے وہ نرمی

سے بولا تو ماہ جبین شاہ نے اسکے ہاتھ پر

دوسرا ہاتھ رکھا۔

بولو بیٹا کیا بولنا چاہتے ہو تم میں سن رہی ہوں---"

"پھپھو--- روہاب بازل شاہ کے ساتھ شہر گئی تھی۔ اور اسی رات جب میں وہاں پہنچا تو---!!"

اسنے چند لمحے کے لیے خاموشی اختیار

کی--

جبکہ ماہ جبین شاہ کا چہرہ زرد پڑا تھا--

اپنی اولاد سے انہیں کوئی بھی اچھے کی

امید نہیں تھی---

جبھی تو وہ انہیں باپ کے سہارے
چھوڑ کر خود بڑی حویلی میں رہتی تھی --
روہاب شاہ بازل کے پیچھے کس قدر
دیوانی تھی یہ بات ان سے بہتر کوئی
بھی نہیں جانتا تھا--

کایان نے انہیں ساری بات سچ سچ

بتائی اور پھر اسکے نکاح کا بتایا۔ ۔۔

ماہ جبین شاہ بھیگی آنکھیں موندتے

شرمندہ سی سر جھکا گئی۔۔

"میں آپ کو یہ سب اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ آپ کو علم ہو سکے کہ میں نے اتنا بڑا فیصلہ کیوں لیا۔۔

اور جہاں تک بات ہے آئزہ بیگم کی

۔۔!!"

وہ چپ ہوا-- ماہ جبین شاہ نے آنکھیں ہتھیلی سے رگڑی--

'تمہیں کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہیں کایان اتنا تو میں جانتی ہوں خضر شاہ اور آئزہ شاہ ایک دوسرے کو پسند

کرتے ہیں۔۔ کیا وہ دونوں بھاگ

گئے۔۔؟""

ماہ جبین شاہ کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔۔

انہیں اپنی اولاد سے کوئی بھی امید

نہیں تھی۔۔

"نہیں پھپھو بھاگے نہیں میں آئزہ کو

طلاق دے آیا ہوں ۔ بہت جلد وہ

دونوں نکاح کر لیں گے ۔۔!!"

کایان نے سنجیدگی سے کہا تو ماہ جبین

شاہ کا سر چکرایا تھا۔۔

وہ سرد وجود کے ساتھ پیچھے کو گرنے

لگی تھی۔ جب کایان نے انہیں

تھاما۔۔

"پھپھو آپ پلیز حوصلہ کریں۔۔ یہ وقت

خود کو اذیت دینے کا نہیں بلکہ

مضبوطی سے ان سب چیزوں کا سامنے

کرنے کا ہے--"

آپ ابھی کسی سے کچھ بھی نہیں

کہیں گی-- یہ سب دیکھنا میرا کام ہے

آپ چلیں کمرے میں آرام

کریں---!!"

وہ انہیں سمجھاتا انہیں ساتھ لیے

کمرے کی جانب بڑھا--

پھپھو سے یہ سب شئیر کرنا ضروری تھا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایک ایسا رشتہ جس

نے بے لوث محبت سے اسے نوازا تھا

وہ بھی اس سے دور ہو جائے---

انہیں دوا کھلاتے وہ دروازہ بند کرتے اپنے کمرے کی جانب بڑھا--

★★★★★★★★

دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا۔۔۔

مضبوط قدم اٹھاتے وہ ڈریسنگ ٹیبل تک

جاتے اپنا سامان نکالتے سامنے رکھتے ایک

دم سے مڑا۔۔

اسے اچانک یاد آیا کہ عطر اب تک

کمرے میں بند ہے۔

وہ جلدی سے سٹڈی روم کی سمت

بڑھا--

دروازہ کھولتے وہ جیسے ہی اندر داخل

گھپ اندھیرے نے اسکا استقبال کیا--

وہ کمرے کی حالت دیکھ دل ہی دل

میں خود کو کوستے واپس مڑا جلدی سے

باہر سے لائٹس آن کرتے وہ جیسے ہی

کمرے میں داخل ہوا۔۔

تو عطر کو بے سدھ فرش پر گرا دیکھ

اسکے قدم جیسے زمین نے جکڑے تھے۔۔

وہ پاگلوں کی طرح آگے بڑھا اور جھک کر اسے سیدھا کرتے اسکا سر اپنے گھٹنے پر رکھا۔۔

عطر کا چہرہ زرد پڑا تھا ۔۔ ماتھے پر ہلکا سا چوٹ کا نشان تھا۔۔ اور بلکل بے حس

وہ بے حرکت تھی جانے کتنی دیر سے وہ

بیہوش تھی--

وہ اسے جلدی سے بانہوں میں بھرتے

باہر نکلا--

ڈاکٹر کو کال کرتے وہ حویلی آنے کا کہتے پاگلوں کی طرح لب بھینچ کر اسے ہوش دلانے کی کوشش کرنے لگا۔۔

عطر کا پورا وجود سرد پڑ چکا تھا۔۔ اس کی خوبصورت بند آنکھیں دیکھ وہ ہونٹ کچلنے لگا۔۔ اسکے ہاتھوں اور پاوں کی

مساج کرتے وہ تھک چکا تھا مگر عطر

کی حالت ویسے کی ویسے تھی---

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر حویلی آچکی

تھی-- ملازمہ انہیں کایان سکندر شاہ

کے کمرے تک چھوڑتے خود واپس چلی

گئی--

"کیا ہوا ہے انہیں مسٹر شاہ---؟" وہ سنجیدگی سے سوال کرتی اسکا چیک اپ کرنے لگی--

"کوئی پتہ نہیں ڈاکٹر--- آپ پلیز چیک کریں--"

وہ بے چینی سے بولا۔۔ڈاکٹر تو اپنے

سردار کے چہرے کی بے چینی اور بے

قراری دیکھ حیرت میں تھی۔۔۔

سردار کایان سکندر شاہ ایک لڑکی کیلئے

اتنا بے چین ہو رہا تھا ۔۔ ڈاکٹر نے

رشک سے عطر حیات کو دیکھا۔ اور پھر

اسکا بی پی چیک کیا۔۔

بی پی بہت لو ہو گیا ہے ان کا۔۔۔

ایسا لگ رہا ہے یہ بہت ڈر گئی ہیں

کسی چیز سے۔۔"

ڈاکٹر کی بات سن کایان کا دل چاہا خود کو شوٹ کر دے---

وہ لب بھینچے آنکھیں ضبط سے موند گیا--

پلیز کچھ کریں اسے ہوش میں لائیں۔۔۔!!" وہ سنجیدگی سے کہتے ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولا۔۔

ڈاکٹر نے گہری سانس بھرتے سر اثبات میں ہلایا۔۔

اور ایک انجیکشن نکالتے عطر کی بازو میں

انجیکٹ کیا۔

انجیکشن دے دیا ہے میں نے۔۔ بس

آپ ان کے پاس رہیں۔۔۔ جیسے ہی یہ

ہوش میں آئیں ان کو کھانا کھلائیے

گا۔۔!!"

وہ سنجیدگی سے اسے ہدایت دیتی روانہ ہوئی تھی--

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ بے تابی سے اسکے پاس لیٹا --

نرمی سے اسکا سر اپنے سینے پر رکھتے

کایان سکندر شاہ نے اس کی پیشانی پر

بوسہ دیا تھا۔۔

اسے تکلیف میں دیکھتے ہی وہ اپنی

تکلیف اپنا دکھ درد سب کچھ بھول گیا

تھا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں انجیکشن کے اثر سے

عطر نے ہلکی ہلکی سی آنکھیں کھولی--

کایان سر جھکائے اسے دیکھ رہا تھا--

جس نے غائب دماغی سے اسے دیکھا۔

اور پھر اس شخص کی بے حسی یاد آتے ہی عطر نے دانت پیستے اس کے سینے پر مکے برسائے۔۔

کایان اس افتاد پر بوکھلایا تھا مگر بولا کچھ بھی نہیں۔ وہ بس چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جو پھولتی سانسوں سمیت اسے اچھا خاصا

مار کر اب گہری سانس بھرتے سر اسی

کے سینے پر رکھ گئی--

'تم ایک نمبر کے گھٹیا ہو-- بہت ہی

بدتمیز اور کمینے بھی---'' وہ سوں سوں

کرتے اسی کے سینے سے لگی اسی کی

برائیاں کر رہی تھی-- جب کہ کایان سکندر شاہ کی سبز آنکھوں میں سرخی سی چھائی تھی --

وہ نرمی سے اسکے بالوں کو انگلیاں چلاتے اسے سن رہا تھا--

"ایک ایک کو دیکھ لوں گی میں جس جس نے مجھے تنگ کیا ہے--"

اب کی بار اس نے سرخ ناک اس کی قمیض سے رگڑتے نم ناک لہجے میں کہا-

آئی ایم سوری میری جان--- مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ سب ہو جائے گا-- اوپر سے تم نے بدتمیزی بھی بہت کی تھی -- جس وجہ سے مجھے غصہ آگیا

"-

کایان سکندر شاہ اسکی تھوڑی کے نیچے
دو انگلیاں رکھتے اسکا چہرہ اونچا کیے ان
بھیگی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے مخمور
سے لہجے میں بولا۔اور پھر باری باری ان
آنکھوں کو چوما۔۔

"میں جو مرضی بولوں تم مجھے ایسے بند نہیں کر سکتے۔۔ غصہ تو بلکل بھی نہیں کر سکتے۔۔!!"

اسے موم ہوتا دیکھ عطر حیات شیر ہوئی تھی۔۔

اتنے بڑے گاؤں کا سردار وہ۔ مغرور انا پرست شخص آج ایک چھوٹی سی لڑکی کے سامنے سر جھکائے معافی مانگ رہا تھا۔۔ اسکی ہر بات پر وہ سر کو اثبات میں ہلاتا اسکے آنسوں لبوں سے چن رہا تھا۔۔

"جو حکم میری جان کا--- آئندہ میں غصہ نہیں کروں گا-- تم میری بیوی کو حیات--- میری عزت یہ گھر یہ کمرہ اور سب سے بڑھ کر یہ دل--- اسکا ہاتھ کایان سکندر شاہ نے اپنے سینے پر موجود دل کے مقام پر رکھتے ایک جذب کے عالم میں کہا تھا--

عطر آنکھیں پٹپٹائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ جس کے چہرے پر سرخی اور آنکھوں میں شدید محبت آباد تھی۔۔

"میں نہیں چاہوں گا کہ آئندہ بھی ایسا کچھ ہو۔۔ مگر اس کے لیے تمہیں اس حویلی کو مجھے اپنانا ہو گا۔۔"

نکاح جیسے بھی حالات میں ہوا ہو چاہے

جو بھی ان بن رہی ہو ہمارے درمیان

مگر میرے لئے یہ رشتہ بہت خاص

ہے۔ میں تمہیں کسی قیمت بھی کھو

نہیں سکتا۔۔!!"۔

جانے کیسا ساحر تھا وہ پل میں تولا پل

میں ماشا۔۔۔ اسکے الفاظ کی گہرائی سے

عطر حیات کا۔دل بے اختیار ہوتے

دھڑکا تھا۔۔ وہ اس قدر حسین تھا کہ

اسکے لبوں سے نکلتے الفاظ کسی بھی لڑکی

کو اسکا دیوانہ کر دیتے۔۔ مگر سامنے عطر

حیات تھی۔۔

جس کے ساتھ اس کے تعلقات کچھ

خاص اچھے نہیں رہے تھے۔۔

دروازے پر دستک سن کایان جلدی

سے اس سے دور ہوا۔

ملازمہ سے کھانے کی ٹرے لیتے وہ اندر

داخل ہوا۔۔ بیڈ پر بیٹھتے اس نے عطر

کو کمر سے جکڑتے کسی نازک گڑیا کی

طرح اپنی گود میں بیٹھایا--

اور اب بے حد پیار سے وہ اسے کھانا

کھلانے لگا تھا--

عطر تو اسکے روپ دیکھ کر بیہوش ہونے

والی تھی-- مگر بھوک اس قدر زوروں کی

لگی تھی اس نے بنا کچھ کہے چپ

چاپ کھانا کھایا۔۔

کایان اسے کھانا کھلاتے ٹشو سے اسکے

ہونٹ صاف کرتے نرمی سے اسکے

ہونٹوں پر بوسہ دیتے اٹھا تھا۔

عطر کا چہرہ اسکی حرکت پر سرخ پڑا۔۔

دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑکا تھا۔۔

آج یہ شخص اسے شاک پر شاک دے رہا تھا۔۔ وہ ٹرے ایک سمت رکھتے اپنے کپڑے اٹھائے واشروم گھسا۔۔

وہ واپس لوٹا تو عطر نے گھور کر اسکے

بازو پر بندھی سفید پٹی کو دیکھا--

یہ کیا ہوا --؟ وہ نیلی آنکھیں پھیلائے

اسے دیکھ رہی تھی- چہرے سے پریشانی

صاف جھلک رہی تھی-- کچھ خاص

نہیں بس ہلکی سی چوٹ ہے-"

وہ نرمی سے بالوں میں انگلیاں چلاتے

بیڈ کی سمت بڑھا تھا--

اسکے مضبوط کسرتی بدن خوبصورت نقوش

کو دیکھ عطر نے نظریں چرائیٔ تھی-- وہ

خوبصورت تھا وہ جانتی تھی مگر اتنا خوبرو

تھا اس بات کا احساس اسے آج ہوا

تھا۔۔

کایان اسکی پیشانی پر لب رکھتے اسے

بانہوں میں بھرتے لیٹا تھا۔۔

کایان۔۔۔!!"

ہمممم۔۔۔" کایان آنکھیں موندے لیٹا

تھا۔۔ دل کچھ غلط کرنے پر اکسا رہا

تھا۔۔ مگر وہ خود پر جبر کیے ہوئے چپ

چاپ لیٹا رہا۔

"مجھے نیند نہیں آ رہی۔۔!!" وہ اسکے

سینے پر گول دائرے بناتے نخرے سے

بولی۔

کایان نے سرخ ڈوروں سے لبریز آنکھیں

کھولتے اسے دیکھا۔۔

'تو پھر میں کیا اٹھا پر چھت سے پھینک دوں کیا تمہیں۔۔؟"

وہ ائبرو اچکاتے مستفسر ہوا۔۔

"ہنہہ ابھی تو تم سوری کر رہے تھے۔۔ اتنی جلدی بدل گئے تم تو۔۔" وہ

نروٹھے سے انداز میں بولی تو کایان کا

پرجوش سا قہقہ بے ساختہ ہی نکلا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے خود سے لگا گیا

تھا۔۔

"اچھا بولو کیا کروں میں تمہارے

لیے۔۔۔؟"

کایان اسکے بالوں کو سہلاتے بڑے لاڈ

سے گویا ہوا۔۔

کچھ اچھا سا کھلا دو۔۔آئسکریم کھانے

چلیں۔۔؟"

وہ نیلی آنکھوں پٹپٹاتے بولی۔۔ کایان

نے کچھ دیر اسے دیکھا۔اور پھر اسکی کمر

سے جکڑتے اسے ساتھ ہی بیڈ پر

بٹھایا۔۔

اوکے ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔۔۔!!"

وہ پیار سے کہتے اسکی پیشانی چومتے اٹھا

تھا۔۔

★★★★★★★★★

رات کے آخری پہر وہ اپنی بیوی کو ساتھ لیے سوات کی سڑکوں پر پیدل گھوم رہا تھا۔۔

ان کی گاڑی بہت پیچھے کھڑی تھی اور

محترمہ آئس کریم کے چکر میں اسے

بہت دور لے آئی تھی۔

کایان پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ

پھنسائے اس کے پیچھے چل رہا تھا۔۔

''حیات مجھے لگتا ہے کہ آج ہمیں آئس

کریم نہیں ملنے والی۔۔!!''کایان اسے

چھیڑنے کے انداز میں بولا۔۔۔

جس پر عطر نے مڑتے اسے گھورا۔۔

لگتا ہے آپ کی عمر ہو گئی ہے سردار

صاحب چل چل کر تھک گئے ہیں تو

گاڑی میں چلے جائیں۔۔۔!!"

اسنے ناک سکیڑے کہا تو کایان سکندر

شاہ کا قہقہ گونجا۔۔ وہ اسکی نا سمجھی پر

افسوس کرتے آگے بڑھا۔۔

"عطر کیا کر رہی ہو آرام سے

چلو۔۔۔؟" اسے بھاگتا دیکھ وہ ایکدم سے

گھبرایا تھا۔۔

'دیکھ نہیں رہے بھاگ رہی ہو آپ

سے۔۔۔ اور ایک آپ ہیں جونک کی

طرح چمٹ گئے ہیں مجھ سے۔۔!!"

وہ اسے ڈرانا چاہتی تھی۔ کایان اسے
طرز تخاطب پر گھری تاسف بھری سانس
بھرتے سر نفی میں جھٹک گیا۔۔ وہ
تھوڑی ہی دور گئی تھی۔۔

جب اونچی نیچی سڑک کے سبب اسکا

پاوں اچانک سے مڑا تھا۔اسکی چیخ سن

کایان بھاگتا ہوا اس تک آیا۔۔

اسے پاوں پکڑ کر بیٹھا دیکھ کایان کی

سبز آنکھوں میں مسکراہٹ امڈی۔۔

کیا ہوا تم تو ابھی جوان جہاں ہو۔۔ پھر

پاوں کو کیسے چوٹ لگا لی۔۔؟" اس

نے بھونیں اچکائی۔۔

عطر اسے سوں سوں کرتے دیکھتے رہ

گئی۔

'مجھے چوٹ آئی ہے ادھر آو اٹھاو مجھے۔۔!!"

وہ ایک گاؤں کا سردار جس سے لوگ اونچی آواز میں بات کرنے سے ڈرتے تھے اسکی بیوی اسے حکم پر حکم دے رہی تھی۔۔

وہ آگے بڑھا اور جھک کر اسے بانہوں

میں بھرا--

اور گھور کر اسکے سرخ پڑتے گاؤں اور

سرخ ہوتی چھوٹی سی ناک کو دیکھا--

"ویسے تو تمہیں مجھ سے بے حد نفرت

ہے اور میں ایک نمبر کا گھٹیا ترین

شخص ہوں۔۔ پھر اس گھٹیا ترین شخص کی بانہوں میں آنے کو اتنا کیوں مچل رہی تھی آپ۔۔۔؟"

وہ آگے بڑھتا تیکھے انداز میں بولا۔۔ عطر نے دونوں بازو اسکی گردن کے گرد باندھے اسے گھورا تھا۔

جو سفید شرٹ اور بلیو جینز میں بکھرے

بھورے بالوں اور ہلکی بڑھی شیو میں

بے انتہا حسین لگ رہا تھا---

"تو کیا ہوا جن سے ناراضگی ہو وقت

آنے پر لوگ ان سے بھی مدد مانگ لیتے

ہیں اور تم تو میرے شوہر ہو--!!"

عطر نے جیسے اسے یاد دلایا۔۔

کایان کے چہرے پر زندگی سے بھرپور

مسکراہٹ بکھری تھیٔ۔ ۔

اچھا جی۔۔۔!! چلو مجھے خوشی ہوئی یہ

جان کر کہ آپ کو یاد ہے کہ آپ

میری بیوی ہیں۔۔؟"

وہ سچ میں خوش تھا کم از کم وہ اس رشتے کو تسلیم تو کر چکی تھی--

تم نے مجھے اتنی بار یاد دلایا ہے کہ اب میں چاہ کر بھی بھول نہیں سکتی--!!

وہ چلتے چلتے ایک آئس پارلر کے نزدیک پہنچ چکے تھے--

کایان نے جلدی سے اپنی چادر اتارتے

عطر کا پورا بدن کور کیا۔۔

اور اسے ایک کرسی پر بٹھایا۔۔ اسکی اتنی

کئیر عطر حیات کو مغرور بنا رہی تھی۔۔

وہ سر اٹھائے کسی مہارانی کی طرح

وہاں بیٹھی تھی۔۔ پاوں تو اس کا بلکل

صحیح سالم تھا یہ تو بس اسے کمرے میں بند کرنے کی سزا دینے کیلئے اس نے جھوٹ بولا تھا۔۔

تھوڑی کی دیر میں کایان سکندر شاہ اسکا فیورٹ مینگو فلیور لے کر آچکا تھا۔۔ بلکہ

دونوں آئس کریم کا فلیور ایک ہی تھا۔۔

وہ اسکے سامنے بیٹھا۔۔

جبکہ عطر حیات کے اندر کی جاسوسی

رگ پھڑکی تھی۔

تمہیں مینگو فلیور پسند ہے کیا۔۔۔؟" وہ اپنی گہری بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے مستفسر ہوئی۔۔

کایان اپنے دھیان آئس کریم کھاتے سر نفی میں جھٹک گیا۔

"نہیں مجھے چاکلیٹ فلیور پسند

ہے۔۔!!" اسنے۔ مصروف سے انداز میں

جواب دیا ساتھ ہی ساتھ وہ موبائل فون

پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

اچھا پھر یہ فلیور کیوں لائے۔۔؟"

ایک اور سوال آیا تھا۔۔

'کیونکہ تمہیں یہ فلیور پسند ہے--!!"

کایان نے پہلے سے انداز میں کہا--

عطر حیات نے ائبرو اچکائی--

اچھا مگر تمہیں کیسے پتہ کہ مجھے یہ فلیور پسند ہے---؟ میں نے تو کبھی نہیں بتایا کہ مجھے مینگو فلیور پسند ہے--"

عطر حیات نے آئس کریم میں چمچ
ہلاتے اسے گھورتے سنجیدگی سے پوچھا--
ایک پل کو کایان سکندر شاہ کے ہاتھ
رکے تھے--چہرے کی رنگت بدلی-

"تم میری بیوی ہو۔۔۔۔ تمہیں کیا پسند ہے کیا ناپسند ہے سب جانتا ہوں میں۔۔۔!!"

کایان نے بڑی سمجھداری سے جواب دیا۔۔

"عطر مشکوک نگاہوں سے اسے
گھورتے سر اثبات میں ہلاتے آئس
کریم کھانے لگی--
تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں آئس کریم
پارلر سے نکلتے واپسی کیلئے روانہ ہوئے
تھے--

آج کی رات کایان سکندر شاہ کے لیے

زندگی کی حسین راتوں میں سے ایک

تھی--

محبوب کو پا لینے سے زیادہ اسے مکمل

طور پر اپنا بنانا محبت میں معنی رکھتا

ہے۔ اور کایان شاہ کو اب اپنی منزل
آسان ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔۔

★★★★★★★★★

پریشے۔۔۔!! ساجدہ بیگم اسے آوازیں

دے دے کر تھک گئی تھی۔ جبکہ وہ

نڈھال سی فرش پر لیٹی تھی۔

ہارون شاہ کب سے روئے جا رہا تھا--

جبکہ وہ نڈھال سی فرش پر پڑی تھی-

اسے یونہی بے حس و حرکت لیٹا دیکھ

انہیں گھبراہٹ ہوئی تھی--

انھوں نے جھک کر اس کی پیشانی پر

ہاتھ لگایا تو اسکا بدن ایک دم سے ٹھنڈا

پڑا ہوا تھا---

ساجدہ بیگم ایک دم سے گھبرائی تھی--

وہ متفکر سی باہر کو بھاگی تھی--

بازل شاہ کو گئے تین ہفتوں سے زیادہ ہوچکے تھے اور اس سارے عرصے میں پریشے نور نے پوری حویلی کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھائے رکھی تھی--

چند دنوں سے اس کی طبیعت خرابی

ساجدہ بیگم بھی نوٹ کر چکی تھی مگر وہ

دیکھ کر بھی ان دیکھا کر گئی--

بشریٰ جاو دیکھو کایان شاہ اگر گھر ہے تو

ان کو بلا لاو---!!"

وہ گھبراہٹ زدہ سی باہر آئی حویلی میں

اس وقت کوئی بھی مرد موجود نہیں تھا

--جبھی انہوں نے ملازمہ سے کایان

کو بلانے کا کہا--

ملازمہ سر اثبات میں ہلاتے باہر نکلی تو

سامنے سے آتے بازل شاہ کو وہ رکی

تھی---

بازل نے چونک کر ملازمہ کو دیکھا اور

پھر ایک نظر پیچھے کھڑی اپنی ماں پر

ڈالی۔۔جو سفید چہرے سمیت کھڑی

تھی۔۔

کیا ہوا مورے۔۔۔؟" بازل شاہ نے

آگے بڑھتے نرمی سے ان سے پوچھا۔۔

جس قدر وہ خوفزدہ تھیں بازل کو لگا کچھ

ناں کچھ بڑا ہوا ہے۔

'بیٹا وہ پریشے ہوش میں نہیں آ رہی میں
اسے جگانے گئی تھی۔ دوپہر سے
کمرے میں بند ہے وہ۔۔ وہ بیہوش پڑی
ہے۔۔"
ساجدہ بیگم نے ایک ہی سانس میں
اسے ساری بات سنائی تو وہ بیگ ایک

سمت رکھتے تیزی سے کمرے کی سمت

بھاگا۔۔

پریشے نور اوندھے منہ فرش پر پڑی تھی

۔ بازل شاہ لب بھینچے آگے بڑھا اور ایک

دم سے باہوں میں بھرتے باہر کو

لپکا۔۔

مورے آپ ہارون شاہ کو دیکھیں میں آتا

ہوں۔۔!!" وہ انہیں تاکید کرتے پریشے

کو اٹھائے باہر نکل گیا۔۔

ساجدہ بیگم سر اثبات میں ہلاتے ہارون

شاہ کی طرف بڑھی۔۔

★★★★★★★★★

بڑی بات ہے بی صاحب آپ تو یہاں

سے بھاگنے کو پر تول رہی تھی لگتا ہے

اب آپ کا ارادہ بدل گیا ہے۔۔!!"

چھمی نے دانت نکالتے عطر کو دیکھتے

پوچھا۔۔ پچھلے چند ہفتوں سے وہ بلکل

چپ چاپ تھی بنا کوئی بھی واویلا

مچائے وہ آہستہ آہستہ حویلی کے ماحول

میں ڈوب رہی تھی۔

چھمی ایک پچاس سالہ زمانہ شناس
خاتون تھی۔۔ عطر کے چہرے کی رنگت
اس کے وجود سے اُٹھتی مہک سے ہی
وہ جان چکی تھی۔ کہ کایان سکندر شاہ
اور عطر کے درمیان سب کچھ ٹھیک
ہے۔۔

عطر لان میں ایک پودے کے نزدیک کھڑی تھی--

چھمی کی بات پر اسنے گردن موڑتے اسے گھورا--

اسے اچھے سے یاد تھا۔۔ بھاگنے کیلئے

مدد مانگنے والی ملازموں میں وہ بھی ایک

تھی

۔۔

"اپنے کام سے کام رکھو تم چھمی۔۔

ورنہ جو کل پیسے چوری کیے ہیں ناں تم

نے ماہ جبین شاہ کے کمرے سے ان

کو بتا دونگی تمہارا۔۔ !!"

عطر اسے آنکھیں نکالتے گھور کر بولی تو

چھمی فورا سے گھبرائی۔۔۔

نن نھیں بی بی سائیں میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔۔ میں چلتی ہوں بہت کام ہے ابھی۔۔"

وہ کھسیانی سی ہنسی ہنستے اندر کی سمت بڑھ گئی تھی۔۔

عطر اسے جاتا دیکھ سر جھٹک گئی۔۔

اسے چھمی کے الفاظ یاد آئے تھے -- وہ

کایان سکندر شاہ کو پوری طرح سے

معاف نہیں کر پائی تھی مگر وہ اسے خود

سے دور بھی نہیں کر پا رہی تھی--

وہ شخص اس کے وجود سے ہوتا اس

کے حواسوں پر رفتہ رفتہ قابض ہوتا جا رہا

تھا۔۔ اور وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔

اب ان کی ہر شام چائے پیتے گزرتی تھی۔۔ ہر رات عطر کی من پسند جگہ پر جا کر کایان سکندر شاہ اسکے ناز نخرے اٹھا رہا تھا۔

اور واپسی پر سود سمیت حساب برابر بھی

کر رہا تھا۔۔

"کیا سوچا جا رہا ہے اکیلے اکیلے۔۔۔؟"

اچانک سے وہی گھمبیر سی سرگوشی

سنائی دی تھی۔۔

عطر نے ہلکی سی گردن ترچھی کرتے

اسے دیکھا۔۔

سیاہ رنگ کے لباس میں وہ کریم رنگ

کی شال شانوں پر اوڑھے لبوں پر

خوبصورت مسکراہٹ سجائے اسکے پاس

ہی تو کھڑا تھا۔۔

ایک پل کو اسکا دل دھڑکا تھا۔۔

"بھاگنے کا طریقہ سوچ رہی ہوں۔۔!!"

عطر نے ایسے ہی کہا۔۔ جس پر کایان

سکندر شاہ ہلکا سا ہنسا۔۔

تو اسکے گالوں میں ابھرتے گھڑوں کو

دیکھ عطر حیات اسے دیکھتی رہ گئی۔۔

شاید وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی یہ گڑھے

یا اس نے غور نہیں کی--

''کایان نے آگے بڑھتے نرمی سے اس

کی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹا--

اور سر جھکائے اپنی پیشانی اسکی پیشانی

سے چھوئی--

"میری قید سے اب آپ تا عمر نہیں
بھاگ سکتی مسز کایان سکندر
شاہ۔۔۔۔" وہ گھرے لہجے میں بولا۔۔ اور
ساتھ ہی ایک خوبصورت سا پینڈنٹ اس
کے گلے میں ڈالا۔۔

عطر اس کے لفظوں میں الجھی حیرت سے گردن کو دیکھ رہی تھی--

جہاں ایک پر کشش سا پینڈنٹ جگمگا رہا تھا۔

اتنا یقین ہے مجھ پر۔۔؟" اسنے ائبرو

اچکا کر پوچھا نظریں اس پینڈنٹ پر تھی

۔۔

جو اسکی صراحی دار بے داغ گردن پر اور

بھی حسین لگ رہا تھا۔۔

'تم پر نہیں خود پر یقین ہے -- میری

قید سے نکلنا اتنا آسان نہیں ہے

جاناں---!!"

اسنے آہستگی سے جھک کر اس پینڈنٹ

کو چوما--

"اب لگ رہا ہے خوبصورت۔۔!!" اسنے ستائش سے عطر کو دیکھا جس کے چہرے پر پڑتی سورج کی کرنیں اسے نکھار رہی تھی۔

"کچھ لحاظ رکھ لیتا ہے انسان۔۔۔ کوئی دیکھ لیتا تو پھر۔۔۔!!"

وہ اپنی شرم مٹانے کو سرخ چہرے

سمیت بولی-

"کیوں اپنی بیوی ہے کونسا کسی کو

بیوی کو کس دے رہا ہوں-- اور یہاں

ویسے بھی کوئی نہیں آتا جاتا-- اگر تم

چاہو تو شکریہ کیلئے مجھے ایک کس دے سکتی ہو۔۔!!"

وہ اب دونوں ہاتھوں کی قید میں اسے قید کر چکا تھا۔۔ عطر کی دھڑکنوں کی تیز آواز کایان سکندر شاہ کو اپنے سینے میں اترتی سنائی دے رہی تھی۔۔

"تم ہو کیا کایان سکندر شاہ۔۔۔؟ جب پہلی بار ملے تھے تو ایسا لگا تھا کہ تم سا گھٹیا مغرور اور گھمنڈی شخص شاید ہی کوئی دوسرا ہو گا مگر اب تم یکسر مختلف ہو۔۔۔؟ عطر کے ہونٹوں پر دل کی بات آئی تھی۔۔۔ وہ اس کی شخصیت میں اب تک الجھی پڑی تھی۔۔

جو نا سمجھو تو ایک پہیلی ہوں میں۔۔!!"

اس کی ناک سے ناک ٹکراتے وہ دھیمے

سے لہجے میں بولا عطر اس سے نظریں

نہیں ہٹا پائی تھی۔۔ دل نے مجبور کیا

تھا اسے دیکھنے کو۔۔

'اور اگر سمجھو تو سراپا محبت وہ بھی

صرف اپنی حیات کیلئے---!!" وہ اسے

سینے میں بھینچتے شدت سے بولا--

وہ اسے اکثر محبت سے حیات کہتا تھا--

اور ہر دفعہ اسکا لب و لہجہ عطر حیات کو

مانوس سا جانا پہچانا سا لگتا تھا--

اسکے ہاتھ اٹھے تھے۔۔ اور نرمی سے

کایان سکندر شاہ کے دونوں شانوں کے

گرد اپنا حصار بنائے وہ آنکھیں موند گئی

تھی۔۔

عورت محبت سے گندھی ہوئی مٹی سے

بنی ہے۔

★★★★★★★★★

"وہ تیز ڈرائیونگ کرتے ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔ پریشے کو باہنوں میں بھرتے وہ تیزی سے اندر داخل ہوا۔۔

ڈاکٹر پلیز میری وائف کو چیک کریں یہ بیہوش ہو گئی ہے ۔

ڈاکٹر عطرت جو راؤنڈ پر تھی۔ بازل شاہ کی گود میں موجود پریشے کو دیکھتے ایک جانب ہوئی۔

آپ انہیں اندر لے چلیں جلدی

----!!"

بازل سر اثبات میں ہلاتے آگے بڑھا اور

تیزی سے پریشے کو اٹھائے ایک کمرے

میں داخل ہوا--

اس نے جلدی سے اسے بیڈ پر منتقل

کیا--

چہرے پر گھبراہٹ اور پریشانی کے

تاثرات نمایاں تھے--

وہ جیسے ہی مڑا سامنے دوسری دیوار کے

ساتھ لگے بیڈ کے قریب کھڑے ایک

میل ڈاکٹر کو دیکھ وہ وہی قدم روک گیا۔۔

وہ کوئی اور نہیں خضر شاہ تھا۔۔ وہ شاکڈ کی سی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"تم ڈاکٹر ہو--؟" وہ اسے متجسس

نگاہوں سے دیکھتے مستفسر ہوا--

خضر نے گہری سانس بھرتے کندھے

اچکائے--

خیر اب اسے علم ہو چکا تھا-- تو وہ کیا

ہی کر سکتا تھا--

پلیز اس بات کا ذکر کسی سے مت کرنا ابھی-- کیا ہوا پریشے کو--؟"

اسنے کہتے مڑ کر پریشے کو دیکھا---

پتہ نہیں میں حویلی پہنچا تو یہ بیہوش تھی--!!"

بازل کو اس میں اتنی دلچسپی ویسے بھی نہیں تھی۔مگر وہ کایان کو بتانا چاہتا تھا کہ خضر شاہ اسکا جانی دشمن ایک ڈاکٹر تھا۔

ڈاکٹر عطرت آپ ان کا چیک اپ کریں

یہ میری سسٹر ہیں میک شیور یہ جلد از

جلد ٹھیک ہو جائیں۔۔!!"

خضر شاہ کے الفاظ سن بازل آج حیران

پر حیران ہو رہا تھا۔ وہ اپنی فی میل

ڈاکٹر سے اسکی بیوی کا تعارف اپنی بہن

کے طور پر کروا رہا تھا۔۔

"جی ڈاکٹر آپ بے فکر رہیں۔۔!!" ڈاکٹر

عطرت نے اسے مطمئن کیا۔۔

تو خضر بازل شاہ کو ساتھ لیے باہر

نکلا۔۔

قریب پانچ منٹ کے بعد ڈاکٹر عطرت

باہر آئی تھی--

آپ کی وائف کی کنڈیشن بے حد

کریٹیکل ہے -- مس کیرج ہو گیا ہے

ان کا--- !!"

ڈاکٹر کی بات پر خضر نے چونک کر

بازل شاہ کو دیکھا۔

جو بے یقین سا کھڑا ڈاکٹر کو استفہامیہ

نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

'ڈاکٹر یہ کیسے ہو ہے میری وائف

پریگنٹ نہیں۔۔۔!!"

"شاید آپ انجان ہے اس بات سے وہ ٹو ویک پریگنٹ تھی۔۔ سٹریس اور لگاتار کام کے بوجھ کے سبب سٹارٹ کے منتھس میں کیئر کرنا ضروری ہوتا ۔۔۔ ورنہ وہی ہوتا ہے جو آپ کی وائف کے ساتھ ہوا ۔!!"

ڈاکٹر عطرت کو افسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ

اس معصوم لڑکی کی حالت دیکھ حیران

تھی

۔۔

'خضر نے بازل شاہ کے کندھے کو

تھپکا تھا اسکی حالت دیکھ خضر سمجھ چکا

تھا کہ پریشے کی پریگننیسی کی بابت وہ

انجان تھا۔۔

آپ پلیز ان کو پراپر علاج کریں جو بھی

کرنا ہے کریں مگر وہ ٹھیک ہونی

چاہیے۔۔!!"

خضر شاہ نے سنجیدگی سے کہا تو ڈاکٹر

عطرت سر اثبات میں ہلاتے اندر داخل

ہوئی۔۔

پریشے کو ایک الگ پرائیوٹ روم میں

شفٹ کرتے اسکا علاج شروع کیا گیا

تھا۔

جبکہ بازل شاہ ایک طرف بینچ پر بیٹھا

حالی نظروں سے فرش کو گھور رہا تھا۔۔

★★★★★★★★★

"کیا بنا مختار شاہ اس نئی زمین کا سنا ہے وہ لوگ زمین بیچنے کو تیار نہیں۔۔!!"

بختیار شاہ پچھلے ایک ہفتے سے مردانے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔۔

مختار شاہ بھی بھائی کے ساتھ بس وہی

کے ہو کر رہ چکے تھے۔

"بننا کیا ہے بھائی جان اگر وہ ناں

مانیں تو میرے۔ پاس اور بھی طریقے

سے منوانے کے۔۔ وہ زمین ہمارے

رقیب کے ساتھ لگتی ہے۔اور مجھے ہر

حال میں وہ چاہیئے۔۔!!"

چلو دیکھ لو ایک زمین کا ٹکڑا ہی ہے۔۔

اگر ناں دینا چاہے وہ لوگ تو ہم کون سا

زبردستی کر سکتے ہیں۔ !!"

نہیں بھائی صاحب مختار لالا ٹھیک کہہ رہے ہیں-- ہمیں وہ زمین چاہئے ہی چاہیے-- ویسے بھی یہ دو کوڑی کے لوگ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے--

ہمایوں شاہ بھی اپنے سالے کے ساتھ ہی ان کے موقف پر قائم تھے-

وہ تینوں کافی دیر سے گپوں میں مشغول تھے۔۔

جب اچانک کایان سکندر شاہ کی۔گھمبیر آواز میں کیے گئے سلام نے ان کا دھیان کھینچا۔۔

"السلام علیکم-- کیا حال ہے تایا جان کیسے ہیں--؟"

وہ پرجوش سے انداز میں آگے بڑھ کر ان کے گلے ملا--

وعلیکم السلام--- مل گئی ہمارے برخوردار کو فرصت اپنی بیوی سے--!!"

وہ ہنستے ہوئے خوش دلی سے بولے تو

کایان ہنسا--

بس کیا کریں عورت کو قابو کرنا کوئی

آسان کام تھوڑی ہے--!!"

اس کے شوشے پر وہ ہنسے--

"اسی لیے تو میں نے آج تک شادی نہیں کی-- کیونکہ عورت کے نخرے اٹھانا میرے بس سے باہر ہے-- ویسے شادی کی مبارک ہو تمہیں میرے شیر---!!"

وہ اس کے شانے کو تھپک کر محبت

سے بولے تو کایان نے مسکرا کر

مبارکباد وصولی--

آج رات حویلی چکر لگائیں زرا آپ کو اپنی

کی بہو سے ملوا دیتے ہیں۔ !!"

وہ دلکشی سے مسکرایا تو وہ سر اثبات

میں ہلاتے حامی بھر گئے --

اور تمہارا باپ بتا رہا تھا کہ تم نے گھڑ

سواری میں حصہ لیا--

کایان نے چونک کر مختار شاہ کو دیکھا جو

نروٹھے سے انداز میں گردن گھما گئے

تھے۔۔

ارے صرف حصہ نہیں بھائی صاحب

اس سلطان نامی گنڈے کو اس کے

انجام تک پہنچایا ہے ہمارے شیر نے

پورے سوات میں ہمارے کایان سکندر
شاہ کے چرچے ہو رہے ہیں--"
آباد شاہ جو وہی آئے تھے-- بھائی کی
بات سنتے وہ پرجوش سی کیفیت میں
بولے تو سب نے سراہتی نظروں سے
کایان کو دیکھا-- مختار شاہ تو ویسے بھی

بیٹے سے نادم تھے۔ وہ تو اسے نظر بھر

کر دیکھتے بھی ناں تھے۔۔

جبکہ ہمایوں شاہ تو ناک پھولائے اس

کی تعریفیں سن رہے تھے ۔

ارے چھوڑے یہ سب دیکھیں میں

مٹھائی لایا ہوں۔۔۔!! سب سے پہلے یہ

مٹھائی آپ کھائیں گے۔۔ اس نے

پرجوش سے لہجے میں کہتے ساتھ ہی

مٹھائی کے ڈبے سے ایک بڑا سا دانہ

نکالتے ہمایوں شاہ کے منہ میں ڈالا۔۔

سب حیران تھے ۔۔۔ یہ مٹھائی کس

خوشی میں جناب۔۔؟"

آباد شاہ نے مٹھائی کا ٹکڑا اٹھاتے مسکرا کر پوچھا۔۔

کایان سب کو مٹھائی بانٹتے مسکرایا۔

وہ اس لیے کہ ہمایوں شاہ کے بیٹے خضر شاہ نے نکاح کر لیا ہے۔۔!!"

اس نے جیسے سب کے سروں پر بم

پھوڑا تھا۔۔

ہمایوں شاہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے

دیکھتے ایک دم سے جگہ سے اٹھے۔۔

یہ کیا بیہودگی ہے۔۔ کایان شاہ۔۔۔

زبان سنبھالو اپنی۔۔!!"

وہ ایک دم سے بھڑکے۔۔ سب ہی شاکڈ سے اسے دیکھ رہے تھے جو پرسکون سا صوفے پر بیٹھا مٹھائی کھا رہا تھا۔۔

بیہودگی نہیں ہے پھوپھا سائیں۔۔۔ آپ کے شہزادے نے سچ میں نکاح کر لیا

ہے اور وہ بھی میری چھوڑی عورت آئزہ

شاہ سے---!!"

اب کی بار جیسے پوری حویلی ان کے

سروں پر گری تھی ---

سب ہی اپنی نشستوں سے اٹھ

کھڑے ہوئے تھے ماسوائے کایان سکندر

شاہ کے---

ارے اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہیں میں

اسے طلاق دے چکا ہوں باقاعدہ---

اسکے بعد ہی ہوا نکاح دونوں کا--!!"

کایان زبان سنبھالو اپنی۔۔۔ ہم تمہارا لحاظ کر رہے ہیں اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تم بکواس پر بکواس کرتے جاو۔۔!!

مختار سکندر شاہ گرجے تھے۔۔ ان کی گرج پر کایان نے کندھے اچکائے۔

میں بکواس کر رہا ہوں تو پھوپھا سائیں

آپ جائیں اور فارم ہاؤس میں جا کر دیکھ

لیں پچھلے دو ہفتوں سے وہ دونوں وہی

رہ رہے ہیں۔۔!!" میرا کام تو بس آپ

کو آگاہ کرنا تھا۔ باقی مجھے ایک ضروری

کام تھا میں وہ کر آؤں پھر ہوتی ہے

بات۔۔۔!!"

وہ عجلت بھرے انداز میں کہتا وہاں

سے قریبا بھاگا تھا۔۔

ہمایوں شاہ کی آنکھوں کے سامنے ایک

دم سے اندھیرا سا چھایا اس سے پہلے کہ

وہ گرتے آباد شاہ نے انہیں تھاما۔۔

خضر شاہ میں چھوڑوں گا نہیں
تمہیں۔۔۔!!" وہ اس قدر سرد لہجے
گرجے تھے کہ کمرے کی در و دیوار میں
ان کی آواز گونجتی چلی گئ۔۔

★★★★★★★★★

"آج رات تیار رہنا کایان شاہ حویلی

نہیں ہونگے۔۔ رات کے وقت آپ

سب باغیچے تک آ جانا باقی میرا کام

ہے۔۔!!"

عطر نے پرچی پر لکھی تحریر پڑھی۔۔ اور جلدی سے وہ پرچی پھاڑتے ڈسٹبن میں پھینکی۔۔

اسکا چہرہ گھبراہٹ سے پسینے سے تر ہوا تھا۔۔ وہ کمرے میں چکر کاٹتے سوچنے لگی۔کیا وہ ٹھیک کر رہی تھی۔۔

ان چند ہفتوں میں وہ کایان سکندر شاہ
کا یقین پوری طرح سے جیت چکی
تھی-- کایان کو اب یقیں ہو چکا تھا
کہ عطر کبھی بھی نہیں جائے گی--
جبھی اس نے حویلی میں ایکسٹرا سیکورٹی
ختم کر دی تھی--

"نہیں میں بلکل ٹھیک کر رہی ہوں--

میرا دل کبھی بھی اس شخص کے ساتھ

کو قبول نہیں کر سکتا-- جس نے

صرف اور صرف زور زبردستی ہی کی

ہے-- میں یہاں سے بہت دور چلی

جاوں گی--

جہاں سے وہ مجھے کبھی ڈھونڈ نہیں

پائے گا--!!"

وہ زیر لب بڑبڑائی--

کون ڈھونڈ نہیں پائے گا ڈارلنگ--؟"

کایان کی آواز سنتے ایک پل کو اس کا

چہرہ تاریک پڑا تھا۔۔۔وہ جھٹکے سے مڑی

سپید پڑے چہرے سمیت اسے دیکھا۔

"تت تم۔۔۔؟"

ہاں میں۔۔۔!! آج رات کو شہر جا رہا

ہوں بتایا تھا ناں ضروری میٹنگز ہیں

میری۔۔ تو سوچا کیوں ناں آج اپنی بیگم

کے لیے دن کو ہی کچھ خاص کر لیا

جائے۔۔۔!!"

"وہ نرمی سے اسے حصار میں لیتے اسکے

سر پر بوسہ دیتے بولا۔۔ عطر ایکدم سے

مسکرائی۔۔

اچھا تو ایسا کرو آج میرے لیے کچھ اچھا

سا بناو۔۔؟"

عطر نے آنکھیں پھیلائے پرجوش سے

لہجے میں کہا۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے والی پلاننگ وہ بھول

چکی تھی۔۔

اچھا چلو پھر کچھ بناتے ہیں-- یہ بتاو
کیا کھاو گی بریانی یا پاستہ--؟" اس کا
ہاتھ تھامے وہ نیچے آتے پوچھ رہا تھا--
آپ کڑھائی بنائیں--؟" عطر نے اسے
دیکھتے کہا--

مگر تمہیں تو بریانی اور پاستہ پسند

ہے۔۔!!" کایان نے جلدی سے کہا تو

عطر حیات کی نیلی آنکھیں گھری

ہوئی۔۔

"آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے پاستہ اور

بریانی پسند ہے۔۔؟" وہ قدم روکے

سیڑھیوں کے وسط میں کھڑی اسے گھور رہی تھی۔

"بیوی ہو تم میری اتنا تو جانتا ہوں۔۔۔!!" کایان نے بات بنائی۔۔

نہیں آپ کو میرے بارے میں اتنا سب کیسے پتہ ہے۔۔؟ میں نے کبھی

نہیں بتایا آپ کو کہ مجھے یہ پسند ہے یہ

چیز ناں پسند۔۔!!"

وہ دلکشی سے مسکرا رہی تھی۔۔ عورت

تو بس مرد کی ذرا سی توجہ پر سب بھول

جاتی ہے ۔۔ اور کایان شاہ اسے مغرور

کر رہا تھا۔۔

چلو باتیں چھوڑو جلدی سے بریانی بناتے ہیں--!!"

وہ اسکا ہاتھ چومتے اپنے ساتھ لیے آگے بڑھا--

★★★★★★★★★

'ڈاکٹر کیسی ہیں میری وائف۔۔؟'' ڈاکٹر عطرت کو آتا دیکھ وہ جلدی سے جگہ سے اٹھا اس کی بے چینی دیکھ ڈاکٹر نے گہری سانس بھری۔۔۔

'وہ اب بہتر ہیں مسٹر شاہ مگر آپ کو ان کی کئیر کرنا پڑے گی۔۔ کوشش کریں کہ وہ جلد سے جلد ریکور ہو جائیں۔۔!!"

ڈاکٹر نے سنجیدگی سے اسے آگاہ کیا اور خود باہر نکل گئی۔۔

بازل شاہ گہری سانس بھرتے خود کو
مضبوط کرتا اندر داخل ہوا۔۔
پریشے نور کو دیکھ وہ خود میں شرمندہ سا
ہوا تھا۔۔۔وہ دھیمے قدموں سے چلتا اس
کے نزدیک پہنچا اور دونوں ہاتھ تکیے پر
رکھے اسے پیار سے دیکھا۔۔

وہ کتنا غافل ہو گیا تھا اس سے۔۔ آج اپنی وجہ سے وہ اپنا بچہ کھو چکا تھا۔

پریشے نے ایک دم سے آنکھیں کھولے اسے دیکھا سیاہ آنکھوں میں خوف سمیٹے وہ اسے دیکھتے بولی۔

امم میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ سائیں

مجھے نہیں پپ پتہ یہ بچہ کک کسس کا

ہہے۔۔؟"

وہ وہ لرزتی کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی

تھی ڈاکٹر عطرت اسے سب کچھ بتا چکی

تھی۔۔

بازل نے جھک کر اسکی پیشانی پر لب

رکھے تھے۔پریشے کے رونے میں تیزی

آئی۔۔

وہ سسکیاں بھرتے رو رہی تھی۔۔

"مجھے مت چھوڑیں مم میں نے کچھ

بھی نن نہیں کیا--!! وہ دہشت زدہ

سی گھبرائی ہوئی سی آواز میں بولی--

"اششش میں نہیں چھوڑ رہا تمہیں---

پریشے--- یہ بچہ ہمارا تھا-- میرے سوا

کسی میں اتنی جرات نہیں کہ وہ میری

بیوی کی طرف دیکھ سکے ہاتھ لگانا تو دور

کی بات ہے-- ایم سوری سب میری

وجہ سے ہوا ہے میں نے تمہیں کبھی

اہمیت نہیں دی-- میری لاپرواہی کی

وجہ سے آج ہمارا بے بی اس دنیا میں

نہیں رہا--!!"

وہ ہونٹ کچلتے نم لہجے میں بولا۔۔

تو پریشے نے سر نفی میں جھٹکا۔

آپ معافی مت مانگیں مجھے آپ سے

کوئی شکوہ نہیں ہے۔۔!!" وہ

معصومیت سے بولی تو بازل شاہ نے سر

اسکے سینے پر رکھتے آنکھیں موندی۔۔

پریشے نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں

چلا رہی تھی--

دونوں کا غم بڑا تھا پریشے ممتا کے

احساس کو اپنے وجود میں محسوس کرنے

سے پہلے ہی اسے کھو چکی تھی۔ اور

بازل شاہ خود کو اپنی بیوی اور بچے کے

ساتھ ہوئی زیادتیوں کا سزا وار سمجھ رہا تھا۔۔

وہ اپنے اندر کی تکلیف کو پریشے نور کی باہوں میں کھو کر بھلانا چاہتا تھا جو کہ ابھی ناممکن تھا۔۔

★★★★★★★★★

"میرا دل نہیں چاہ رہا کھانے کو--؟"

اس نے فروٹس کے باول کو دیکھتے منہ بگاڑتے کہا--

خضر نے گھور کر اسے دیکھا--

ممتا کے اس نئے احساس نے آئزہ شاہ

کو اور بھی نکھار دیا تھا۔۔

ٹھیک ہی کہا تھا کسی نے محبت عمر

نہیں دیکھتی وہ بس ہو جاتی ہے۔۔ اور

اسے آئزہ شاہ سے ایسی ہی محبت

تھی۔۔

"ڈارلنگ سکون سے کھا لو تو اچھا ہے

ورنہ میں برا پیش آوں گا۔۔!!"

وہ چہرہ اس کے نزدیک کرتے وارننگ

بھرے انداز میں بولا۔۔

آئزہ شاہ تو اس کی اتنی توجہ کیئر میں

مغرور ہوتی جا رہی تھی۔۔ وہ مزے سے

نخرے کرتی سارے ناز اٹھوا رہی تھی

اس سے--

"تم مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے خضر شاہ

اگر تم نے ایسا کیا تو میں اپنے بچے کو

بتاؤں گی اس کے بابا اتنے ظالم

ہیں--!!"

وہ آنکھیں پٹپٹائے بولی تھی۔

ممتا کے احساس سے جیسے اس کے پیر

زمین پر نہیں لگ رہے تھے ۔ وہ دن

بدن موڈی ہو رہی تھی۔۔ اور اسکا یہ نیا

روپ خضر شاہ کو دل و جان سے زیادہ

عزیز تھا۔۔

وہ تو بس اس کا دیوانہ تھا پھر وہ چاہے

کچھ بھی کرتی یا کہتی۔۔ وہ ہر بات

ماننے کو تیار تھا۔۔

'واہ خضر شاہ واہ۔۔۔!!" ماہ جبین شاہ

کی گرجتی تیز آواز سن وہ دونوں ہی ایک

دم سے جگہ سے اٹھے تھے۔

آئزہ بیگم کے چہرے کی مسکراہٹ ایک

دم سے غائب ہوئی تھی جیسے۔۔ جبکہ

خضر شاہ کو حیرانگی سے انہیں دیکھ رہا

تھا۔

موری آپ۔۔؟" وہ حیرت سے بولا۔

"ہاں میں-- شرم نہیں آئی تمہیں اپنے ہی بھائی کی عزت پر ڈاکا مارتے تمہیں حیا نہیں آئی کیا--؟ وہ چیخی تھی--

خضر شاہ لب بھینچ کر رہ گیا--

اور تم میری ہی نظروں کے نیچے رہتے تم
نے میرے بیٹے کو پھانسا۔۔۔ بے حیا
عورت۔۔!!"
وہ گرج کر آگے بڑھی۔۔

مورے پلیز آئزہ کو کچھ مت
کہیں۔۔۔!!" خضر جلدی سے ان کے
اور آئزہ کے درمیان آیا۔۔
ماہ جبین شاہ نے سرخ چہرے سمیت
اسے دیکھا۔۔ اور کھینچ کر تھپڑ اس کے
منہ پر مارا۔۔

آئزہ منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں پھاڑے
کھڑی کی کھڑی رہ گئی--

خبردار جو اپنی گندی زبان سے مجھے
مورے کہا-- مر گئے تم میرے لئے
آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت
دکھانا---!!"

وہ اسکے سینے پر تھپڑ مارتے روتی ہوئی

واپس پلٹی۔۔

مورے میری بات سنیں۔۔!!" خضر

شاہ تڑپ کر ان کے پیچھے لپکا۔۔ مگر وہ

ایک بھی سنے بغیر وہاں سے نکلتی چلی

گئی۔

آئزہ کپکپاتے وجود سمیت بس گرنے کو تھی۔۔ خضر خود کو کمپوز کرتا ان تک پہنچا۔۔

اششش کچھ بھی نہیں ہوا۔۔ اتنی بڑی بات سن کر اتنا ری ایکٹ کرنا تو بنتا

ہے ان کا--!!" وہ نرمی سے انہیں

بٹھاتے سمجھانے لگا--

جب ایک بار پھر سے دھاڑ سے دروازہ

کھلا تھا--

"خضر---!!"

ہمایوں شاہ کی گرج دار آواز سن خضر نے ضبط سے آنکھیں موندے دل ہی دل میں کایان سکندر شاہ کو چار پانچ گالیاں دیں--

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری مرضی کے خلاف جاتے اس عورت سے نکاح کرنے کی۔۔۔!!"

وہ اسے گریباں سے جکڑتے غرائے تھے اور ایک دم سے ایک زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر جھڑا۔۔

آئزہ بیگم آگے بڑھی تو خضر نے ہاتھ

کے اشارے سے انہیں دور رہنے کا

کہا۔

"بابا میری بات سنیں۔۔۔!!" کوئی

بات نہیں سننی مجھے خبیث انسان اس

لڑکی کے لیے تم نے مجھے اپنے باپ کو

ناراض کیا۔۔ آج کے بعد تم مر گئے ہو

میرے لیے شکل مت دکھانا مجھے

اپنی۔!!"

وہ اسے پیچھے دھکیلتے دھاڑ کر کہتے وہاں

سے نکلے۔۔

آئزہ شاہ سر ہاتھوں میں گرائے کرسی

پر بیٹھی تھی-- جبکہ خضر شاہ مٹھیاں

بھینچ کر خود کو پرسکون کرتے واپس

مڑا--

اسے آئزہ کو ریلیکس کرنا تھا جو کہ فل

حال مشکل تھا--

★★★★★★★★★

"رات کے بارہ بجے کے قریب وہ دبے قدموں دروازے تک پہنچی۔۔۔

دروازے پر دستک سن عطر کی آنکھ

کھلی تھی-- وہ شام سے بے چین

تھی--

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کرے تو کیا

کرے-- دل کہہ رہا تھا کایان سکندر

شاہ پر یقین کرو جبکہ دماغ کہہ رہا تھا

کہ وہ جھوٹا ہے بھاگ جاو یہاں سے --

اسنے ہونٹ کچلتے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

بی بی جی آ جائیں گاڑی کب سے آپ

کا انتظار کر رہی ہے --!!"

چھمی کی سرگوشی نما آواز پر عطر کی نیلی آنکھوں میں پریشانی آئی-- وہ سر اثبات میں ہلاتے جلدی سے شال خود پر لپیٹے باہر نکلی--

چھمی اسے سب سے چھپاتے باغیچے تک لے گئی تھی---

اور خود وہ منٹوں میں وہاں سے غائب

ہوئی-- عطر گیٹ کے پاس کھڑی

تھی-- دل و دماغ میں ایک الگ سی

جنگ چھڑ چکی تھی--

اسنے آنکھیں بند کیں تو کایان سکندر شاہ

کا خوبرو چہرہ اس کے سامنے لہرایا--

"نن نہیں میں بھاگ نہیں سکتی۔۔!!"

وہ زیر لب بڑبڑاتے واپس پلٹی تھی۔ مگر اچانک کسی نے پیچھے سے اسکے سر پر وار کیا۔۔

عطر حیات کی ہلکی سی چیخ نکلی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ ہوش و حواس کھوتے زمین پر گری تھی--

★★★★★★★★★

وہ ضروری کام نمٹاتے شہر کو روانہ ہوا

تھا۔۔ اچانک اسکے موبائل پر کال آئی

تھی۔ کال اٹھاتے اس نے موبائل

فون کان سے لگایا۔۔

"ہیلو کیا ہوا ٹھیک ہو تم۔۔؟"

حارث کی کال تھی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں یار۔۔ تمہاری بہن
تو بلکل سیدھی ہو گئی ہے۔ سارے
کام شرافت سے کرتی ہے۔۔ میں سوچ
رہا ہوں کہ کل واپس آ جاؤں
حویلی۔۔۔!!"

حارث کی بات سن کایان نے گہری
سانس بھری-- ہمم تمہارا خوف اسکے
دل میں بیٹھ چکا تھا۔ اور یہ خوف تب
تک رہنا چاہئے جب تک وہ خود کو
تمہارے ساتھ رہنے پر تیار ناں کر
لے--

واپس آنا چاہو تو آ سکتے ہو۔۔ مجھے کوئی

اعتراض نہیں۔۔!!"

وہ سنجیدگی سے کہتے کال کٹ کر

گیا۔۔اچانک سامنے سے آتی گاڑی کو

دیکھ اس نے گاڑی بمشکل سے سنبھالی

تھی۔۔

وہ گہری سانس بھرتے گاڑی سے باہر

نکلا۔۔

سامنے والا گاڑی سڑک کے درمیان

میں روکے کھڑا تھا۔۔

کون ہے۔۔ گاڑی پیچھے کرو۔۔!!

کایان نے سرد آواز میں کہا -- وہ جیسے

ہی اس گاڑی کی طرف بڑھا اچانک

سامنے والی گاڑی سے

نکلتے شخص نے اسکے چہرے پر وار

کیا-- کایان سکندر شاہ نے گاڑی کی

لائٹس میں سامنے والے کو دیکھا--

اور دانت پیستے اس نے تیزی سے اس

پر حملہ کیا وہ دونوں اب ایک دوسرے

سے لڑ رہے تھے--

کایان سکندر شاہ کے اوپر بیٹھے خضر شاہ

نے اسکی گردن دبائ--

"بب بس کرو خضر---" کایان نے

اسے پیچھے کو دھکیلا تھا دونوں کے

کپڑے مٹی سے لت پت ہو چکے

تھے--

سالے بغیرت انسان میرے منع کرنے

کے باوجود بھی تو نے حویلی میں کیوں

بتایا سب---؟" وہ اسے ٹانگوں سے مارتا دھاڑا تھا--

جبکہ کایان سکندر شاہ کے قہقہے خاموش تاریک فضا میں گونج رہے تھے--

"کیوں کیا ہو گیا--- لگتا ہے اچھے خاصے پیار ملے ہیں تجھے--!!" وہ

پرجوش سا قہقہ لگاتا جلدی سے اٹھ کر

بھاگا اور فورا سے گاڑی میں بیٹھا۔

'افففف کمینے اتنی زور سے مارا تو

نے۔۔۔!!"

وہ مرر میں اپنے ہونٹوں سے نکلتے خون

کو صاف کرتے غصے سے بولا ۔۔

خضر گہری سانس بھرتے اس کے

پاس بیٹھا۔۔ اور جلدی سے اپنے ہونٹ

قمیض سے رگڑے۔۔

"تم نے تو مارا ہی نہیں جیسے۔۔۔!!"

وہ اسے شرم دلانے والے انداز میں

بولا۔۔

میں بس اپنا دفاع کر رہا تھا۔۔!!"

کایان نے معصومیت سے کہتے کندھے

اچکائے۔

بہت ہی کوئی خبیث قسم کے انسان

ہو تم۔۔۔ کیوں بتایا تم نے مورے اور

بابا کو۔۔۔ !!"

خضر اس پر بھڑکا تھا جتنا اسے غصہ تھا

دل تو چاہ رہا تھا کہ اسے جان سے مار

ڈالے ۔

"صرف ان کو نہیں پوری حویلی کو یہ

خوشخبری سنا دی ہے۔۔ شکر کر تیرے

باپ بننے کی خوشخبری نہیں سنائی ابھی

ورنہ تو آج زندہ سلامت ناں بیٹھا

ہوتا۔۔!!"

کایان نے ناک سے مکھی اڑانے والے

انداز میں کہا۔

'میں سب بتانے والا تھا مگر صحیح وقت

آنے پر۔۔۔"

وہ دانت بھینچ کر بولا --تو کایان سکندر

شاہ نے گہری سانس بھری--

"اتنے سالوں سے ہم یہ ڈرامہ کھیل

رہے ہیں اس سب کے درمیان تمہارا

اور آئزہ کا رشتہ خراب ہو رہا ہے--اور

میں نہیں چاہتا کہ لوگ تمہارے بچے کو

غلط نام سے جانیں۔۔ وہ چاہے دنیا کے

سامنے میری بیوی تھی مگر تم اور میں

اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ

ائزہ کا نکاح تم سے ہوا تھا۔۔ وہ تمہاری

بیوی ہے میری نہیں۔۔۔!!"

خضر نے گہری سانس بھرتے سر

سیٹ کی پشت سے لگائی --

"آئزہ ٹھیک ہے--؟" کایان نے پوچھا۔

"ہمم وہ ٹھیک ہے اب --!!" خضر

نے مختصر کہا--

"کوئی پیشنٹ آئی تمہارے پاس

دوبارہ--؟" کایان نے سگریٹ لبوں

سے لگاتے اس سے پوچھا--

دو لڑکیاں لائی گئی تھی-- ان کا پراپر

چیک اپ ہوا ہے اور ان دونوں کے

ہاتھ پر بھی وہی سیم نشان ہے

کایان۔۔!!"

خضر نے گہری سانس بھرتے اسے

بتایا۔۔ یہ سارا کھیل پچھلے پانچ سالوں

سے دیکھ رہے تھے۔ کئی لڑکیوں کو وہ

بچانے میں ناکام ہو گئے تھے۔

اور یہی وجہ تھی کہ وہ اس سارے

کالے دھندے میں ملوث حویلی کے فرد

کو تلاشنے کیلئے اتنا سب کچھ کر رہے

تھے۔۔

"کوئی ثبوت ملا۔۔؟"

"نہیں سب نارمل ہے ہمایوں شاہ آج کل حویلی میں ہی ہیں مجھے لگتا ہے ہم ان پر بلاوجہ کا شک کر رہے ہیں اصل میں ماسٹر مائنڈ کوئی اور ہے--"

کایان نے اسے بتایا تو خضر نے سر اثبات میں ہلایا---

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو پچھلے چھ

سالوں سے میں ان کے ساتھ ہوں ان

کو شک ناں پڑے اس لیے ان کے ہر

غلط کام میں ان کا ساتھ دیا ہے میں

نے مگر مجھے نہیں لگتا وہ اس تنظیم کے

سربراہ ہیں۔۔!!"

خضر شاہ نے اسے تفصیل سے آگاہ

کیا۔۔ ایک ایک کرتے ان کا شک

سب پر ختم ہو چکا تھا۔ اب بس آباد

شاہ بچے تھے۔۔۔

میں شہر جا رہا ہوں آباد چچا کے گھر میں

وہاں ساری چھان بین کروں گا پیچھے تم

سب سنبھالنا۔۔!!"

کایان نے اسے آگاہ کیا۔۔

کایان بازل نے مجھے ہاسپٹل میں دیکھ لیا ہے۔۔!!" خضر کی بات سنتے کایان چونکا تھا۔

ہاسپٹل کیسے۔۔؟"

"پریشے کا مس کیرج ہوا ہے وہ اسے لایا تھا۔۔!!"

خضر نے اسے آگاہ کیا تو وہ شاکڈ سا

تھا۔

مجھے کیوں نہیں پتہ ان سب کے

بارے میں--

چلو میں اس سے بات کرتا ہوں تم

بازل شاہ پر نظر رکھنا --جس مجرم کی

ہمیں تلاش ہے وہ بہت تیز ہے ہم

کسی پر بھی یقین نہیں کر سکتے۔۔!!!"

کایان کے کہنے پر اس نے سر اثبات

میں ہلایا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں

اپنے اپنے راستے پر روانہ ہوئے۔۔

★★★★★★★★★

**ماضی **

کیا ہوا تم رو کیوں رہے ہو۔۔؟"عطر

اپنے ننھے ہاتھوں سے اس کے سر

کو تھپکتے پوچھا۔۔

کایان سکندر شاہ جو اکثر اپنا وقت اسی

درخت کے نیچے روتے ہوئے گزارتا تھا

اس نے نم سبز آنکھوں سے اس نیلی آنکھوں والی پری کو دیکھا--

"تم جاو یہاں سے--!!" اسکی ماں رو رہی تھی وہ بہت بے چین رہتا تھا آج کل جبھی وہ غصے سے اسے پیچھے دھکیلتے بولا--

تین سالہ عطر اسکے غصہ کرنے پر
اچانک سے زور سے روئی تھی۔۔
جس پر کایان گھبرایا۔۔اور فورا سے اس
کا بازو تھامے اسے نزدیک کرتے اسے
چپ کروانا چاہا۔۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو اب--؟" وہ
اکتائے ہوئے لہجے میں بولا--
'تم نے مجھے دھکا دیا میں سب کو بتاؤں
گی-!!" وہ روتے ہوئے بولی-- اتنی سی
عمر میں بھی وہ بہت تیز تھی--

اچھا سوری میں نہیں ڈانٹوں گا اب۔۔"

وہ بے زاری سے بولا تو عطر کھلکھلا کر

ہنسی۔

میری ڈول کے بال بنا دو۔۔ یہ رو رہی

ہے۔۔!!

وہ ہاتھ میں پکڑی گڑیا اس کو تھمائے

اس کے قریب ہی بیٹھی--

کایان بے دلی سے گڑیا کے بال بنانے

لگا-- مگر عطر کی مسکراہٹ اور

کھلکھلاہٹ نے چند لمحوں میں ہی اس

کا موڈ بدل دیا تھا--چند ہی دنوں میں

ان دونوں کی کافی دوستی ہو گئی

تھی---

کایان سکول نہیں جاتا تھا تو وہ فارغ

وقت اس درخت کے نیچے عطر کے

ساتھ کھیلتا رہتا--

عطر کی ماں کئی بار اس لڑکے کو

ڈانٹ چکی تھی مگر وہ پھر بھی باز ناں

آیا۔

عطر اکثر اس کے آنسوں اپنے ننھے

ہاتھوں سے صاف کرتی تو کبھی اس اپنا

لایا کھانا کھلاتی۔۔ کایان آہستہ آہستہ

اس سے انسیت رکھنے لگا۔۔ وہ لڑکی اسے

عزیز ہو گئی تھی۔۔

ایک دن وہ سارا دن اس کا انتظار کرتا

رہا ۔۔ مگر وہ نہیں آئی۔۔ اگلے دن وہ

عطر کے گھر گیا تو اسکے باپ نے

کایان کو ڈانٹ کر نکال دیا۔۔

کایان ساری رات بے چین-- دن

ہفتوں میں گزرتے چلے گئے-- عطر

آہستہ آہستہ شاید اسے بھول گئی

تھی--

مگر کایان کا ذہن اسے بھول نہیں پایا

تھا-- وہ اسے یاد تھی-- چند دنوں بعد

خان بی اسے واپس حویلی لے گئی۔ وہ

کئی بار گاؤں آتا۔۔ اسے چھپ کر دیکھتا

رہتا۔۔

اور ناجانے کب اسے عطر حیات سے

انسیت کی جگہ محبت ہونے لگی۔

گزرتے وقت نے عطر کے دل اور دماغ

سے کایان سکندر شاہ کے نقش مٹا

دیے تھے مگر وہ آج بھی صرف اسی سے

محبت کرتا تھا۔۔ دل و جان سے

محبت۔۔۔ اور اپنی محبت کو پانے کیلئے

اس نے کئی سالوں کا ہجر کاٹا تھا۔۔

★★★★★★★★★

*حال *

"مورے میں آپ کے بھروسے چھوڑ کر
گیا تھا پریشے اور ہارون شاہ کو ۔۔ میں
نے آپ سے کہا بھی تھا کہ اس کا
خیال رکھئے گا۔۔ مگر آپ نے ایک بار

بھی اس سے اس کی خراب صحت کا

نہیں پوچھا۔۔

وہ شکوہ کناں نظروں سے انہیں دیکھ رہا

تھا جو خود پریشے کے ماں بننے اور مس

کیرج کا سن حیران اور شرمندہ تھی ۔

یہ سچ ہی تھا کہ وہ اپنی انا میں اس قدر اس سے نفرت کرنے لگی تھی کہ اس کی خراب حالت اس کے آنسوں اور معصومیت تک بھی انہیں نظر نہیں آئی--

بیٹا میں شرمندہ ہوں تم سے مگر سچ میں مجھے ایسا لگا ہی نہیں کہ وہ ماں بننے والی ہے۔۔!!"

وہ بے بسی سے اسے دیکھتے بولی تو بازل شاہ بنا کچھ کہے کمرے سے نکلا تھا۔۔

میر ہارون شاہ سو چکا تھا۔۔ وہ اسے ان

کے بیڈ سے اٹھاتے اپنے کمرے کی

طرف بڑھا۔۔

ساجدہ بیگم شرمندگی سے اپنے خالی

ہاتھوں کو دیکھتے رہ گئی۔۔

★★★★★★★★★

وہ کمرے میں آیا تو پریشے واشروم گئی ہوئی تھی--

"اکیلی کیوں گئی تم آ گیا تھا میں---"

وہ ہارون شاہ کو کاٹ میں لٹائے اس کی سمت بڑھا--

اسکے ہاتھ تھامے اسے ساتھ لگائے وہ بستر کی طرف بڑھ گیا--

پریشے تو اسکے بدلے رنگ روپ دیکھ کر ہی حیران تھی--

جب سے وہ لوٹے تھے بازل شاہ اس کا بھرپور خیال رکھ رہا تھا۔ اور پریشے تو خدا کا لاکھ شکر ادا کر رہی تھی کہ اس کے

خدا نے اس کے شوہر کا دل بدل ڈالا

تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں اب۔۔۔!!" وہ آہستگی

سے بولی۔۔

بازل شاہ اسے دیکھ کر تاسف سے سر

جھٹک کر رہ گیا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ملازمہ کھانے کی

ٹرے لے آئی تھی--

بازل شاہ نے اسے اپنے ہاتھوں سے

کھانا کھلانے کے بعد دوا کھلائی تھی--

پریشے بس مسکرائے جا رہی تھی-- اور

اسکی یہ معصومیت بازل کا دل گدگدا

رہی تھی--

"چلو اب سو جاو---!!

اسے شانوں سے تھامتے اسنے نرمی سے

اسے بیڈ پر لٹایا--

جی سوتی ہوں--مگر میر شاہ کو مجھے

دیں--!!"

وہ اپنے بیٹے کو دیکھتے بولی--

بازل نے ائبرو اچکاتے اسے دیکھ--

تمہاری صحت ٹھیک نہیں--- ہارون

وہی سوئے گا--!!" وہ اس کے برابر

لیٹتے سنجیدگی سے بولا--

جبکہ پریشے نے نا سمجھی سے اسے

دیکھا--

آپ کو نہیں پتہ وہ بہت روئے

گا۔۔!!" سچ تو یہ تھا کہ وہ خود میر ہارون

شاہ کی عادی ہو چکی تھی۔۔ روز رات کو

اسے بانہوں میں بھرے بنا اسے نیند

نہیں آتی تھی۔۔

'انھہ نہیں روئے گا وہ--- ویسے بھی

اب عادت ڈال لو اس کے بغیر سونے

کی کیونکہ آج کے بعد تمہیں میری

پناہوں میں سونا ہے میرے

پاس---!!"

وہ اسے نرمی سے بازو میں بھرتے سینے سے لگاتے گھمبیر سی آواز میں بولا۔۔

تو پریشے کے گال ایک دم سے سرخ پڑے۔۔ وہ اس کی اس قدر نزدیکی پر لال گلابی ہوئی تھی۔ دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بیتاب تھا۔۔

"مم ملگر۔۔"

اششش کوئی اگر مگر نہیں بہت کر لی

بیٹے کی خدمت اب سے تم شوہر کی

خدمت کرو گی صرف۔۔۔ اس نے کہتے

پریشے نور کی پیشانی پر بوسہ دیا تو تشکر

کے احساس سے اسکی آنکھیں نم ہوئی تھی---

اس انسان کے دو میٹھے بول جیسے مہینوں کی ساری تھکاوٹ سارے غم سارا بوجھ بھلا گئے تھے۔

وہ ہر شکوہ ہر گلا بھلائے اسکے سر پر سر رکھے گہری پرسکون نیند میں اترتی چلی گئی--

★★★★★★★★★

سر کے پیچھے ہوتی درد کے سبب اس نے مندی مندی سی آنکھیں کھولی--

سر شدید درد کر رہا تھا--

ایک پل کو وہ غائب دماغی سے سامنے دیکھنے لگی-- اور پھر جیسے اسے جھٹکے سے سب یاد آیا تھا وہ تڑپ کر اٹھی -

سر سے بہتے خون کے سبب وہاں سفید

پٹی باندھی گئی تھی--

وہ نیم تاریکی میں ڈوبے اس کمرے کو

دیکھتے گھبرائی تھی--

دل اچانک سے گھبرایا تھا--

کلک کایان---؟" لرزتی بھیگی آواز میں

اس کے لبوں سے اسی کا نام ستمگر کا

نام نکلا تھا جس سے وہ بھاگ رہی

تھی--

کتنا ٹائم لگے گا اس زخم کو ٹھیک

ہونے میں---!!" وہ اسکرین پر

جگمگاتے عطر حیات کے حسین چہرے

کو دیکھ مستفسر ہوئے--

ڈاکٹرنی کہہ رہی تھی-- ایک ہفتے تک

ٹھیک ہو جائے گا زخم---!!"

چٹاخ --!!" حمید کی بات سن ان کا

ہاتھ اٹھا تھا--- کس نے کہا تھا اس

پر ہاتھ اٹھاو۔۔ شیخ کتوں کی طرح لڑکی

مانگ رہا ہے میں نے بیس کروڑ میں

اس لڑکی کا سودا کر چکا ہوں اور

تم۔۔۔۔ تم نے اسے زخمی کر ڈالا۔۔

اب ایک ہفتہ اور اس کا انتظار کرنا

پڑے گا۔۔"

وہ بے چینی سے چیخا ۔۔ حمید نے سر

جھکایا تھا۔۔

سس سرکار وہ چھمی بہت ڈر رہی ہے

کیا کروں اس کا۔۔۔ بھاگنا چاہتی

ہے۔۔!!"

حمید نے چھمی کی بابت پوچھا وہ اب تک حمید کے گھر میں تھی--

اسے جان سے مار ڈالو حمید--- ہر وہ انسان جو کایان سکندر شاہ کا شک مجھ پر ڈالے اسے جان سے مار دو---!!"

وہ سنجیدگی سے سپاٹ لہجے میں بولے تو

حمید سر اثبات میں ہلاتے واپس لوٹا۔۔

★★★★★★★★★

ساری رات وہ پاگلوں کی طرح سارا گھر

تلاشتا رہا تھا اسے کچھ خاص نہیں ملا تھا

دل جانے کیوں مگر گھبرا رہا تھا۔۔

صبح فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ حویلی

کے لیے روانہ ہوا تھا۔۔

اور تین گھنٹوں کا سفر طے کرنے کے

بعد وہ حویلی پہنچا تھا۔۔

حویلی پہنچتے ہی وہ وہاں لگی بھیڑ دیکھ

حیران ہوا تھا۔۔

روہاب شاہ فرش پر بیٹھی روئے جا رہی

تھی جبکہ ماہ جبین شاہ اس سے ہر

تعلق ختم کر چکی تھی۔ انہوں نے کل رات ہی ہمایوں شاہ کو ان کی بیٹی کے کرتوت سے آگاہ کر دیا تھا --

جبکہ خضر شاہ جو رواب کے نکاح کا سن حویلی آیا تھا --

اب کایان کے اتنی بڑی بات چھپانے

اور اسی کی بہن کے چوری نکاح کرنے

پر اس پر چڑھ دوڑا تھا۔۔

دونوں کے چہرے پہلے ہی بگڑے

ہوئے تھے۔

اور اب خضر کا اس پر دوبارہ حملہ کرنا

کایان کا میٹر گھما گیا--

"خضر دور رہو اس سے---!!" بازل

شاہ نے آگے بڑھتے اسے دور کیا--

جو آپے سے باہر ہو رہا تھا----

چھوڑو مجھے بازل شاہ تم نہیں جانتے

اس گھٹیا انسان کیلئے میں نے کیا کچھ

نہیں کیا اور یہ--- اس نے میری ہی

بہن کا نکاح اس آوارہ لڑکے سے کر

دیا--

مختار شاہ اور بختیار شاہ لب بھینچے سب دیکھ رہے تھے۔

خضر چھوڑو اسے۔۔۔ روہاب شاہ میری بیٹی ہے اور مجھے کوئی اعتراض نہیں اس کے نکاح پر تو تمہیں کیوں اعتراض ہے۔۔؟

ہمایوں شاہ کی بھڑکتی آواز سن سب

نے ہی انہیں ششدر نگاہوں سے

دیکھا۔۔

مگر بابا۔۔!!"

بابا نہیں ہوں میں تمہارا آیندہ اس حویلی

میں قدم بھی مت رکھنا تم۔۔ اور تم

حارث شاہ اپنی حویلی جاو ۔ اپنے کسی بڑے کو بھیجو ہم پورے رسم و رواج سے اپنی بیٹی کو رخصت کریں گے۔۔!!"

انہوں نے دو ٹوک لہجے میں کہا تو حارث نے ایک سرد نگاہ روہاب شاہ پر ڈالی اور پھر واپسی کو پلٹا۔۔

خضر شاہ تیز تیز ڈھگ بھرتے وہاں سے نکلا تھا۔

ہم سب آج سے بڑی حویلی میں رہیں گے۔۔ روہاب شاہ کا شادی سے پہلے چھوٹی حویلی جانا بند ہے اور گھر سے باہر

قدم بھی نہیں رکھے گی اسے جو کچھ

چاہئے حویلی میں لا دو ماہ جبین۔۔۔!!"

ہمایوں شاہ سرد لہجے میں کہتے مردانے

کی جانب بڑھے تھے۔۔

جبکہ روہاب شاہ بے بس نگاہوں سے

انہیں دیکھا تھا۔ جو گناہ وہ کر چکی تھی

اس کا خمیازہ اسے ساری زندگی بھگتنا تھا۔۔

★★★★★★★★★

کایان سکندر شاہ اپنی جیکٹ اتارتے

کمرے میں داخل ہوا۔ تو خاموش کمرہ

اسکا منہ چڑھا رہا تھا۔۔

حیات۔۔!!" وہ رات سے اسے دیکھنے

کو بے تاب تھا۔۔اب بھی اسے سامنے

ناں پاتے وہ بے چین ہوا۔۔

مگر وہ کہی بھی نہیں تھی۔۔

عطر۔۔۔!!" وہ آگے بڑھتے واشروم کا

دروازہ ناک کرتا اندر داخل ہوا مگر وہاں

بھی نہیں تھی۔۔

کایان گھبرایا تھا۔۔

وہ کہی بھی نہیں تھی-- کایان کا ماتھا

ٹھنکا-- وہ اسے باہر ڈھونڈنے کی

بجائے لیپ ٹاپ کی سمت بڑھا --

اس نے جلدی سے لیپ ٹاپ کی

اسکرین آن کی اور کمرے میں لگے

کیمرے کی ویڈیو دیکھنے لگا-- صبح کمرہ

حالی تھا مطلب جو بھی ہوا تھا رات کو

ہوا تھا۔۔

اس نے رات کی ویڈیو نکالی جس میں

عطر کمرے میں گھومتی دکھائی دے رہی

تھی۔۔

اسنے ویڈیو آگے بڑھائی اور چند گھنٹوں بعد

دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔

وہ سوئی ہوئی اٹھی تھی۔۔ اور دروازے

سے چھمی اندر داخل ہوئی تھی۔۔

وہ چھمی کے ساتھ کہی باہر نکلی۔۔ اور

اس کے بعد کایان سکندر شاہ نے

دوسرے کیمرے سے انہیں باہر حویلی
کی پچھلی جانب جاتے دیکھا تھا۔

اہہہ عطرررر۔۔۔!!" اس نے غصے
سے لیپ ٹاپ اٹھاتے دور اچھالا تھا۔۔
اور چند ہی لمحوں میں وہ پورے کمرے
کا خشر بگاڑ چکا تھا۔۔

اس نے جلدی سے موبائل فون نکالا۔۔

ہیلو موحب گاؤں جاو اور دیکھو اگر عطر

وہاں ملے تو مجھے کال کرو۔۔!!"

وہ سنجیدگی سے کہتا کال کٹ کر گیا۔۔

اس کے بعد اس نے خضر کو کال

ملائی۔۔

بھونکو کیوں کال کی---؟"

وہ دھاڑتے ہوئے بولا--

"خضر، عطر نہیں ہے حویلی میں--

چھمی کے گھر جا کر اسے ڈھونڈو ---

اسے بھگانے کے پیچھے وہی شامل

ہے--

کیا کہاں گئی وہ---؟" خضر شاک

تھا--

مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے--؟

مگر مجھے لگتا ہے وہ خطرے میں ہے--

وہ بے چینی سے کہتے کال کٹ کر

گیا--

ایک بار تم مجھے مل جاو عطر اس بار میں

تمہارا خشر بگاڑ ڈالوں گا۔۔!!" وہ سرد

لہجے میں کہتے باہر نکلا۔۔

حویلی میں کسی کو علم ناں ہو اس وجہ

سے وہ بنا کسی کو بتائے ہی وہاں سے

نکلا تھا ۔۔

★★★★★★★★★

وہ پاگلوں کی طرح اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکا تھا مگر وہ کہی ہوتی تو اسے ملتی۔۔

چھمی کی لاش ملی ہے کایان--- مجھے

لگتا ہے ہو ناں ہو یہ کسی بہت بڑی

گینگ کا کام ہے--!!" خضر شاہ نے

اسے بے قرار دیکھ کر کہا--

وہ پچھلے دو دنوں سے پاگلوں کی طرح خوار ہو گیا تھا مگر عطر حیات اسے کہی بھی نہیں ملی تھی--

حویلی میں سب انجان تھے کہ عطر حویلی سے بھاگی ہے-- کایان نے سب سے

یہی کہا تھا کہ وہ اسے گاؤں چھوڑ کر آیا

ہے--

"بازل شاہ جو پچھلے دو تین دنوں سے ان

دونوں کا پیچھا کر رہا تھا وہ انہیں زینوں

میں دیکھ وہی آیا تھا۔

خضر اسے دیکھ چونکا--

کیا ہوا پریشان کیوں ہو رہے ہو--؟

کایان میں گاؤں گیا تھا عطر وہاں نہیں

ہے--!!" اسنے ماتھے پر بل ڈالے

کہا--

تمیز سے بھابھی ہے وہ تمہاری---!!"

خضر نے ناک سے مکھی اڑانے والے

انداز میں کہا۔

"تم چپ کرو یہ میرا اور میرے دوست

کا معاملہ ہے تم درمیان میں مت بولو

تو ہی بہتر ہے--

بازل نے اسے جتایا۔۔

ہنہہ دوست۔۔۔۔ کایان سکندر شاہ میرا جگری یار ہے۔۔ تم سے زیادہ میں اس کے نزدیک ہوں اس لیے زبان سنبھال کر بولو۔۔!!"

خضر نے جیسے اسے آنکھیں دکھائی۔۔

چپ کر جاو تم دونوں--- میں یہاں
پریشان ہوں اور تم دونوں کو اپنی پڑی
ہے--!!"
وہ ایک دم سے چلایا تو وہ دونوں شرمندہ
سے ہوئے--

پتہ چل گیا ہے کایان چھمی کو کس

نے مارا۔۔!!" حارث کی آواز سنتے اب

سب کی توجہ اس پر گئی تھی۔۔

'کیا بنا گولی کس بندوق سے نکلی ہے

کچھ پتہ ہے تمہیں۔۔۔؟"

کایان ان دونوں کو اگنور کرتے حارث

کی جانب بڑھا--

''ہاں یہ گولی حویلی کے کسی فرد کی

بندوق سے نکلی ہے-- یہ وہی گولی ہے

جو مریم کی لاش سے نکلی تھی--

حارث شاہ پولیس یونیفارم میں ان کے

سامنے کھڑا تھا-- جبکہ خضر شاہ اور

بازل شاہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ

رہے تھے --

انہیں بلکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ پولیس

آفیسر ہے--

"مگر اس معلومات سے ہم کیسے پتہ لگا سکتے ہیں کہ بندوق کس کی ہے--؟"

کایان اب بھی بے چین تھا۔

پتہ لگا سکتے ہیں--

تم پر ان کی نظر ہے مگر خضر اور بازل پر نہیں یہ دونوں حویلیوں کی تلاشی لے سکتے ہیں۔

بندوق اس وقت حویلی میں نہیں ہے--

یہ طے ہے--

اس لئے ہمیں جلد از جلد اس فرد کو

ڈھونڈنا ہے۔۔!!"

حارث نے سنجیدگی سے کہا تو کایان نے

سر اثبات میں ہلایا۔۔

ٹھیک ہے بازل اور خضر تم دونوں

حویلی جاو اور میں چھمی کے گھر جاتا

ہوں ہو سکتا ہے کوئی معلومات مل
جائے--وہ سنجیدگی سے کہتے گاڑی کی
سمت بڑھا--

★★★★★★★★★

بازل شاہ اور خضر شاہ نے ساری

حویلیاں چھان ماری تھی مگر کوئی بھی

بندوق غائب نہیں تھی--

کایان سکندر شاہ چھمی کے گھر پہنچا تو

اسے وہاں سے حمید کا پتہ ملا تھا--

جو اکثر چھمی نے ملنے آیا کرتا تھا--

کایان سکندر شاہ نے اب اس پر نظر

رکھنی شروع کی دی تھی---

دو دن اس پر نظر رکھنے کے بعد اسے

اس کا پتہ مل گیا تھا--

★★★★★★★★★

پچھلے چھ دنوں سے وہ اس اندھیرے

کمرے میں قید تھی--

صرف تین وقت کا کھانا تھا جو اسے

مقررہ وقت پر مل جاتا تھا اس کے سوا

وہ ٹھنڈی ہوا کے لیے بھی ترس رہی

تھی--

سارا سارا دن وہ روتے ہوئے کایان

سکندر شاہ کو یاد کرتے گزار دیتی

تھی--

اس شخص کی دوری نے اس کی

اہمیت اور محبت دونوں کا احساس دلایا

تھا عطر حیات کو۔۔

وہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی جب

دروازہ اچانک سے کھلا ۔۔

عطر نے سر اٹھائے سامنے دیکھا --- تو

وہ اندر داخل ہوتے کسی فرد کو دیکھ

گھبرائی تھی وہ خوفزدہ سی خود میں سمٹنے

لگی---

'اسے تیار کرو جلدی سے اور یہ لباس

پہنا کر لاو--!!''

حمید نے ایک لڑکی کو حکم دیا۔۔ اور خود کمرے سے باہر نکل گیا۔

"پلیز میری مدد۔۔۔"

اے چپ کر کے بیٹھ جا اگر زرا بھی ہلی تو جان سے مار دوں گا۔۔!!"

پیچھے کھڑے ایک گارڈ نے گن عطر

کے سر پر تانی تو وہ وخشت زدہ سی

چپ چاپ بیٹھ گئ--

اسکا دل خوف و دہشت سے کانپ رہا

تھا--

آنکھوں میں آنسوں تھے--

'بیٹھ جاو ورنہ یہ تمہیں مار دیں گے۔۔!!"

اس لڑکی نے ترحم آمیز نگاہوں سے اسے دیکھتے سرگوشی نما آواز میں کہا تو وہ چپ چاپ بیٹھی۔۔

اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کاش وہ

بھاگنے کا ناں سوچتی---

لڑکی کے کیے ہلکے سے میک اپ میں

وہ کسی چاند کی مانند جگمگا اٹھی تھی--

وہ گارڈ اسے بازو سے جکڑتے گھسیٹ کر

باہر نکلا تھا--

عطر اس کے پیچھے کھینچتی چلی جا رہی

تھی--

اس کی نظر ایک گلدان پر پڑی-- اسنے

ہاتھ بڑھاتے وہ گلدان اٹھایا اور ٹھاہ کی

زور دار آواز کے ساتھ وہ گلدان اس

گارڈ کے سر پر لگا تھا--

"گارڈ لڑکھڑاتے ہوئے اوندھے منہ گرا--

عطر نفرت آمیز نگاہوں سے اسے گھورتے جھک کر اس کے منہ پر تھپڑ مارتے آگے کو بھاگی تھی--

وہ اس وقت ایک سرخ رنگ کی کرتی

شلوار میں تھے۔۔ سنہری بال اسکی کمر

پر لہرا رہے تھے۔

جبکہ دوپٹہ اسکے بدن سے عاجز تھا۔۔

وہ ایک راستے کی سمت بڑھی مگر باہر سے آتی تجمل کی آواز سن اس کے قدم تھمے تھے ۔۔

تجمل۔۔" وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں اسے پکارتے باہر کو بھاگی تھی۔۔

تجمل۔۔۔!!" عطر کی آواز سن تجمل جو

حمید سے بات کر رہا تھا اسنے چونک کر

اسے دیکھا۔۔

"تجمل یہ لوگ بہت برے ہیں اچھا ہوا

جو تم آ گئے۔۔ پلیز مجھے لے چلو یہاں

سے۔۔!!" عطر اس کا بازو جکڑتے

ملتجی سے لہجے میں بولی۔۔

تجمل نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر

اس نے حمید کو گھورا۔۔

ایک لڑکی تک قابو نہیں کر سکتے

تم۔۔۔!!" اس کی غراہٹ پر عطر کی

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔

وہ اسے سن پڑتے وجود سے دیکھتے ہاتھ

چھڑا کر پیچھے کو بھاگی تھی۔۔۔

رک سال*--" تجمل پہلے ہی کایان

سکندر شاہ کی مار کھا کھا عطر پر برہم تھا

اسے تو جیسے موقع مل گیا تھا--

وہ بھاگتی ہوئی عطر کو پیچھے سے اسکے

بالوں سے دبوچتے جکڑ گیا۔

اہھہ--" عطر کی دلدوز سی چیخ کمروں

میں گونجی تھی-- وہاں قید لڑکیاں بے

بسی سے ان چیخوں کو سن رہی تھی یہ

چیخیں یہ آہیں وہ کسی مہینوں سے سنتی

آ رہی تھی--

تجمل نے ایک دم سے اس کا چہرہ

سامنے کرتے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ

مارا۔۔

عطر چکراتے سر سمیت اوندھے منہ

فرش پر گری۔۔

وہ جیسے بیہوشی میں گئی تھی۔۔

"کایان--" اسکے خشک ہونٹوں سے

کایان کا نام نکلا تھا آنکھوں سے ایک

آنسو نکلتے اسکے گال پر بہہ گیا تھا --

معا کسی کے بھاری بوٹوں کی دھمک

سنائی دی--

"آہا اب ہاتھ مت لگانا اسے

تجمل---!!"

عطر اس آواز کو پہچانتے نیم بیہوشی میں

بھی ہلی تھی--

ایک دفعہ اس کا سودا ہو لینے دیں سرکار

جتنا اس کے یار نے مجھے مارا ہے اس

سے بھی بدتر خشر ناں کیا اس رنڈی کا

تو کہنا۔۔!!

وہ اس کے پیٹ پر ضرب لگاتے دھاڑا

تھا۔۔

نوچ لینا جتنا نوچنا ہوا اسے-- مگر ابھی

نہیں-- ابھی یہ ہمارے خاص مہمان

کا بستر گرم کرے گی--

شیخ صاحب آ گئے ہیں ایسا کرو اسے

اٹھاو اور اسی حالت میں چھوڑ آو-- ویسے

بھی اس کے حسن کے آگے اس کی

حالت کوئی کافر بھی بھول جائے۔ اور

ہمیں تو بس اپنے پیسے سے مطلب

ہے۔۔ ہاہاہاہا!!"

بختیار شاہ کا قہقہہ فضا میں گونجا تھا

تجمل نے مسکراتے ہوئے ان کی تائید

کی اور جھک کر عطر کو باہنوں میں

بھرتے وہ کندھے پر لادھتے ایک نفیس

کمرے کی جانب بڑھا۔۔

جہاں شیخ کسی اور لڑکی کے حسن میں

کھویا ہوا تھا۔۔

تجمل کی گود میں موجود ہیرا دیکھ اس

نے لڑکی کو دور جھٹکا اور اٹھ کر اس

لڑکی کو دیکھا۔۔

ماشاء اللہ خوب۔۔ امارا سوچ سے بھی

بڑھ کر نکلا یہ تو۔۔۔!!"وہ للچائی نظروں

سے عطر حیات کو دیکھ رہا تھا۔۔

تجمل زہریلی ہنسی ہنسا اور عطر کو بستر پر پھینکتے -- اس نے شیخ کو دیکھا -- آج رات یہ ہیرا آپ کا ہے -- انجوائے کریں --

وہ آنکھ دباتے خباثت سے بولا اور خود باہر کی سمت بڑھا --

جیسے ہی وہ دروازے کی جانب بڑھا

دروازہ ٹھاہ کی زور دار آواز سے کھلا تھا۔۔

اور سامنے سے آتے شخص نے اسکی

گردن کی نازک ہڈی پر ٹانگ سے وار

کیا۔۔

تجمل بلبلا کر دور جا گرا تھا۔۔

کایان سکندر شاہ خون اگلتی سبز آنکھوں
سے اسے گھورتے اندر داخل ہوا۔ اور
ایک کاٹ دار نگاہ اس شیخ پر ڈالی۔ جو
اسے دیکھتے ہی ڈر گیا تھا۔۔

اس نے گن کا نشانہ باندھا اور چھ کی

چھ گولیاں اس شیخ کے سینے کے آر پار

کیں--

اور پھر بنا ایک نگاہ عطر پر ڈالے وہ

تجمل کی سمت بڑھا-- اور اس کی

گردن پر پاؤں رکھتے اس نے وخشت آمیز

نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"لگتا ہے میرے ہاتھوں کی دھلائی

بھول گیا تھا تو جو میری بیوی کو

اٹھانے کی جرات کی تو نے۔۔"

تو دیکھ تیرا کیسے خشر بگاڑتا ہوں

میں---!!"

وہ سرد لہجے میں کہتا گرد پر دباؤ بڑھا گیا

تھا--

تجمل کسی مچھلی کی مانند پھڑپھڑایا--

مگر آج اس کی رہائی ممکن نہیں

تھی۔۔

معا گولیوں کی آواز سن حمید وہاں بھاگا

بھاگا آیا تھا۔۔

جسے پیچھے سے جکڑتے اسکی گردن کو قابو کرتے خضر اسے باہر کھینچ کر لے گیا۔۔

کایان نے سرد چہرے سمیت ایک نظر حمید پر ڈالی اور پھر اسنے سنجیدگی سے بے تاثر چہرے سمیت تجمل ہو دیکھا ۔

اور جھک کر اسکے قریب بیٹھا۔۔ جو خوف سے سانس روکے سیاہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اسکی شرٹ کی اوپری جیب سے نیچے گرنے کے سبب پینڈنٹ گرا تھا جسے دیکھتے ہی وہ پہچان گیا۔۔

جانے کیا کیا ہو گا اس نے اسکی بیوی کے ساتھ کون کون سی تکلیف دی ہو گی اسے۔۔ وہ سوچتے ضبط سے آنکھیں موند گیا اور وہ پینڈنٹ فرش سے اٹھاتے اپنی جیب میں رکھا۔۔

جانتا ہوں تو نے اسے چھوا ہو گا

نہی پوچھ سے اس جیسے وہ "!!۔۔۔

اسے بتا رہا تھا۔۔

نن نہیں مم میں نے نن مارا

اسے۔۔!!" وہ دہشت کے سبب خود

ہی سچ اگل گیا۔۔

جس پر کایان نے سر اثبات میں ہلایا

اور پینٹ کی پچھلی پاکٹس سے ایک چاقو

نکالتے سب سے پہلے اس کے ہاتھوں

پر وار کیے--

عطر مکمل بیہوش تھی مگر اس کے

سامنے یہ سب کرنے کی بجائے وہ

اسے گھسیٹ کر واشروم میں لے گیا۔

نل کھولتے ہی اس نے ایک کپڑا اس

کے منہ میں ٹھونسا۔۔۔

اور پھر اس کی انگلیوں پر وار کرتے وہ

اسے خون آلود کرتا اسکی گردن کی طرف

بڑھا تھا۔۔۔

وہ اس وقت کوئی وحشی لگ رہا تھا۔۔

تجمل نیم بیہوش ہو چکا تھا مگر درد سے

اس کی جان نکل رہی تھی۔۔

کایان نے بے دردی سے اسکی شہہ پر

کٹ لگایا اور پھر ایک تیز وار کرتے

اسکی سانسیں ختم کر ڈالی۔۔ تجمل کا

وجود آخری سانسیں بھرتا پھڑپھڑایا۔۔

جب بازل واشروم میں داخل ہوا۔۔

سامنے کا خولناک منظر دیکھ اس نے لا

حولا پڑھی اور منہ پر ہاتھ رکھ کر باہر

بھاگا۔۔

وہ اتنا ڈر گیا تھا کہ اس کی نظر عطر پر

نہیں پڑی--

کایان آرام سے ہاتھ دھو کر باہر نکلا۔

بالوں کو ہاتھ سے سیٹ کرتے اسنے

آہستگی سے عطر کو ٹھیک کیا-۔ اس

کے گرد چادر لپیٹتے وہ اسے بانہوں

بھرتے گاڑی کی سمت بڑھا۔۔

"بی بی سائیں کو فارم ہاؤس لے جاو

وہاں آئزہ شاہ کو میرا بتانا باقی وہ سنبھال

لے گی۔۔!!"

اس نے عطر کو پچھلی سیٹ پر آہستگی

سے ڈالتے موحب کو حکم دیا جو اپنے

سردار کے حکم کے ملتے ہی فورا سے

گاڑی وہاں سے بھگا لے گیا تھا۔۔

وہ ہاتھ جھاڑتے پینٹ کی پاکٹس سے

ایک سگریٹ نکالتے اپنے لبوں میں

دبائے لائٹر سے سگریٹ سلگاتا آگے

بڑھا۔۔

اس کی سبز آنکھوں میں صرف اور صرف

دہشت تھی۔۔ جس مشن کے پیچھے وہ

چھ سالوں سے خوار ہوا تھا بالآخر آج وہ

اپنے اختتام تک پہنچنے والا تھا۔۔

" اسنے تھوڑی آگے جاتے بند بلڈنگ کو دیکھا-- حارث ابراہیم شاہ، خضر ہمایوں شاہ اور بازل آباد شاہ سب ہی اندر موجود گارڈز سے مقابلہ کر رہے تھے -

وہ باہر پڑی ایک کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا سگریٹ پینے میں مگن

تھا۔۔ اسکی تیز نظریں پوری بلڈنگ کو

حصار میں لیے ہوئے تھی۔۔ حارث جو

اسے دیکھنے کی غرض سے باہر آیا تھا

اسے کرسی پر بیٹھا دیکھ وہ بیہوش ہونے

کو تھا۔۔

"تمممم--- ہم وہاں اندر لڑ مر رہے ہیں

اور تم یہاں کیا کر رہے ہو--؟"

حارث کا دل چاہا اسے دل کھول کر

گالیاں دے-

"تم پولیس آفیسر ہو پچھلے چھ سالوں

سے تم نے مجھے ذلیل و خوار کیا ہے

اس لیے میرا کام اب ختم ہوا -- باقی
تم جانو اور تمہارا کام---!!"
وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا ایک سردار
ہونے کے ناطے اس نے اپنے پورے
خاندان کو دھوکہ دیا تھا-- اور تو اور اس
سارے کھیل میں اپنے برابر شریک

خضر شاہ سے بھی اصلیت چھپائی۔ کہ

وہ یہ سب حارث شاہ کے کہنے پر کر رہا

ہے۔

اور تو اسے آئزہ شاہ سے نکاح کے پلین

پر اکسایا۔۔ اسے مجبور کیا کہ وہ سب

کے سامنے اسے بیوی کے طور پر ناں

اپنائے ۔۔ اس نے سب سے پہلا نشانہ

آئزہ بیگم کو بنایا۔۔ اور پھر خضر شاہ سے

اسی کے باپ کی جاسوسی کروائی۔ اور تو

اور آئزہ بیگم کی مدد سے خضر شاہ کو مجبور

کیا کہ وہ حویلی کے ہر فرد کی ایک ایک

منٹ کی خبر اسے دے۔۔۔

اب اتنا سب کرنے کے بعد اس کی

بیوی بھی اسی کھیل کا حصہ بن گئی

تھی۔۔ اب آخر وہ اور کیا کر سکتا تھا۔۔

حارث تاسف سے اپنے گاؤں کے

اوچھے سردار کو گھورتا اندر کو بھاگا تھا۔۔

وہ اپنا کام بھول چکا تھا مگر حارث اپنے

فرض کو نہیں بھولا تھا۔۔

کایان نے کندھے اچکا ڈالے۔۔ وہ

دوسرا سگریٹ سلگا کر لبوں میں دبا رہا

تھا جب اچانک اسے لان کی زمین سے

کچھ نکلتا محسوس ہوا۔۔ وہ فوراً سے اٹھ

کر ایک درخت کی اوٹ میں چھپا۔۔

وہ کوئی اور نہیں بختیار شاہ اس کے تایا

جان تھے۔

جنہوں نے سالوں سے اتنے بڑے

ریکٹ کو ناں صرف چلایا تھا بلکہ دوڑایا

ہوا تھا۔۔

کایان بھاگ کر ان کے قریب پہنچا تو وہ

اسے دیکھ کر چیخ کر پیچھے کو بھاگے۔۔

تایا جان۔۔۔ میں آپ کا شیر بیٹا۔۔۔!!" کایان نے کمینگی سے مسکرایا۔۔

تو بختیار شاہ ہکلائے۔

کککک ککایان۔۔۔!!" ان کو جیسے فالج مار گیا تھا۔

جی ککککایان۔۔۔!!" کایان نے ان

کے انداز میں جواب دیا اور کھینچ کر ایک

تھپڑ ان کے منہ پر مارا۔۔

"جب میں بات کر رہا ہوں تو آپ کیوں

بھاگ رہے ہیں۔۔؟"

وہ غصے سے بولا تو بختیار شاہ پھولتی

سانسوں سمیت وہی رکے--

"پتہ ہے آپ کے پیچھے کتنا ذلیل ہوا

ہوں میں--- !!"

بختیار شاہ نے سر ہاں میں ہلایا مگر پھر ساتھ ہی اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر سر نفی میں ہلایا۔۔

ایک اور ہ

تھپڑ ان کے دوسرے گال کی زینت بنا۔۔

کیا ہاں ناں لگائی ہے--

معلوم ہے آپ کے چکر میں مجھے ائزہ سے نکاح کا ڈرامہ کرنا پڑا مگر آپ تو بہت تیز نکلے-- نکاح میں شریک ہی نہیں ہوئے بلکہ سب حسین لڑکیاں آپ نے نکاح کے بعد ہی اٹھوا لیں--

میں سمجھا کوئی حویلی میں سے ہے جو

اتنا شاطر ہے مگر مجھے کیا پتہ تھا مجھے

ذلیل و خوار کرنے والے آپ ہیں۔۔

ائک اور تھپڑ ان کے گال پر پڑا ۔

آپ کو شرم نہیں آئی میری بیوی کو

کڈنیپ کرتے۔۔ وہ بہو تھی آپ کی۔۔

بختیار شاہ نے روتے ہوئے سر اثبات

میں ہلایا--

تو ایک اور تھپڑ اس کے گال پر پڑا--

وہ تھپڑ کھا کر نیم بیہوش ہو چکے

تھے--

اور ان کی حالت دیکھ کایان سکندر شاہ
نے انہیں گاڑی کی ڈکی میں بند کر
ڈالا--
قریب ایک گھنٹے کے مخاز کے بعد وہ
تینوں حالی ہاتھ باہر نکلے تھے--

حمید ان کے ہاتھ لگا تھا صرف جبکہ
بختیار شاہ بھاگ نکلا تھا--

بازل شاہ ان لڑکیوں کو محفوظ مقام پر
پہنچانے کی ذمہ داری لے چکا تھا جو
تشکر سے ان چاروں کو دیکھ رہی تھی--

"بھاگ گیا تیرا تایا-- حارث نے غصے

سے کہا--

"اچھا -- تم تینوں کے ہوتے ہوئے

بھی وہ بھاگ گیا--!!"

کایان نے جیسے انہیں شرم دلائی--

خضر تو بس اسے کھانے کے در پر

تھا۔۔

"بکواس مت کرو اب۔۔۔!!" حارث سچ

میں پریشان تھا اتنی محنت اور مشقت

کے بعد وہ پھر سے خالی ہاتھ رہ گیا

تھا۔۔

"بکواس نہیں کر رہا میرا تایا میرے پاس

ہے-- اب یہ میں آزاد ہوں--- اپنا کیا

وعدہ پورا کر دیا میں نے---!!"

اسنے ڈکی کھولتے سنجیدگی سے کہا تو

حارث کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا

تھا--

وہ بھاگ کر کایان سکندر شاہ کے گلے

سے جا لگا۔۔

تو خضر اور بازل شاہ نے دانت پیستے

اسے غصے سے گھورا۔۔

اور رخ پھیر لیا۔۔

★★★★★★★★★

" وہ ہارون کی مالش کر رہی تھی جو ماں کی باتوں پر مسکرائے جا رہا تھا۔۔

میرا بابو تو شیر بنے گا۔۔ بڑا ہو کر پولیس

آفیسر بناوں گی میں اپنے چاند

کو۔۔۔!!"

ہارون ماں کی آواز پر کھلکھلایا تھا۔۔

اسکی ٹانگوں کی مالش کرتے پریشے نور

کی زندگی سے بھرپور کھلکھلاہٹ گونج رہی

تھی--

معا اسے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ

محسوس ہوئی--

تو اس نے چونک کر پیچھے دیکھا--

تو اپنی ماں اور باپ کو دیکھ وہ ششدر رہ گئی--

"پریشے میری بچی--!!"

دور دور رہیں مجھ سے--!!" وہ ایک دم سے اٹھ کر گرجی--

آج تک اس نے کسی سے اونچی آواز

میں بات تک نہیں کی تھی --۔ اس کی

ماں شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

ہم مجبور تھے بیٹا---۔ باپ کی بات سن

وہ زخمی سا ہنسی--

مجبور۔۔ واقعی آپ مجبور تھے بابا۔۔ چلیں ٹھیک ہے مان لیا آپ مجبور تھے کیا آپ اتنے مجبور تھے کہ اتنے مہینوں میں ایک بار بھی میری یاد نہیں آئی۔۔۔

آپ نے سوچا تک نہیں کہ ایک بار جا
کر دیکھ آئیں بیٹی زندہ بھی ہے یا مر
گئی۔۔!!"
وہ نم آنکھوں سمیت مسکرائی مگر
درحقیقت وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔۔

ان کو کچھ مت کہو بیٹا۔۔ ان کی کوئی
غلطی نہیں۔۔ یہ لوگ آئے تھے تم
سے ملنے مگر میں نے ان کو ملنے
نہیں۔۔۔ الٹا ان کو دھمکی دے ڈالی
کہ اگر آئندہ یہ لوگ آئے تو میں تمہیں
طلاق دلوا دونگی۔۔"

ساجدہ بھیگی کی شرمندگی سے بھرپور آواز سن وہ جیسے صدمے میں چلی گئ تھی

--

''اتنی نفرت---؟ میں نے کیا بگاڑا تھا آپ کا---؟'' وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی---ساجدہ بیگم شرمندگی سے سر

جھکائے اس کے سامنے ہاتھ باندھ

گئی

--

مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی

پریشے--- مجھے معاف کر دو--- میں

بہت شرمندہ ہوں اپنی حرکتوں پر--!!"

وہ روتے ہوئے بھیگے لہجے میں بولی -

تو پریشے نے بے بسی سے اپنی آنکھیں

صاف کیں-- وہ اتنی سنگدل تھی ہی

کب کہ کسی کو روتا دیکھ پاتی--

آپ معافی مت مانگیں جو ہو گیا بس

اسے بھول جائیں--- !!"

وہ ان کے ہاتھ کھولتے سادگی سے بولی تو

ساجدہ بیگم نے بے ساختہ ہی اسے

سینے سے لگایا تھا--

اس کے بعد وہ اپنی ماں اور بابا سے

ملی--

آج کا سارا دن سریعہ اور شریف وہی

اپنی بیٹی کے پاس رہے تھے--

اور پریشے نور ماں باپ کے ساتھ سارا

دن گزار کر جیسے زندگی جی اٹھی تھی--

★★★★★★★★★

آئزہ بیگم اسے بیڈ پر لٹائے کافی دیر سے اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔ اللہ کا شکر تھا وہ خیریت سے تھی۔۔

خضر نے اسے سب بتا دیا تھا کہ کیسے

عطر حویلی سے بھاگی تھی اور اسے کسی

نے اغوا کر لیا تھا۔۔

دن سے رات ہونے والی تھی۔۔ اور وہ

اب تک بیہوش تھی۔۔ ڈاکٹر نے کوئی

بھی خطرے کی بات نہیں بتائی تھی۔

جس وجہ سے آئزہ پرسکون تھی۔۔

وہ صوفے پر بیٹھی تو تھوڑی ہی دیر میں

وہ مندی مندی سے آنکھیں کھولتے

چھت کو گھورنے لگی۔۔

اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔۔

آئزہ اسے ہوش میں آتا دیکھ فورا سے اس

کے پاس گئی۔

"عطر سب ٹھیک ہے تم میرے پاس

ہو ڈرو مت۔۔!!"آئزہ شاہ اس کے

پاس بیٹھ کر نرمی سے بولی تو عطر نے

انہیں دیکھ ایک دم سے گلے لگایا تھا۔۔

آئزہ۔۔۔" وہ ایکدم سے رونے لگی

تھی۔۔ اس کے آنسوں رکنے کا نام ہی

نہیں لے رہے تھے۔۔

آئزہ بیگم نے بڑی مشکل سے اسے

پرسکون کیا--- اور اسے سمجھایا کہ وہ

روئے نہیں وہ محفوظ ہے--

"ہم کہاں ہیں--؟" وہ مشکوک سی

سارے کمرے کو۔دیکھ رہی تھی۔ ائزہ

ہلکا سا ہنسی وہ سمجھ گئی کہ وہ ڈر رہی

ہے۔

"تم میرے پاس ہو میرے گھر۔۔!!"

آئزہ بیگم نے اسے نرمی سے سمجھایا۔۔

اوہ آپ کو نکاح مبارک ہو۔۔ مگر کایان

کہاں ہے۔۔؟"

وہ محفوظ تھی اب کس بات کا ڈر---؟

وہ بس کایان سے ملنا چاہتی تھی--

"تم آرام کرو وہ آ جائیں گے- میں کچھ

کھانے کو لاتی ہوں تمہارے لئے--- وہ

اسے سمجھاتی وہاں سے باہر نکل گئی--

جبکہ وہ جانتی تھی کہ کایان سکندر شاہ جس قدر غصے میں تھا وہ کبھی بھی اس سے ملنے ناں آتا۔۔

★★★★★★★★★

دن پر لگا کر اڑتے جا رہے تھے۔۔ اور عطر حیات بے بس سی وہاں پڑی تھی
۔

خضر شاہ اکثر وہاں آتا تھا مگر عطر حیات کی موجودگی کی وجہ سے وہ کم ہی وہاں آتا تھا۔

آئزہ اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن

کوشش کرتی تھی مگر وہ کیسے خوش ہو

جاتی۔۔

"مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے۔۔!!"

ایک دن وہ اداس بیٹھی تھی جب آئزہ

اس کے پاس آئی۔۔

آئزہ اس کی بات سن کر حیران ہوئی--

اس کے ماں باپ تو یہاں آ کر اس

سے مل کر جا چکے تھے--

پھر وہ کس گھر کی بات کر رہی تھی--

"کس کے پاس جانا ہے--؟"

آئزہ نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا--

اپنے بابا کے گھر ---"تمہارے سردار

کی ضرورت پوری ہو گئی ہے اب انہیں

میری ضرورت نہیں رہی--

وہ نیلی بھیگی آنکھوں سمیت بولی--

"عطر کوئی بھی فیصلہ جلد بازی میں
نہیں لیا جاتا--- تم پلیز صبر کرو ان کا
غصہ ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرو---"
میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ
لیا ہے اب مجھے بس اپنے گھر جانا
ہے--

"اپنے گھر جانا ہے آپ کو۔۔۔!!" خضر شاہ کی۔تڑختی ہوئی تیز آواز سن وہ ایک دم سے اچھلی تھی۔۔

آئزہ بیگم تو اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر گھبرائی تھی۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ اس کی ضرورت

پوری ہو گئی ہے اب --چلیں میں آپ

کو چھوڑ کر آتا ہوں آپ کے گھر---!!"

وہ سرد و سپاٹ لہجے میں کہتا آگے بڑھا

- اور ایک دم سے اس کا ہاتھ جکڑتے

اسے گھسیٹتے ہوئے باہر موجود اپنی

گاڑی کی جانب بڑھا--

آئزہ بیگم اسے بے بسی سے دیکھتی رہ

گئی--

انہیں تو لگا تھا کہ وہ کایان سکندر شاہ

سے بے حد نفرت کرتا ہے--

مگر ان چند ہفتوں میں اسے اندازہ ہوا تھا

کہ وہ کایان سکندر شاہ سے نفرت نہیں

بے حد انسیت رکھتا تھا۔۔ اسکے خلاف وہ

ایک لفظ سننا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔۔

وہ خیر کی دعا مانگتے اندر بڑھ گئی۔

★★★★★★★★★

خضر شاہ تیز ڈرائیونگ کرتے گاڑی

کچے پکے راستوں سے گزارتے حویلی کی

جانب بڑھا۔۔

عطر حیات لب بھینچے بیٹھی تھی۔۔

اس نے گاڑی حویلی کے گیٹ پر روکی

اور دروازہ کھولتے اس کا ہاتھ پکڑتے

اسے ساتھ کھینچا تھا۔۔

عطر اس کے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی

تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا حویلی کے پیچھے

بنے ایک کمرے میں داخل ہوا۔۔

کمرے کا دروازہ بند تھا۔۔ جسے کھولتے

وہ اندر داخل ہوا تو ایک دم اندھیرے

نے ان کا استقبال کیا۔۔

خضر اندھیرے میں بھی آگے بڑھ رہا تھا

جیسے وہ یہاں کے راستے سے واقف

ہو۔

اچانک کمرے میں تیز روشنی جل اٹھی تھی۔ اور ایک پل کو عطر حیات کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔

اس نے ہاتھ آنکھوں سے ہٹاتے سامنے دیکھا تو وہ چونکی۔۔ سامنے بے شمار

تصویروں موجود تھی جو کہ چند زمین پر

پڑی تھی تو کئی ایسی تھی ۔

جو کہ دیواروں پر لٹکی ہوئی تھی۔

وہ اپنی چند تصویریں دیکھ ششدر سی

تھی۔۔ ان میں سے چند تصویریں اس

کے بچپن کی تھیں۔ اور چند ایک تو

ایسی جو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ
کب لی گئی ہیں--

چند تصویریں کایان سکندر شاہ کی ماں
کی تھی--

وہ خان بی کے پاس ان کی تصویر دیکھ
چکی تھی--

"اس کے ایک ایک لمحے کو جیسے کسی

نے شدت سے قید کیا تھا۔۔

وہ بے دردی سے ہونٹ کچلنے لگی۔۔

"جانتی ہو اس رات تمہیں بھاگتا دیکھ

میں کیوں شاکڈ تھا۔۔ کیونکہ اس رات

مجھے علم ہوا تھا کہ کایان سکندر شاہ کی

یادوں کے کمرے میں قید لڑکی کوئی اور

نہیں تم ہو جس سے اس نے نکاح

کیا۔۔۔

تمہارا کزن تمہیں بیچ چکا تھا محترمہ اور

تمہیں اس سچ کی اذیت سے بچانے

کیلئے اس نے خود کو تمہاری نظروں میں

گرایا تم سے جان بوجھ کر زور زبردستی

نکاح کیا تاکہ تم کسی طرح اس کے

پاس محفوظ رہ سکو۔۔

وگرنہ وہ تو تم سے پوری شان و شوکت

سے نکاح کرنا چاہتا تھا۔۔ پھر بھی اس

نے محض لفظی تمہارا دل دکھایا ہو وہ

الگ بات ہے مگر اس نے کبھی تمہاری

جگہ کسی کو نہیں دی--

اور تم --- تم اتنے مہینے اس کے

ساتھ رہی اور اپنے شوہر کی بجائے ایک

نوکرانی پر اعتبار کر لیا---

اپنی ہی پناہ گاہ سے بھاگی تم--

"نن نہیں مم میں بھاگی نہیں تھی

بھائی۔۔ میں واپس آ رہی تھی مگر کسی

نے مجھے سر پر ڈنڈا مار کر بیہوش کر دیا

تھا۔۔ یقین جانیں میں نے کوشش

ضرور کی تھی مگر میرے دل نے مجھے

اجازت نہیں دی۔۔!!"

وہ جیسے رو دی تھی۔۔ کایان سکندر شاہ

کی اپنے لیے اس قدر محبت اور شدت

اسے مزید شرمندہ کر چکی تھی۔۔

وہ شخص تو اس سے دل و جان سے

جانے کب سے محبت کرتا تھا۔۔

وہ ایک دم سے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی--

"رونا بند کرو بھائی بولا ہے تم نے مجھے--- اور بھائی کے سامنے روتے نہیں---!!"خضر شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"اگر اب بھی تم واپس جانا چاہتی ہو تو
میں تمہیں چھوڑ دوں گا اگر نہیں تو تم
ابھی اپنے کمرے میں جاو--- اسے
مناو وہ ناراض ہے -- غصہ ہے مگر
تمہارے بنا نہیں رہ سکتا--!!"

خضر شاہ اسے بڑے بھائی کی طرح سمجھا رہا تھا اور اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی عطر حیات وہاں سے بھاگ نکلی تھی--

اسکی تیز سپیڈ دیکھ وہ ہنستے ہوئے سر نفی میں جھٹک گیا۔

★★★★★★★★★

سائیں ادھر آئیں مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے--!!"

وہ باہر صوفے پر بیٹھا چائے پی رہا تھا

جب پریشے سیڑھیوں سے بھاگتی نیچے آئی

اس کی پھرتی تیز آواز پر بازل نے اسے

خفگی سے دیکھا--

اس کی محبت اور لاڈ کا یہ اثر ہوا تھا کہ پریشے نور کی زبان سارا دن بند ہونے کا نام نہیں لیتی تھی--

ساری حویلی میں اس کی کھلکھلاہٹیں گونجتی رہتی تھی---

کتنی مرتبہ کہا ہے جانم احتیاط سے اترا

کرو۔۔"

وہ جلدی سے اٹھا اسکے گال پر لب رکھتے

لاڈ سے کہا۔۔

پریشے کا چہرہ ایک پل کو سرخ ہوا۔۔

اچھا چھوڑیں آئیں تو سہی مجھے کچھ دکھانا ہے آپ کو۔۔ وہ اس کا بازو زور سے جکڑتے ساتھ کھینچنے لگی۔

بازل ہنستے ہوئے اس کے ساتھ اوپر چلا گیا۔۔

یہ اس کا روز کا کام تھا روز اسکا لاڈلا

کچھ ناں کچھ کر دیتا تھا اور وہ یونہی

بھاگ کر اسے دکھانے کو آتی تھی--

وہ دونوں اوپر آئے تو بازل شاہ نے بیڈ

پر آرام سے لیٹے اپنے بیٹے کو دیکھ اسکے

گال چومے--

"میر شاہ اپنے بابا کے سامنے بولیں--"

اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں چمک رہی

تھی--

اور چہرے پر خوشی کا گلال تھا--

میر ہارون شاہ نے کھلکھلا کر ماں کو

دیکھا اور پھر باپ کو--

"مما مما۔۔!!" وہ اپنی چھوٹی سی زبان

سے اٹک کر اپنے لہجے میں بولا تو بازل

شاہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔

وہ اپنے بیٹے کو دیکھتے بے اختیار جھکا

تھا اور اسکی پیشانی چومتے اسے گود میں

بھرا۔۔

میری جان ۔۔۔ اب بولو بابا۔۔!!" وہ

اسے اوپر اٹھائے پرجوش سا بولا۔۔

میر ہارون شاہ نے مسکراتے باپ کو

دیکھا اور پھر سر گھما کر اپنے ماں کو

دیکھتے پھر سے "مماما" کہا۔۔

ہاہاہاہا یے--- پریشے کی خوشی کا کوئی

ٹھکانہ نہیں تھا-- وہ اسے گود میں

بھرتی چٹاچٹ چومنے لگی تھی--

اور ان دونوں کا پیار دیکھ بازل شاہ لال

بھبھوکا ہوا--

صبر کر جاو تم دونوں ماں بیٹا ایک بار میری پرنسز کو آجانے دو۔۔ پھر دیکھنا میں اور میری پرنسز تم دونوں کو جلا جلا کر راکھ کریں گے۔۔!!"

وہ شہادت کی انگلی اٹھائے ہمیشہ کی طرح انہیں وارن کرتا باہر نکل گیا۔۔

جبکہ اندر سے آتے زندگی سے بھرپور قہقہوں کی آواز نے اسکے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھیر دی تھی--

★★★★★★★★★

وہ موبائل فون پر کسی سے بات کرتے

مصروف سے انداز میں اندر داخل ہوا

تھا-- اور بنا کسی بھی چیز کا نوٹس لیے

وہ چلتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھا -

تھوڑی ہی دیر بعد اسے کسی دوسرے

شخص کی موجودگی محسوس ہوئی تھی--

اس نے سبز خوبصورت آنکھیں اٹھائے

سامنے دیکھا۔

تو سامنے موجود اپنے بیڈ پر کسی شخص

کو دیکھ وہ حیران ہوا۔۔ اور شوز اتارنے

کیلیے جھکے ہاتھ اس نے ایک دم سے

پیچھے کھینچا۔

اور ماتھے پر بل سمیٹے وہ ایک دم سے

جگہ سے اٹھا۔۔ اور بھاری قدم اٹھاتے

وہ بیڈ کے نزدیک پہنچا۔

اور ایک نظر اس وجود پر ڈالی جو پوری

طرح سے کمفرٹر میں خود کو چھپائے

ہوئے تھا۔

اس نے جھک کر کمفرٹر ہٹایا تو عطر

حیات کو پرسکون سا سویا دیکھ اسکے

چہرے پر حیرت بکھری--

ایسے ہی وہ کتنی دفعہ اسے دیکھ چکا تھا

اسنے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا-- اور

جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا--

مگر تحیل اب بھی قائم تھا-- وہ اچانک

چونکا تھا - اور ہاتھ بڑھاتے اس کے

چہرے کو چھوا-- وہ خیال نہیں وہ

حقیقت تھی--

وہ اس وقت اس کے کمرے میں موجود

تھی مگر کیسے--؟ اتنے ہفتوں سے وہ

آئزہ اور خضر شاہ کے گھر تھی۔ اب

کیسے وہ اچانک رات کے اس پہر ---؟

دل اس کے معصوم چہرے کو دیکھتے

دھڑکا تھا--

بے اختیار اس نے جھک کر اس کے

گالوں پر بوسہ دیا--

بے خودی بڑھتی جا رہی تھی اور اچانک اسے وہ منظر یاد آیا تھا۔ وہ کیسے کس حال میں اسے وہاں سے بچا کر لایا تھا۔۔

وہ لڑکی جس سے اس نے دیوانوں کی طرح بے غرض چاہا تھا وہ اس سے اس

قدر نفرت کرتی تھی کہ اس کی محبت کو

ٹھکرا کر وہ اس کے گھر سے بھاگی

تھی۔

کایان نے بے ساختہ لب بھینچے اور

جھٹکے سے اس سے دور ہوا۔۔

آنکھیں ضبط سے میچتے وہ گہری سانسیں
بھرتے رخ موڑتے واپس پلٹا اور لمبے
لمبے ڈھگ بھرتے واشروم میں گھسا۔۔
جلدی سے شاور لیتے وہ لوز ٹراؤزر اور
بنیان پہنے باہر نکلا اور نیچے تہہ خانے
میں موجود کمرے کی جانب بڑھا۔۔

★★★★★★★★★

کیا ارادہ ہے ناشتہ کیوں نہیں کر رہی

تم---؟"

وہ کب سے اسکا منتظر بیٹھا تھا جو صبح

سے اپنے بیٹے میں مصروف تھی۔

پریشے نے کھسیانی سے ہنسی ہنستے بازل

شاہ کے سرخ چہرے کو دیکھا۔۔

"بس دو منٹ میں آتی ہوں۔۔!!"

پریشے نے جلدی سے اسے جواب دیا

درحقیقت میر ہارون شاہ اسے جانے

نہیں دے رہا تھا جیسے ہی وہ بازل کے

پاس بیٹھتی میر ہارون شاہ کے رونے کی

آواز گونجنے لگتی--

اور جیسے ہی بھاگ کر اس کے پاس بیڈ

پر جا کر بیٹھتی وہ چپ ہو جاتا۔۔

بڑھتی عمر کے ساتھ وہ جیسے جیسے بڑا ہو

رہا تھا۔ ویسے ویسے وہ پریشے سے بہت

زیادہ اٹیچ ہوتا جا رہا تھا۔

اکثر تو رات کو بازل شاہ اس کے انتظار

کرتے کرتے غصے سے سو جاتا تھا اور

پریشے اسے بڑی منتوں سے راضی کرتی

تھی۔

اب بھی وہ اسے دودھ پلا کر اس کا

منہ صاف کرتے اٹھی۔۔

"جیسے ہی وہ بازل شاہ کے پاس بیٹھی

میر شاہ کے رونے کی آواز بلند ہوئی--

پریشے تڑپ کر اٹھی تھی مگر بازل شاہ

نے فورا سے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے

گھورتے ہوئے پاس بٹھایا--

آدھے گھنٹے سے میں اس کے تماشے دیکھ رہا ہوں نور--- اب تم چپ چاپ میرے پاس بیٹھ کر ناشتہ کرو گی- رونے دو اسے--- خود چپ کر جائے گا-

بازل نے سنجیدگی سے کہا اور روٹی کا ٹکڑا آملیٹ کے ساتھ پریشے کے منہ میں رکھا۔

پریشے گردن گھما کر بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔

جو دو تین منٹ خوب رویا تھا ۔

مگر پھر ماں کو آتا ناں دیکھ وہ نیند میں

اترتا چلا گیا۔۔

تم نے اسے زیادہ لاڈ پیار دے کر خراب

کر دیا ہے نور ۔۔ ایسے چلتا رہا تو یہ مجھے

چھونے بھی نہیں دے گا تمہیں۔۔!!"

بازل شاہ نے اسے اپنے خدشات سے

آگاہ کیا۔۔

اس گزرے وقت میں وہ آہستہ آہستہ

بہت زیادہ اٹیچ ہو چکا تھا پریشے سے۔۔۔

اسکے لئے محبت کے ساتھ ساتھ اس کا

نشہ سا لگ چکا تھا بازل شاہ کو۔۔۔

پریشے نے مسکراتے اس کی گردن کے

گرد بازو کا ہار باندھا۔۔۔

آپ کا ہی بیٹا ہے آپ پر گیا ہے میں

کیا کروں۔۔؟" وہ آنکھیں پٹپٹاتے بولی تو

بازل ہلکا سا ہنسا اور جھک کر پیشانی

چومی۔

معا دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دونوں

ہی چونکے--

پریشے جلدی سے اٹھی اور دروازہ کھولا--

مگر دروازے پر کھڑی روہاب شاہ کو دیکھ

وہ چونکی تھی--

مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔!!"

وہ سر جھکائے بولی تو پریشے نے اسے

ایک سمت ہوتے رستہ دیا۔

بازل شاہ جو اطمینان سے ناشتہ کر رہا تھا

اسے آتا دیکھ اسکے ہاتھ تھمے۔۔

چہرے پر غصے اور نفرت کے تاثرات

جھلکے تھے--

"کیا لینے آئی ہو یہاں---؟" وہ دبے

دبے لہجے میں غرایا تھا۔

"مجھے بس آپ سے معافی مانگنی ہے

بازل شاہ پلیز میں نے جو کچھ آپ کے

ساتھ کیا مجھے اس کے لئے معاف کر

دیں میں بہت شرمندہ ہوں۔۔!!"

وہ سر جھکائے ہاتھ معافی کے انداز میں

جوڑے بے بسی سے بولی۔۔

مجھے اپنی غلطیوں کا احساس ہو چکا ہے

اور شاید یہی میری سزا ہے کہ میرے

اپنے ہی مجھ سے خفا ہیں کوئی مجھ سے

بات کرنا پسند نہیں کرتا۔۔

وہ روئے جا رہی تھی۔۔ اس کی حالت

دیکھ پریشے نے بھیگی آنکھوں سمیت

بازل شاہ کو دیکھا۔

مجھے تم سے کوئی گلا نہیں ۔ جو ہوا وہ

بھول جاو اور چلی جاو یہاں سے--"

بازل شاہ سنجیدگی سے کہتے اٹھا تھا اور

اٹھ کر بالکنی کی سمت بڑھ گیا--

پریشے میں نے تمہیں بھی بہت تنگ

کیا ہے پلیز ہو سکے تو مجھے معاف کر

دینا۔۔!!"

اب اس نے پریشے سے اپنے برے

رویے کی۔معافی مانگی تو اسنے خوشدلی

سے اسے نا صرف معاف کیا تھا بلکہ
اسے گلے سے لگا لیا۔۔
روہاب شاہ اسے اپنی شادی میں شرکت
کا کہہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

اور پریشے نور گہری سانس بھرتے بازل شاہ کی سمت بڑھی۔۔ جو اکیلا بالکنی میں کھڑا تھا۔

★★★★★★★★★

'اس کی آنکھ اپنے سینے پر کسی بھاری

بوجھ کو محسوس کرتے کھلی تھی۔

سبز سرخ ڈوروں سے لبریز آنکھیں اس

نے دھیمے سے کھولی اور ایک پل کو

چھت کو دیکھتے اسنے نظریں جھکائے

اپنے سینے کی سمت دیکھا۔

جہاں عطر حیات سر اس کے سینے پر

رکھے ایک ٹانگ اس کی ٹانگوں پر ڈالے

ہاتھ اسکے پیٹ کے گرد باندھے کر

سکوں سے سوئی ہوئی تھی۔

کمفرٹر اس نے ٹانگیں مار مار کر نیچے گرا

دیا تھا۔۔

کایان سکندر شاہ نے گہری سرد سانس بھری ۔ یہ لڑکی آخر چاہتی کیا تھی جب وہ اسے جانے نہیں دے رہا تھا تب وہ بھاگتی تھی۔

آج وہ اس سے دور رہنا چاہتا تھا ۔ تو وہ اس کے پیچھے پڑ گئی تھی۔۔

اس نے سر جھٹک کر اسے خود سے

دور کیا۔۔ آج روہاب شاہ اور حارث شاہ

کی مایوں تھی اسے بہت سے انتظامات

دیکھنا تھے۔۔

"کیا ہے چپ کر کے لیٹ جاو مجھے نیند

آئی ہے۔۔!!"

وہ تحکم آمیز لہجے میں کہتے اسکا ہاتھ پکڑ

کر اسے بیڈ پر گرا گئی--

"دور رہو مجھ سے-- سمجھ نہیں آ رہی

تمہیں---!!"

وہ اچانک جھنجھلا کر اپنی گردن سے اسکے

ہاتھ جھٹکتے سنجیدگی سے بولا--

تو عطر نے اپنی خوبصورت گہری شفاف

آنکھیں کھولتے اسے گھورا۔۔

"پہلے تو بڑا کہہ رہے تھے کہ مجھے بیٹا

چاہیئے تم سے اپنا وارث۔۔۔ اس کے

لیے میں نے تم سے شادی کی ہے۔

اور اب کیا ہوا۔۔۔؟ اتنی جلدی بھول

گئے آپ اپنے الفاظ ۔۔؟"

عطر حیات نے اسے اس کے نکاح

کے بعد کہے الفاظ یاد دلائے تھے۔۔۔

"''اگر بیٹے کی چاہت ہوتی تو اب تک

دس شادیاں کر لیتا میں۔۔'' مجھے تم

سے بحث نہیں کرنی میری طرف سے

تمہیں کوئی پابندی نہیں تم اپنے ماں

باپ کے گھر جاو وہاں رہو جیسے چاہو

ویسا کرو-- اپنی زندگی اپنے حساب سے

جیو--!!"

وہ کہتے بستر سے اترا تھا--

عطر نے اسے نم آنکھوں سے دیکھا--

پلیز مجھے معاف کر دیں کایان مجھے آپ

کی باتیں سمجھ آ گئی ہیں-- میں اب

کہی نہیں جانا چاہتی--!!"

وہ منہ بگاڑتے رونے کے سے انداز میں

بولی تو کایان نے گہری سانس بھری--

"میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتا

--- پلیز دور رہا کرو مجھ سے--!!"

وہ سنجیدگی سے کہتے وہاں رکا نہیں تھا--

عطر اسے جاتا دیکھ غصے سے تکیے

اٹھاتے فرش پر پھینکنے لگی--

وہ اسے چھوڑنے والی ہرگز نہیں تھی--

وہ دو تین ہفتوں سے اس سے دور تھی

اور وہ اب بھی ناراضگی جتا رہا تھا--

جتنے وہ نخرے کر رہا تھا وہ سود سمیت

ان سب کا بدلہ لینے کی ٹھان چکی

تھی--

اچانک اس کا دل متلایا تھا۔۔ وہ فورا
بستر سے اتری اور واشروم میں گھسی۔۔

★★★★★★★★★

صبح سے شام ہو چکی تھی اور کایان شاہ

نے دوبارہ کمرے میں قدم نہیں رکھے

تھے وہ ساری تیاریاں اچھے سے مکمل کر

چکا تھا۔۔

اور ان سب میں خضر شاہ اور بازل شاہ

نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔۔

''بھابھی واپس آ گئی بتایا نہیں تو

نے---!!''

بازل شاہ جو میر ہارون شاہ کو اٹھا کر آیا

تھا اسنے اندر زنانے میں پریشے کے پاس

بیٹھی عطر کو دیکھ لیا تھا جبھی فورا سے

اس سے سوال کیا--

بازل نے پوچھتے ہارون شاہ کو خضر شاہ

کی گود میں ڈالا--

جو اسے غصے سے گھور رہا تھا --

''''مجھے خود نہیں پتہ یہ مصیبت کب

نازل ہوئی--!!'' وہ زیر لب بڑبڑایا تھا--

خضر نے بمشکل سے اپنی ہنسی دبائی--

اچھا میری جان ایسا کرو جا کر چینج کر لو۔۔ مہمان اکٹھے ہونا شروع ہو چکے ہیں۔۔ اس لیے تم جلدی سے تیار ہو جاو۔۔ آخر کار تم سردار ہو۔۔!!"

خضر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تو بازل شاہ کا چہرہ سرخ پڑا۔۔۔

"ہاں کایان اور بلیک سوٹ پہننا۔۔۔

سیم ہو جائے گا دونوں کا۔۔!!" بازل

نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کایان نے سر اثبات میں ہلایا۔۔

نہیں تم وائٹ سوٹ ڈالو گے۔میری

بیوی کو تو ویسے بھی آنے کی اجازت

نہیں دی ان ظالم لوگوں نے کم سے کم
ہم دونوں کا سیم ہو جائے گا۔۔
خضر نے فورا سے کہا تو کایان کان کھجا
کر وہاں سے بھاگا وہ جانتا تھا اب بازل
شاہ اور خضر شاہ کی ہلکی ہلکی گولا باری
جاری رہنے والی تھی۔

بہتری اسی میں تھی کہ وہ کنارہ کر

لیتا۔

★★★★★★★★★

وہ کمرے میں داخل ہوا تو ایک دم سے

تیز خوشبو کے جھونکے نے اسے چھوا۔۔

کایان نے آنکھیں تیزی سے جھپکی اور

بے اختیار سامنے دیکھا۔

نظریں عطر حیات کی منتظر تھی۔۔وہ

اس سے خفا تھا اور یہ ہی چاہتا تھا کہ

وہ اس کے ناز اٹھائے اور لاڈ پیار سے

راضی کرے۔۔

خضر شاہ نے اسے سب بتا دیا تھا کہ وہ

حویلی سے بھاگی نہیں تھی بلکہ واپس

کمرے میں آ رہی تھی جب اسے کڈنیپ

کیا گیا تھا ۔

یہ خبر تو جیسے اسکے دل کو روشن کر گئی تھی۔

اتنے دنوں سے وہ یہ سوچ سوچ کر تڑپتا رہا تھا کہ اس کی محبت بے مول ٹھری تھی مگر آج وہ خدا کا ڈھیروں شکر ادا کر

رہا تھا کہ اس کی محبت اسے مل گئی

تھی۔

وہ جلدی سے کریم کلر کا جوڑا نکالتے

واشروم میں گھسا۔۔ بلیک یا وائٹ پہنتا

تو لازما بازل اور خضر کا جھگڑا ہوتا اس

لیے اس نے اور جوڑا منتخب کیا۔

وہ جیسے ہی واشروم سے نکل کر بالوں

میں برش کرنے لگا۔۔

اچانک وہ کسی آندھی طوفان کی طرح آئی

تھی اور اسکے سینے سے ٹچ ہوتے اسکے

آگے کھڑی ہوئی۔۔

کایان سکندر شاہ کا دل زوروں سے

دھڑکا تھا۔۔ دھڑکن بے اختیار بڑھی

تھی۔۔

اس نے ہونٹ کچلتے سامنے دیکھا۔۔ تو

آئینے میں جھلکتا اسکا نازک سراپا اسے

مبہوت سا کر گیا۔۔ وہ ٹرانس کی سی

کیفیت میں گھرا ان گہری کاجل سے

لبریز نیلی آنکھوں کو دیکھتا رہ گیا۔

سبز پوشاک کے اوپر اس نے خوبصورتی

سے بال دونوں شانوں پر بکھیرے

ہوئے تھے۔۔

آنکھیں میں کاجل اور لبوں پر گلابی

رنگ دیکھ کایان سکندر شاہ کا حلق

خشک پڑا--

ایسے جیسے ہوا میں آکسیجن کی مقدار کم

ہوئی ہو--

وہ برش پھینکتے پسینے سے شرابور وہاں

سے دور ہوا--

اور صوفے پر بیٹھتے اپنی سانسیں بحال

کیں--

معا دروازے پر دستک دیتے ماہ جبین

شاہ اندر داخل ہوئی--

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ ہو تم تو۔۔!!"

وہ اس کے صدقے واری گئی تھی۔۔

عطر شرما سی گئی۔۔

کایان بچہ جلدی کرو مہمان سب آ گئے

ہیں۔۔ تمہارے پھوپھا سائیں تمہیں بلا

رہے ہیں۔۔"

وہ جلدی سے اسے آگاہ کرتے عطر کا

ہاتھ پکڑتے اسے ساتھ کھینچ کر لے

گئی--

عطر چیختی رہ گئی مگر ماہ جبین شاہ نے

اس کی ایک ناں سنی--

وہ کایان سکندر شاہ کو منانا چاہتی تھی

مگر اس کا پلین فلاپ ہو گیا تھا۔۔

اسکی حالت سوچتے کایان قہقہ لگاتے

سر جھٹک کر تیار ہونے لگا۔۔

★★★★★★★★

مہندی ایک ساتھ رکھی گئی تھی --

حارث شاہ کا بس ایک ہی بڑا بھائی اور

بھابھی تھے ۔ جو خوشدلی سے اس کا

رشتہ لے کر آئے تھے اور سب بڑوں

کی رضا سے شادی کی تاریخ طے پائی گئی

تھی۔

سب لڑکیاں نیچے لان میں چلی گئی

تھی۔ جبکہ روہاب شاہ بے چینی سے

ہاتھ موڑتے کمرے میں بیٹھی تھی۔

وہ سادگی سے سجی پھولوں کے زیورات

پہنے بے حد پیاری لگ رہی تھی -- مگر

اسکا دل اب تک ڈر رہا تھا--

جو خوف حارث شاہ کا اس کے دل میں

بیٹھا تھا وہ اب تک قائم تھا۔

جو دن اور راتیں وہ اس کے ساتھ گزار چکی تھی وہ اس وقت کو بھولی نہیں تھی۔ اور اسے یقین تھا حارث شاہ اس پر ظلم ہی کرے گا۔۔

وہ سانس بند پڑنے پر ایک دم سے

اٹھی تو اچانک کھڑکی کھلی -- اور کسی

نے تیزی سے اندر چھلانگ لگائی--

اس سے پہلے کہ وہ خوف سے چیختی--

کسی نے تیزی سے اس کے لبوں پر

ہاتھ جمایا--

روہاب شاہ کے لبوں پر ہاتھ جمائے وہ

یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جو بے تحاشہ حسین لگ رہی تھی۔

افففف بہت حسین لگ رہی ہو میری

جان۔۔۔!!" وہ اس کی پیشانی چومتے

شدت سے چور لہجے میں بولا۔۔

اور سینے میں بھینچا تھا--

روہاب شاہ ایک دم سے سرخ پڑی--

زبان جیسے تالو سے جا چپکی تھی--

"بہت مشکل سے تمہارے بھائیوں سے

نظر بچا کر واشروم کے بہانے آیا

ہوں-- ورنہ وہ تو مجھے ملنے ناں

دیتے--!!"

وہ اسے نظروں میں بھرتے گھمبیر لہجے

میں بولا---

روہاب شاہ کی آنکھیں شرم کے بوجھ سے بھاری ہوتے پلکوں پر سایہ فگن ہوئی تھی۔

"خوش ہو تم۔۔؟" وہ اسکے ہاتھوں پر رچی مہندی دیکھ کر سوالیہ لہجے میں بولا۔۔

روہاب نے کوئی جواب ناں دیا--

"جو کچھ بھی ہوا وہ-تمہارا ماضی تھا--

مجھے تم سے کچھ بھی نہیں چاہئے

روہاب شاہ بس یہ چاہئے کہ میری

عورت صرف میری ہو-- اسکے دل دماغ

اور وجود پر صرف میرا قبضہ ہو--!!"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے دھیمے لہجے

میں بولا۔

تو روہاب نے ایک پل کو اسے دیکھا اور

سر جھکایا۔۔۔

"کیا تم دل سے راضی ہو اس شادی

کے لیے۔۔"

حارث نے دھڑکتے دل سے خوفزدہ سے

لہجے میں پوچھا--

تو روہاب شاہ نے گھبراتے ہوئے ہی

سہی مگر سر اثبات میں ہلایا--

وہ اسے اپنے شوہر کے روپ میں قبول

کر چکی تھی ۔۔۔ اور دل سے اس رشتے

کو آگے بڑھانا چاہتی تھی۔۔۔

اسکے جواب پر حارث شاہ نے مسکراتے

ہوئے اسکی پیشانی چومتے اسے گلے سے

لگایا تھا۔۔

روہاب شاہ سکون کی گہری سانس بھرتے آنکھیں موند گئی--

★★★★★★★★★

تقریب رات کے بارہ بجے کے قریب ختم

ہوئی تھی-- خضر شاہ تو پہلے ہی وقت

سے گھر چلا گیا تھا--

کیونکہ آئزہ گھر میں اکیلی تھی- جبکہ باقی

سب بارہ بجے تک فری ہوئے تھے--

کایان سکندر شاہ سارے کام نمٹاتے

سب سے آخر میں اپنے کمرے میں

داخل ہوا ۔

تو کمرے میں چھایا اندھیرا دیکھ وہ حیران

ہوا۔۔

اچانک ایک میز پر ہلکی سی روشنی چمکی

تھی۔

وہ حیرت اور نا سمجھی سے سامنے دیکھتا آگے بڑھا اور جھک کر اس ہلکی سی لائٹ میں رکھے گئے اس کارڈ کو اٹھایا۔

“Congratulations Mr Mr Kayan Sikandar Shah

for becoming a father

soon.."

کاغذ پر لکھی تحریر پڑھتے اس کی آنکھیں

پھٹی کی پھٹی رہ گئی --

وہ بے چینی سے پلٹا اور پاگلوں کی طرح

لائٹس آن کیں۔۔سارا کمرہ سرخ گلاب

کے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔

ایک جانب غبارے لگے ہوئے تھے

جبکہ بیڈ کو کسی دولہن کی طرح سجایا گیا

تھا۔۔

وہ بالوں کو مٹھی میں جکڑتے پرجوش سا

پاگلوں کی طرح دوڑا اور بھاگ کر

واشروم کا دروازہ کھولا مگر وہ وہاں نہیں

تھی--

حیات---!!" کئی ہفتوں کے بعد اسکے

لبوں سے اسکا نام ادا ہوا تھا جسے سنتے

عطر حیات کے چہرے پر زندگی سے

بھرپور مسکراہٹ بکھری۔

مگر جتنا وہ اسے تنگ کر چکا تھا ۔۔

اس کے بدلے میں تھوڑا تنگ کرنا تو بنتا

تھا۔

کایان اسے ہر جگہ ڈھونڈ کر تھک ہار کر فرش پر بیٹھا ۔

آئی ایم سوری جان مجھے ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں۔۔ میں ناراض نہیں ہوں پلیز بے بی باہر آ جاو۔۔۔!!"

خوشی کے سبب اسکا دماغ کام کرنا بند کر چکا تھا ورنہ وہ اسے کمرے میں سب سے پہلے تلاش کرتا--

اسکے الفاظ سن عطر گردن اکڑا کر پردے کے پیچھے سے باہر نکلی--

ہاہاہاہا۔۔۔ اب ہونگے مجھ سے
ناراض۔۔!!" وہ آنکھیں پٹپٹائے پوچھ
رہی تھی۔ جبکہ کایان سکندر شاہ تو اسے
دیکھتے پاگل ہوا تھا۔

وہ دیوانوں کی طرح اس کی سمت لپکا

اور اسے قیمتی متاع کی مانند سینے میں

بھینچتے خود میں چھپایا تھا--

"ایم سوری ہپی--- تم پریگنٹ

ہو---!!" وہ بچوں کی طرح قہقہے لگا رہا

تھا اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے وہ پٹا

چٹ چوم رہا تھا۔۔

عطر تو اسکے پیار پر بیہوش ہونے والی

تھی۔۔

"جی ہاں جس وارث کے لیے آپ نے

شادی کی تھی وہ آنے والا ہے۔۔!!"

عطر نے آنکھیں گھما کر اسے سنائی--

تو کایان کا قہقہ گونجا تھا ٹھیک کہا تھا کسی بزرگ نے-- عورت سب کچھ بھول سکتی ہے مگر شوہر کے کہے الفاظ نہیں---!!

وہ اسے پیار سے سینے سے لگاتے

آنکھیں موند گیا۔۔

بالآخر خدا نے اس کی آزمائش ختم کر

دی تھی۔ اسکا ہجر آج مکمل طور پر ختم

ہوا تھا اور آج اس کی محبت اس کے

پاس تھی۔۔ بے حد پاس۔۔

★★★★★★★★★

چند مہینے بعد

سنا ہے آئزہ شاہ ہسپتال میں

ہیں۔۔۔!!" عطر نے خان بی کی گود

میں سر رکھتے کہا۔۔

مطلب پاس بیٹھی ماہ جبین شاہ کو سنانا

تھا۔

جو اب تک آئزہ اور خضر شاہ سے ناراض

تھی۔

ہمایوں شاہ بھی منہ پھولائے کمرے

میں چلے گئے۔۔

تھوڑی دیر کے بعد کایان سکندر کا فون

آیا تھا۔۔

عطر بھاگی تھی فون اٹھانے کیلئے ---

عطر اممم مارے گا تجھے--- آرام سے

چلو اس حالت میں اختیاط کرو--

وہ اسے گھورتے تنبیہ کرتے بولی--

تو وہ سر اثبات میں ہلاتے آہستگی سے

آگے بڑھی اور میز سے فون اٹھاتے

کان سے لگایا--

"کیا سچ کہہ رہے ہیں آپ---!!"

عطر کی آواز پر سب کے کان کھڑے

ہوئے تھے ہمایوں شاہ کب سے

دروازے سے لگے اس کی آواز سن رہے تھے--

جبکہ ماہ جبین شاہ کا بھی پورا دھیان اسی میں تھا--

"مبارک ہو آپ کو بہت بہت میری

طرف سے بھی بھائی بھابھی کو مبارک

دیجیے گا!!"

وہ مسکرا کر کہتی کال کٹ کر گئی۔

کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔ بیٹا ہوا یا

بیٹی۔۔!!"

روہاب شاہ اور پریشے نور دونوں نے عجلت

میں ایک ساتھ پوچھا تھا۔

وہ دونوں بھی ایک منتھ کی پریگنٹ

تھی--

"بیٹا اور بیٹی دونوں ہوئے ہیں ۔ جڑواں بچے ہوئے ہیں۔ کایان کہہ رہے تھے بلکل میرے جیسے ہیں دونوں ۔۔!!"

عطر نے ساتھ ایک لقمہ لگایا۔ سب جانتے تھے وہ کب سے سب کے کان

کھا رہی تھی۔ آئزہ کا بچہ میرے جیسے ہو

گا۔

اور اب اس کے جھوٹ پر پریشے اور

روہاب کا قہقہ پھوٹا۔۔

ماہ جبین شاہ کی آنکھیں بھیگی تھی وہ دل ہی دل میں خدا کا لاکھ شکر ادا کر گئی۔

یہی حال ہمایوں شاہ کا بھی تھا۔

شام کے سائے ڈھلنے لگے تھے۔ ماہ
جبین شاہ کسی ضروری کام کو بولتے
حویلی سے نکلی تھی--
وہ ہاسپٹل پہنچی -
تو نرس نے بتایا کہ دونوں بچے اس وقت
ماں کے کمرے میں ہیں -

وہ چادر سے گھونگھٹ نکالتے جلدی سے سب سے بچتے بچاتے کمرے میں داخل ہوئی۔۔ آئزہ سوئی ہوئی تھی ۔ جبکہ ہمایوں شاہ جو شال سے خود کو چھپائے اپنے پوتے کو اٹھائے چوم

رہے تھے ۔ وہ ماہ جبین شاہ کو وہاں

دیکھ گھبرائے۔

ماہ جبین شاہ بھی شرمندہ ہوئی مگر پھر

آگے بڑھ کر جلدی سے ان کی گود سے

اپنے پوتے کو لیا۔۔

ہمایوں شاہ ان کو غصے سے گھورتے
جھک کر پوتی کو اٹھاتے سینے سے لگا
گئے۔۔

کیسا سکون تھا اس ننھے سے لمس
میں۔۔ ان کی آنکھیں ایک پل میں
بھیگی تھی۔

وہ نرمی سے اپنی جان کے ٹکڑے کی

پیشانی چوم گئے۔ وہ بلکل آئزہ جیسی

تھی۔ وہ ہلکا سا ہنسے۔۔

ماہ جبین شاہ نے تو جیسے اس ننھی سی

جان کو خود میں چھپا ڈالا تھا۔ وہ اپنے

ننھے خضر کو اٹھائے بھیگی آنکھوں سے

خدا کا شکر ادا کرنے لگے۔۔

جس نے اتنی بڑی نعمت اور رحمت سے

نوازا تھا۔۔

"جلدی چلو کوئی آ جائے گا۔۔!!" ماہ جبین شاہ نے ان کے کان میں سرگوشی کی۔۔

وگرنہ دل تو دونوں کا نہیں تھا جانے کا۔۔

" ہمایوں شاہ نے پوتی کو کاٹ میں لٹایا

اور واپس مڑے--

مگر دروازے پر خضر شاہ، کایان، بازل

حارث، عطر، روہاب اور پریشے کو دیکھ وہ

دونوں گھبرائے --

ارے شرمائیں مت آپ کی اپنی اولاد

ہے ۔ جی بھر کر دیکھیں ۔!!"

کایان نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے

بڑھ کر ان کی چادریں اتاری۔۔

"ہم بس اپنے بچوں کو دیکھنے آئے

تھے۔۔

ہمایوں شاہ نے ذرا روب سے کہا--

"جی ہاں تو اپنے بچوں کو اپنے ساتھ

لے چلیں ہمیشہ کیلئے-- کب تک

ناراض رہیں گے ہم سے--!!"

خضر شاہ نے آگے بڑھتے ان دونوں کے

ہاتھ چومتے کہا-

"چچا جان۔۔۔!!" آئزہ شاہ کی آواز پر

ہمایوں شاہ نے خود پر ضبط کیا مگر وہ

زیادہ دیر خود کو روک نہیں پائے تھے۔

"مجھے معاف کر دیں ۔۔ جو کچھ بھی ہوا

اس میں میرا قصور ہے۔۔!!"

وہ بھیگی شرمندگی سے ڈوبی آواز میں

بولی--

آپ سب کے سوا میرا اس دنیا میں

کوئی بھی نہیں-- مجھ خود سے دور مت

کریں--!!"

وہ نم آنکھوں سے انہیں دیکھتے بولی--

تو ہمایوں شاہ آگے بڑھے اور اس کے

سر پر ہاتھ رکھا۔۔

"بیٹیاں باپ سے معافی نہیں مانگتی۔۔

وہ بھی تب جب اتنا خوبصورت تحفہ دیا

ہو۔۔!!"

وہ ہلکا سا ہنسے تھے۔ اور سب کے

چہروں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ

پھیلی۔۔

مختار شاہ بھی آہستگی سے اندر داخل

ہولیے۔دونوں بچوں کے سر سے کئی

نوٹ وارتے انہوں نے عطر کے سر پر

ہاتھ رکھا جو ایک بے بی کو گود میں اٹھائے بیٹھی تھی--

مبارک ہو ہمایوں شاہ بالآخر تم دادا بن گئے--

اب میری باری ہے-- جلد میں بھی دادا بننے والا ہوں --"

وہ مسرت سے بولے تو کایان کے

چہرے پر ہلکی سی مسکان آئی ۔ سب

ہی مسکرائے تھے ان کی بات پر--

عطر نے آنکھیں مٹکاتے کایان کو دیکھا

جو مسکرا رہا تھا۔

عطر نے اس کے دیکھنے پر آنکھ دبائی تھی۔۔ جس کا بے ساختہ ہی قہقہ امڈا۔۔ سب ہی اسے گھور کر دیکھ رہے تھے۔

جبکہ کایان سکندر شاہ اس آفت کو گھورتے سر کھجا کر رہ گیا۔

ختم شد ☆☆☆☆

☆☆☆